

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_224884**

UNIVERSAL  
LIBRARY









بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
أَعِظُكُمْ عَلَى جَمِيعِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ

# رُوداد

لَجَلَّتُمْ مُدَّةَ الْعِلْمَاءِ

(منقده)

۱۲ جمادی الآخر ۱۳۴۳ مطابق ۲۸-۲۹ نومبر ۱۹۲۵ء روز شنبه کیشنبه

(بمقام شهر انباله)

سبایا مجلس نظامی ندوة العلماء



عَلَيْكُمْ خَيْرُكُمْ شَامِئُكُمْ رَسُلُكُمْ وَمِنْ جَمِيعِ





## باز پر آم کہ فغان بر شمش لیک ندانم کہ چنان بر شمش

ندوة العلماء کے بلند اغراض و مقاصد اور اُس کی اہمیت و عظمت بار بار مسلمانوں کے ذہن نشین کیا جا چکی ہے لیکن باوجود اس کے پھر بھی اُس کی ضرورت اور حاجت ویسی ہی باقی ہے اور باقی رہیگی۔ اسی واسطے بعد غور و فکر اس کے لیے مختلف اوقات میں مختلف طریقے اور وسائل اختیار کیے گئے جنہوں نے اُس کے ایک مضبوط اور مستقل طریقہ یہ قرار دیا گیا کہ ندوة العلماء کا صوبہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں ہر سال سالانہ جلسہ ہوا کرے چنانچہ ابتداء قیام سے اب تک میں سالانہ جلسے مختلف مشہور اور تاریخی مقامات ہندوستان میں بری شان شوکت کے ساتھ منعقد ہوتے رہے ہیں لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ گزشتہ چند سال میں مصروفیت کے ساتھ مسلمانان عالم جس عالمگیر مصیبت و رہمہ گیر کشمکش میں مبتلا رہے ہیں اُس کا اثر ان کی قومی اور مذہبی درسگاہوں پر بھی پڑنا ضروری تھا جو پڑا اور یہی وجہ ہے کہ ندوة العلماء کا چند سال تک پہلے درپے درپے کہیں بھی سالانہ جلسہ نہ ہو سکا۔

لیکن جب دن پھرتے ہیں اور اچھی ساعت آتی ہے تو تلافی یافت کی بہترین صورت خود قدرت پیدا کر دیتی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد کی برتری و اہمیت و قدر و قیمت جو مسلمانوں کے دلوں میں ہے اُس کا بین ثبوت یہ ہے کہ اُنھوں نے چند گزشتہ سالوں کے وقتی نقصانات کو محسوس کر کے فوراً اس نقصان کی تلافی کی طرف توجہ کرنا ضروری سمجھا اور اُنھوں نے یہ لازمی قرار دیا کہ پابندی کے ساتھ ہر سال ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ مختلف مقامات پر ہوا کرے۔

انھیں خیالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کی عملی کارروائی شروع کی گئی اور بحالہ جمود کے بعد مارچ ۱۹۲۵ء میں ندوۃ العلماء کا اُنیسواں سالانہ جلسہ اُس کے مرکزی مقام لکھنؤ میں قرار پایا جب خدا کے فضل سے یہ مرحلہ بخیر و خوبی طے ہو گیا تو پھر اُس کے بعد دوسری اور تیسری منزل کی فکر ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ راہیں بھی آسان کر دیں۔

مشکل بتوجہ تو آسان      آسان بتغافل تو مشکل

اسی اجلاس کے دوران ہی بین نہایت مسرت کے ساتھ تین تین جگہ سے بیک وقت دعوت کا مسرت خیز پیغام سامعہ نواز ہونا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

فیض روح القدس اور بازمد و فرماید      دیگران ہم بکنند اسچہ مسیحانی کرد  
پنجاب کی طرف سے جناب سید غلام بھیک صاحب - بی - اے - نیرنگ  
دکیل ہائیکورٹ پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ شہر انبالہ نے اعلان فرمایا کہ انجمن اسلامیہ شہر انبالہ کی کونسل انتظامیہ نے بروئے قرار داد نمبر مورخہ ۵ مارچ ۱۹۲۵ء یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ندوۃ العلماء کا میٹھوان سالانہ جلسہ شہر انبالہ میں ہوا در اسی کے ساتھ ایک باضابطہ تحریری دعوت نامہ بھی پیش کیا۔

صوبہ متحدہ اکرہ واودھ کی طرف سے جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب  
رئیس و آنریری مجسٹریٹ نے اعلان فرمایا کہ ندوۃ العلماء کا آئندہ بیسوان سالانہ جلسہ  
کا پورہ میں ہوگا

اس کے بعد جناب مولوی عبید الرحمن خان صاحب شروانی - ام - ال - سی  
رئیس و آنریری مجسٹریٹ جیب گنج ضلع علیگڑھ نے خواہش ظاہر فرمائی کہ ندوۃ العلماء کا  
آئندہ بیسوان سالانہ جلسہ علیگڑھ میں ہوگا

حضرات - بیک وقت ہر طرف سے دعوتوں کا آنا اور ہر شخص کا یہ خواہش کرنا  
کہ ندوۃ العلماء کا جلسہ یہاں ہو کیا اس کی ہر دفعہ پوری اور اس کے بلند ترین اغراض و  
مقاصد کی کافی ضمانت اور روشن دلیل نہیں ہے ؟ کیا انھیں باتوں سے اہل کاپتہ نہیں  
چلتا کہ ملک قوم کو دارالعلوم ندوۃ العلماء کی جو مذہبی مشرقی علوم کا مرکز وحید اور جامعہ کلیہ  
کہلانے کا مستحق ہے (کس قدر ضرورت و شدید ضرورت ہے -

بہر حال یہ تینوں دعوتیں نہایت مسرت اور امتنان کی نظر سے دیکھی گئیں اور باہمی  
مشورہ سے یہ طے ہو گیا کہ ندوۃ العلماء کا آئندہ بیسوان سالانہ جلسہ انبالہ میں ہو اس طرح  
قرعہ فال ہمارے محترم دوست جناب سید غلام بھیک صاحب بی - اے نیزنگ کے  
حصہ میں آیا اور کا پورہ کے اجلاس پر یعنی اسے السابقون السابقون اولئک ہم المقربون  
انکو شرف تقدم حاصل کرنے کا موقع مل گیا۔

اس تجویز کے مطابق انبالہ میں اجلاس کیے جانے کی نسبت عملی  
کارروائی شروع ہوئی، سب سے پہلے یہ طے کیا گیا کہ جلسہ کب اور  
کس زمانہ میں ہو، جب یہ قرار پایا کہ ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ نومبر ۱۹۲۵ء کو اجلاس طلب کیا جائے

آغاز کار

تو عملی کارروائی کا ایک قدم اور آگے بڑھا اور مجلس انتظامی ندوۃ العلماء کی منظوری کے بعد اس اجلاس کو کامیاب بنانے کے اسباب و وسائل پر مؤثر تدبیریں اختیار کی گئیں۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام  
خلد اللہ ملکہ کی ہمدردی  
ندوۃ العلماء کے ساتھ

ندوۃ العلماء کے اجلاس کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ اس کے سالانہ جلسوں میں ملک کے مشاہیر روشن خیال علماء اور روشنفکر مشائخ کرام کے علاوہ اسلامی ریاستوں کے سربراہان نمایندگان بھی شریک ہوتے ہیں۔

اس مرتبہ یہ خصوصیت اور بھی نمایاں تھی اور اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے خاکسار ناظم ندوۃ العلماء کی عرضداشت پر عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمان خان صاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی کو کمیثیت مساندہ بدستہ صفیہ کے جلسہ میں شریک ہونے کی اجازت خاص بخشی اور علاوہ آپ کے جامع عثمانیہ کے دو دیگر علمائے کرام کو اجلاس میں شریک ہونے کی اجازت عطا فرمائی،

اس سے ظاہر ہے کہ اعلیٰ حضرت محی الملک والدین حضور نظام خلد اللہ ملکہ کو ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد کے ساتھ کس قدر گہری ہمدردی اور دلاویزی ہے،

مجلس ندوۃ العلماء اعلیٰ حضرت کی خلوص دل کے ساتھ شکر گزار ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہ کی عمر و اقبال میں روز افزون ترقی عطا فرمائے اور شہزادگان عالی گوہر بصد جاہ و اقبال سلامت باکرامت رکھے اور ہر آفت ارضی و سماوی سے محفوظ و مصون فرمائے، عین و عازن و ازجملہ جان آمین باد۔

کامیابی اجلاس | جون جون زمانہ اجلاس کا قریب آتا گیا اس کو کامیاب بنانے کے لیے مختلف وسائل اور طریقے اختیار کیے گئے، اشتهارات چھپوا کر

تقسیم ہوے ، دعوتی مطبوعہ خطوط روانہ ہوے ، اخبارات کو خاص طور سے توجہ دلائی گئی  
خاص خاص لوگوں کو کثرت سے قلمی خطوط بھی روانہ ہوے ،

۱۹۲۵ء  
اس کے علاوہ خود انبالہ میں اس اجلاس کو کامیاب بنانے کے واسطے ۲۶ جون  
کو یعنی اجلاس سے کم و بیش پانچ ماہ قبل مجلس استقبالی قائم ہو گئی جس کے صدر جناب  
سید غلام بھیک صاحب ، نیرنگ وکیل ہائیکورٹ اور جناب شیخ ظہیر الدین صاحب  
بی۔ اے۔ ال۔ ال۔ بی۔ پلڈر سکرٹری اور جناب سید محمد حنیف صاحب بی۔ اے۔  
ال۔ ال۔ بی۔ جوائنٹ سکرٹری قرار پائے ،

مجلس استقبالی کے لیے جن عہدہ داروں کا انتخاب ہوا وہ بہترین انتخاب تھا اور  
انبالہ جیسے مقام میں ندوۃ العلماء کے عظیم الشان جلسہ کا منعقد ہو جانا درحقیقت میرے محترم  
دوست جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ بی۔ اے وکیل ہائیکورٹ صدر مجلس  
استقبالیہ کے خلوص کا نتیجہ اور سچے اسلامی جذبے کی کرامت ہے ،

آپ نے جس ایثار اور اولوالعزمی سے کام کیا ہے اور جو بے لوث خدمات ندوۃ العلماء  
کی انجام دی ہیں اُس کے ہم سب لوگ رین منت ہیں۔

اسکے ساتھ ہی میں آپ کے سین ویدو گار شیخ ظہیر الدین صاحب کے شکریہ سے بھی عہدہ برائیں  
ہو سکتا ، جنھوں نے بڑی تندہی اور بڑے حوصلہ سے بالاتر کام کر کے دکھلایا ،

یہ معلوم کر کے میرا قلب نہایت ہی متاثر ہوا کہ جلسہ کے ضروری انتظامات کی وجہ سے  
کئی دن تک شب و روز آپ کو جانا پڑا اور لگاتار آپ کام کرتے رہے ،

اسی طرح سید محمد حنیف جوائنٹ سکرٹری مجلس استقبالیہ بھی شکر گزار اسی کے قابل  
ہیں ، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا سے خیر دے ،

بین عمدہ داران اور ارکان مجلس استقبالی کی اس عنایت و مہربانی کا کہ انھوں نے میرے استقبال میں بڑی زحمت اور تکلیف اٹھائی جس کی بالکل ضرورت نہ تھی دل سے معترف و شکر گزار ہوں اسکے ساتھ ہی مسلم ہائی اسکول انبا کہ بواسطہ سکادش کی دل سے قدر کرتا ہوں کہ انھوں نے بڑے جوش اور دلی محبت سے خیر مقدم کیا، جبرہم البحر الجزار



خود مجلس استقبالی نے اس اجلاس کو کامیاب بنانے کے واسطے جو طریق عمل اور طریق انتظام اختیار کیا اس کی جو رپورٹ قلمبند فرما کر جناب سید غلام بھیک صاحب نیزنگ صدر مجلس استقبالی نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اس سے تمام امور پر کافی روشنی پڑتی ہے اور اس رپورٹ کے ہوتے ہوئے کسی مزید صراحت کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی اس لئے اس رپورٹ کا ضروری ضروری اقتباس حسب درجہ ذیل ہے -

(صفی الدولہ حامد الملک شمس العلماء نواب سید)

محمد علی حسن (خان)

ناظم ندوۃ العلماء



## اقتباس رودادکار روائی مجلس استقبالی

قیام مجلس استقبالی

اور

عهد داروں کا انتخاب

اجلاس بستم ندوة العلماء کا دعوت نامہ پیش ہونیکے بعد ۲۶ جون ۱۹۲۵ء کو باضابطہ مجلس استقبالی قائم کی گئی جس کے صدر جناب سید غلام بھیک صاحب نیزنگ وکیل ہائی کورٹ اور جناب شیخ محمد ظہیر الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر سکریٹری اور جناب سید محمد حنیف صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر جو اینٹ سکریٹری قرار پائے،

مجلس انتظامی کے ارکان کی تعداد تیس اور جلسہ کا نصاب پانچ ارکان کی شرکت سے پورا ہونا قرار پایا،

ارکان مجلس نظامی

اجلاس کو مدعو کرتے وقت یہ تصور پیش نظر تھا کہ یہ اجلاس شہر نبالہ کا ایک مقامی اجلاس نہ سمجھا جائے بلکہ اجلاس امرتسر

صوبہ پنجاب سے اپیل

سنفہ ۱۹۰۲ء کے بعد جب کو ۲۴ سال کا زمانہ ہوا اور اب صوبہ پنجاب کے ایک مقام کی باری آئی ہے اس لیے اس کو صوبہ پنجاب کا دوسرا اجلاس تصور کیا جائے چنانچہ قیام مجلس استقبالی کے بعد خطوط مطبوعہ اور اخباری اعلانات کے ذریعہ سے تمام پنجاب کے درخواست کی گئی کہ ہر جگہ کے معزز و مقتدر مسلمان مجلس استقبالی کے ارکان بنیں،

اس تحریک پر جناب خان بہادر مولوی عبدالغنی صاحب کیل کرناں اور جناب مخدوم سرور شاہ صاحب قریشی شکر کوٹ ضلع جھنگ نے جو توجہ فرمائی اس کے ہم سب دل سے شکر گزار ہیں،

مولانا الحاج  
غلام محمد صاحب شملوی  
وکیل مددہ اعلیٰ کا دورہ

اکتوبر ۱۹۲۵ء عیدین لانا الحلاج غلام محمد صاحب شملوی وکیل مددہ اعلیٰ  
کو خطوط تعارف دیکر پنجاب کے دورہ پر بھیجا لیا انھوں نے ۲۱ نومبر  
تک یعنی کامل ایک ماہ دورہ کر کے چھ مقامات سے ۳۳ ممبر بنائے  
اس کا مجھے افسوس ہے کہ بزرگان پنجاب نے زیادہ توجہ مبذول

نہیں فرمائی اور اس اجلاس کو صوبہ کا اجلاس نہیں تصور فرمایا، اسی کے ساتھ محکوم  
اس کا بھی افسوس اور اعتراض ہے کہ ناگزیر اسباب کی بنا پر کوئی جماعت و فرد کی شکل میں صوبہ  
پنجاب کے مختلف شہروں میں نہیں بھیجی جاسکی اور اس طریقہ سے زیادہ نشر و اشاعت کی  
نوبت نہیں آئی ورنہ بڑی کامیابی حاصل ہوتی تاہم مختلف مقامات کے ارکان مجلس استقبالی  
کی فہرست حسب ذیل ہے،

فہرست اکیس مجلس استقبالی اجلاس تہذیبیہ اعلیٰ منعقدہ ۲۸ و ۲۹ نومبر ۱۹۲۵ء بمقام انبالہ

۱	خان بہادر سید اللہ بندے صاحب	۵	حافظ سید ندیم حسن صاحب سوداگر۔
	رئیس شاہ آبا و ضلع کرنال		صدر بازار چھاؤنی انبالہ
۲	خان بہادر مولوی عبدالغنی صاحب	۶	حاجی نور محمد صاحب (میسر نور محمد قریشی)
	وکیل کرنال۔		سوداگر چیم چھاؤنی انبالہ
۳	مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل چھاؤنی انبالہ	۷	میسر زاتہی بخش رحیم بخش صاحب
۴	بابو محمد یامین صاحب سوداگر بازار		بازار سوداگران چھاؤنی انبالہ
	سوداگران، صدر بازار چھاؤنی انبالہ۔	۸	نور محمد خاٹن دار و عتہ آجاری معرفت منشی

ضلع کرناٹ		ملک محمد خان صاحب پشتر شاہ آباد	
۱۸ صاحبزادہ عمر بن الرحمن صاحب کوٹ		ضلع کرناٹ -	
عبدالخالق ضلع ہوشیارپور		۹ پیر جی محمد حنیف صاحب رئیس ساڈھورہ	
۱۹ حافظ قطب الدین صاحب ایم۔ اے		ضلع انبالہ -	
پرنسپل اسلامیہ کالج کوٹ عبدالخالق		۱۰ حاجی سید حیدر حسن صاحب رئیس ساڈھورہ	
ضلع ہوشیارپور		ضلع انبالہ -	
۲۰ سید رفیق احمد صاحب سبج سونی پت		۱۱ حاجی چودھری حبیب احمد صاحب رئیس	
ضلع رہتاک -		ساڈھورہ - ضلع انبالہ -	
۲۱ مولوی مولا بخش صاحب محلہ کبویان		۱۲ سید محمد زین العابدین صاحب رئیس	
شہر انبالہ -		ساڈھورہ - ضلع انبالہ -	
۲۲ شیخ عبدالرحیم صاحب خلف حافظ بو		۱۳ منشی علی جان صاحب رئیس ساڈھورہ	
علی بخش صاحب عقب سرائے شہر انبالہ		ضلع انبالہ -	
۲۳ شیخ نور محمد صاحب مالک ہیرو وائینڈ کو		۱۴ محمد اکرم خان صاحب سب انسپکٹر	
شہر انبالہ -		بنک زراعتی شاہ آباد ضلع کرناٹ -	
۲۴ چودھری شاہ نواز خان صاحب وکیل		۱۵ شیخ محمد شریف قریشی صاحب شاہ آباد	
شہر انبالہ -		ضلع کرناٹ	
۲۵ چودھری محمد رمضان صاحب ارٹھتی		۱۶ شیخ محمد دین صاحب بزاز - شاہ آباد	
شہر انبالہ		ضلع کرناٹ -	
۲۶ منشی عبدالحکیم صاحب آب ڈھت		۱۷ شیخ عبدالحق صاحب مینو نپسل شہر شاہ آباد	
شہر انبالہ			

۲۷	منشی خواجہ عبدالکریم صاحب و اگر بانس شہر انبالہ	۳۸	ڈاکٹر قدرت علی صاحب محلہ قاضی بازار شہر انبالہ -
۲۸	حاجی احمد حسن صاحب پچی کلکٹر منہر سہارنپور	۳۹	مرزا عبدالحکیم صاحب اگر امین نفل شہر انبالہ -
۲۹	مسٹر محمد شوکت رضا صاحب نفل شہر انبالہ	۴۰	قاضی علی محمد صاحب صدر ایجنٹ نفل شہر انبالہ
۳۰	میان چاند محمد صاحب - تاجر بانس سراے - شہر انبالہ -	۴۱	منشی محمد حسین کلرک دفتر ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل ریلوے سیل سروس چھاؤنی انبالہ
۳۱	حاجی غلام حسین صاحب شہر انبالہ	۴۲	خواجہ عبدالحمید صاحب داروغہ ہاؤس ٹیکس دفتر مینو نیپل کیدی شہر انبالہ
۳۲	میان محمد صدیق صاحب تاجر بانس سراے شہر انبالہ	۴۳	خواجہ محمد اسماعیل صاحب سوداگر بانس شہر انبالہ
۳۳	میان فتح محمد صاحب تاجر بانس سراے شہر انبالہ	۴۴	بابو محمد صدیق صاحب کلرک دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل چھاؤنی انبالہ
۳۴	میان عبدالحمید صاحب تاجر بانس سراے - شہر انبالہ -	۴۵	شیخ نیاز محمد صاحب وکیل بانیکارٹ لاہور
۳۵	میان کریم بخش صاحب تاجر بانس سراے - شہر انبالہ	۴۶	شیخ محمد صادق صاحب بیر سٹریم ایل سی امر ستر -
۳۶	میان محمد یوسف صاحب وکیل شہر انبالہ	۴۷	شیخ طفیل الرحمان صاحب و قی بی ای ٹی چھوڑ نیپل
۳۷	مولوی شہاب الدین صاحب وکیل سہارنپور		

۵۸	حاجی بخشا صاحب تاجرباش شهر انبالہ	۴۸	بانی ضلع حصار
۵۹	خواجہ محمد بخش صاحب تاجرباش شهر انبالہ	۴۹	پیر غلام دارث صاحب الیم۔ ایس بی
۶۰	حاجی عبدالغفور صاحب تاجرباش شهر انبالہ۔	۵۰	پروفیسر انٹر میڈیٹ کالج لاٹکپور
۶۱	خواجہ علی بخش صاحب تاجرباش شهر انبالہ	۵۱	مرزا عبدالرشید صاحب بی۔ اے ٹیچر
۶۲	خواجہ محمد شریف بی۔ اے تاجر نہیں شهر انبالہ۔	۵۲	سلم بانی اسکول شهر انبالہ
۶۳	خواجہ منشی اللہ ویا صاحب تاجرباش شهر انبالہ	۵۳	خان محمد عبدالباسط خان صاحب واکر
۶۴	خواجہ اصغر علی صاحب تاجرباش شهر انبالہ۔	۵۴	دری شهر انبالہ
۶۵	منشی محمد اسماعیل صاحب مینوئل کشنر شهر انبالہ	۵۵	شیخ اتھی بخش صاحب واکر شهر انبالہ
۶۶	چودھری محمد ابراہیم صاحب میزوار شهر انبالہ۔	۵۶	خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر باش شهر انبالہ
۶۷	چودھری عبداللہ صاحب آدھی شہر انبالہ	۵۷	خاٹا صاحب شیخ عبدالحمید صاحب
۶۸	سید غلام بھیک صاحب کیل شہر انبالہ	۵۸	آنریری مجسٹریٹ چھاؤنی انبالہ
۶۹	سید عبدالغفور صاحب انجینئر کائن پرنسپل انبالہ	۵۹	پیر ولی محمد صاحب الیم۔ اے وائس
		۶۰	پرنسپل انٹر میڈیٹ کالج سلم پور ٹی
		۶۱	علی گڑھ
		۶۲	منشی احمد حسن صاحب تاجرباش شہر انبالہ
		۶۳	خواجہ محمد رفیق صاحب خلف الرشید
		۶۴	منشی احمد حسن صاحب شہر انبالہ
		۶۵	شیخ حبیب اللہ صاحب اگرچہ صدر بازار دہلی

۷۰	شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر شہر انبالہ	سلم ہائی اسکول شہر انبالہ
۷۱	بابو نبی بخش صاحب بجنیر سورج جنگ	منشی قمر الدین صاحب مینو نیل کمشنر شہر انبالہ
۷۲	فیگنری شہر انبالہ	منشی عبد الرحمن صاحب محلہ ہاشمی شہر انبالہ
۷۳	شیخ محمد عبد الرحیم صاحب سہروردی	سوداگر بازار کوٹوالی شہر انبالہ
۷۴	سید محمد رفیق صاحب محلہ سید امام	شیخ لائق علی صاحب بی۔ اے سب جج شہر انبالہ
۷۵	سید محمد حنیف صاحب وکیل شہر انبالہ	حافظ سوندھی خان صاحب سب انسپکٹر زراعتی بینک شہر انبالہ
۷۶	سید حامد علی صاحب ریٹن مینو نیل کمشنر شہر انبالہ	منشی امیر الدین صاحب سرکار دروازہ سپاٹو شہر انبالہ
۷۷	مسٹر غلام محی الدین صاحب بی۔ اے	حاجی نیادر صاحب سوداگر میزرم شہر انبالہ
۷۸	ہید ماسٹر سلم ہائی اسکول شہر انبالہ	شیخ محمد ظفر صاحب بی۔ اے وکیل شہر انبالہ
۷۹	داروغہ برکت اللہ صاحب پیر تنہا	شیخ محمد اسماعیل صاحب صدر بازار چھاؤنی انبالہ
۸۰	چونگی شہر انبالہ	بابو محمد اسماعیل صاحب صدر بازار چھاؤنی انبالہ
۸۱	پرفیسر عبد الحکیم صاحب اسلامی کالج لاہور	شیخ محمد رفیق صاحب دار۔ بازار سولہ انان
۸۲	شیخ محمد ظہیر الدین صاحب بی۔ اے	سید محمد مشتاق صاحب بی۔ اے ٹیچر
۸۳	وکیل شہر انبالہ	
۸۴	سید محمد مشتاق صاحب بی۔ اے ٹیچر	

۹۰	منشی عبدالکریم پیشتر محلہ کبویان شہر انبالہ	نائب تحصیلدار شاہ آباد ضلع کرنال
۹۱	حافظ مہرا آئی صاحب سوداگر - بازار ۱۰۱	سید منظور حسین صاحب بی ریس سی رئیس شاہ آباد ضلع کرنال -
۹۲	محمد شفیع صاحب سوداگر بازار سوداگران چھاؤنی انبالہ -	۱۰۲ سید کرم نواز صاحب رئیس شاہ آباد ضلع کرنال -
۹۳	خواجہ انور رکھا صاحب تاجر بانس شہر انبالہ	۱۰۳ خان صاحب مخدوم سرور شاہ صاحب قریشی رئیس و ذیلدار شیرکوٹ ضلع چنگ
۹۴	ڈاکٹر محمد دین صاحب اسسٹنٹ جرنل سول ہسپتال شہر انبالہ	۱۰۴ راجہ محمد اکرام صاحب رئیس و آزیری مجسٹریٹ وزیر آباد ضلع گجرات
۹۵	چودھری نور بخش صاحب آبھتی شہر انبالہ	۱۰۵ ملا محمد عمر صاحب تاجر بانس شہر انبالہ
۹۶	سیان اللہ بخش صاحب قصاب محلہ کبویان شہر انبالہ	۱۰۶ ماسٹر علی محمد صاحب بی - اسے سکند ماسٹر گورنمنٹ اسکول پھول ضلع گرگانہ
۹۷	شیخ محمد تمیل صاحب بمکیشی شاہ آباد ضلع کرنال -	۱۰۷ علی محمد خان صاحب سوداگر چم شہر انبالہ
۹۸	مسٹر عزیز الدین صاحب پیشین ماسٹر شاہ آباد ضلع کرنال	۱۰۸ بابو عبد الحمید صاحب کلارک دفتر انپکٹر مدارس شہر انبالہ
۹۹	خان محمد عبد اللہ خان صاحب وکیل کرنال	۱۰۹ بابو محمد شفیع صاحب محلہ سوگیان شہر انبالہ
۱۰۰	منشی ملک محمد خان صاحب پیشتر	۱۱۰ مسٹر محمد فتح الدین صاحب وکیل شہر انبالہ

۱۱۱	میان عبدالحی صاحب کیل بودھیانہ	۱۲۱	شیخ عبدالستار صاحب روتی وکیل پٹیاہ
۱۱۲	سید عطاء اللہ شاہ صاحب بیرسٹریٹ لا	۱۲۲	شیخ ظہیر الدین احمد صاحب یوے انجینئر ریاست پٹیاہ
۱۱۳	چودھری سعد اللہ خان صاحب کیل	۱۲۳	عبدالباقی خان صاحب رئیس سرہندی دروازہ ریاست پٹیاہ
۱۱۴	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس اعظم	۱۲۴	چودھری بنی بخش صاحب ٹھیکہ دار پی۔ ڈبلو۔ ڈی۔ پٹیاہ
۱۱۵	شیخ سلطان محمد صاحب رئیس اعظم	۱۲۵	اللہ داد خان صاحب ٹھیکہ دار پی۔ ڈبلو ڈی۔ پٹیاہ
۱۱۶	رانافیر و زالدین صاحب کیل ہوشیار پور	۱۲۶	شیخ محمد فضل الرحمن صاحب الیکٹرک انجینئر پٹیاہ
۱۱۷	حاجی شیخ نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار ٹٹیا محل دہلی	۱۲۷	میان نظام الدین صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ بار و خانہ لاہور
۱۱۸	میان رشید محمد خان صاحب رئیس ہمان خیلان ضلع ہوشیار پور	۱۲۸	سید مراتب علی شاہ صاحب رئیس اعظم بریڈ لاہال لاہور
۱۱۹	چودھری تاج الدین صاحب صوفی تالاب ٹنڈا امرتسر	۱۲۹	میان سراج الدین صاحب سوداگر چرم منقل شاہ محمد غوث لاہور
۱۲۰	قاضی عبدالعزیز صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدرس برنالہ کرل ریاست پٹیاہ	۱۳۰	میان عبدالعزیز صاحب بیرسٹریٹ لا لاہور



۱۳۱	شیخ محمد نصیب خان صاحب بیر سٹریٹ لا	۱۴۲	شیخ عمر بخش صاحب نہ خواجگان شہر انبالہ
	لاہور	۱۴۳	سید احمد حسن صاحب صدر بازار چھاؤنی
۱۳۲	شیخ رحمت اللہ خان صاحب آنریری	انبالہ	
	مجرسٹ لاہور چھاؤنی	۱۴۴	بابونڈر محمد صاحب کیل شہر انبالہ
۱۳۳	حاجی شیخ عبدالرحیم صاحب تاجر چرم	۴۵	سید محمد رفیق صاحب بیس شاہ آباد
	متصل شاہ محمد غوث لاہور		ضلع کرنال
۱۳۴	مولوی غلام محی الدین خان صاحب	۱۴۶	خواجہ سجاد حسین صاحب بی۔ اے
	وکیل لاہور		پانی پت ضلع کرنال
۱۳۵	آنرہیل خان بہادر شیخ عبدالقادر بیر سٹریٹ لاہور	۱۴۷	منشی ولی محمد صاحب وکیل بیٹالہ
	لاہور	۱۴۸	شیخ صادق صاحب ایم۔ ایل۔ اے بیر سٹریٹ لاہور
۱۳۶	خان صاحب ملک تاج الدین صاحب	امرتسر	
	اکڑمینر لوکل فنڈ لاہور	۱۴۹	سیان محمد شریف صاحب سوداگر چرم امرتسر
۱۳۷	خان صاحب شیخ محمد نفی صاحب آنریری مجسٹریٹ لاہور	۱۵۰	چودھری دین محمد صاحب بیس ممتاز نزل
۱۳۸	خان صاحب سید مراتب علی شاہ صاحب		منگمری روڈ۔ لاہور
	آنریری مجسٹریٹ لاہور	۱۵۱	چودھری غلام مصطفیٰ صاحب بیس ممتاز نزل
۱۳۹	مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ۔	۵۲	منگمری روڈ۔ لاہور
۱۴۰	عبدالرحیم صاحب لہ عقب سرائے شہر انبالہ	۱۵۲	سیان حفیظ اللہ صاحب سکریٹری سرائے لہ
۱۴۱	چودھری محمد رمضان صاحب محلہ	۱۵۳	ایم۔ اے مجید صاحب مالک سرائے مجید (امرتسر)
	جاہ بارو شہر انبالہ	۱۵۴	سیان ام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر

خاص امداد  
اور عطیات  
جناب خان بہادر نواب محمد عمر دراز علیخان صاحب منڈلی عظم  
کرناں نے مجلس استقبالی کی معاونت میں پانسی روپیہ عطا فرمایا،  
جناب لانا الحاج سر رحیم بخش صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی۔ ای۔ رئیس ضلع کرناں  
نے یکصد روپیہ اور جناب خان بہادر سید عبداللہ صاحب بی۔ اے رئیس شہر انبالہ  
چیف سکریٹری ریاست مالیر کوٹلہ نے یکصد روپیہ نقد عطا فرمایا،  
اسکے علاوہ سید صاحب مہروح نے ۲۹۔ نومبر ۱۹۲۵ء کو دین وقت ہما نان مذکورہ کو  
ایک ٹکٹ دعوت بھی دی جس پر مقررہ صرف ہوئے۔

ریاست مالیر کوٹلہ  
کی امداد  
ریاست مالیر کوٹلہ نے اپنے نہایت نفیس اور شاندار خیمے  
اور دیگر بیش قیمت سامان اپنے خرچ سے اپنے آدمیوں کے  
کے ہاتھ بھیجے۔

تقسیم کار  
جب اجلاس کا زمانہ قریب تر ہو گیا تو ۱۳۔ نومبر ۱۹۲۵ء کو محاسب فیہ الامین تنظیم کوپٹے  
مرتب کی گئیں اور مجلس استقبالی کے عمدہ داران ماتحت جماعتوں کے بھی عمدہ دار قرار پائے  
جماعت استقبال ہمانان  
جناب سید حامد علی صاحب۔ جناب منشی محمد بخش صاحب  
جناب بابو محمد حسین صاحب۔ جناب سید محمد شائق صاحب  
جماعت انتظام طعام  
جناب ملا محمد عمر صاحب۔ جناب منشی امیر الدین صاحب  
جناب قاضی علی محمد صاحب۔ جناب منشی عبدالرحمان صاحب  
جناب شیخ محمد شوکت رضا صاحب۔ جناب خواجہ عبدالحمید صاحب۔  
جماعت انتظام خیمہ و قیام گاہ  
جناب اروغہ برکت اللہ صاحب۔ جناب سٹر غلام محی الدین صاحب

جماعت انتظام آرائش و روشنی | جناب میان محمد یوسف صاحب - جناب منشی علی محمد صاحب  
جناب قاضی علی محمد صاحب - جناب مسٹر غلام محی الدین صاحب - جناب مسٹر قمر الدین  
صاحب -

جماعت رضا کاران | جناب مسٹر غلام محی الدین صاحب، جناب سید شتاق صاحب  
جناب مرزا عبدالرشید صاحب -

فراہمی چندہ کی خاص تدبیر | شہزادہ چنگز ایک چھوٹا اور محدود وسائل کا مقام ہے اس لیے چندے کی  
مختلف شکلیں اور طریقے اختیار کیے گئے، مجلس استقبالی کی کنیت  
کا چندہ دس روپیہ رکھا گیا تھا لیکن جو لوگ اس قدر رقم نہیں  
دے سکتے تھے ان سے کم مقدار میں بھی لیا گیا۔ نیز متفرق چندے بھی وصول کیے گئے۔

۲۲ نومبر ۱۹۵۷ء کو یوم ندوہ، قرار دیکر تمام شہر کا گشت لگایا گیا اور متفرق چندے وصول  
کیے گئے۔ اُس کے بعد خاص خاص برادریوں کو آمادہ کیا گیا کہ اپنی جانب سے ایک وقت  
کی ہمانداری کا خرچ برداشت کریں، چنانچہ برادری راعیان، برادری کمیویان،  
اور برادری خواجگان نے ایک ایک وقت کی ہمانداری کا صرفہ برداشت کیا۔

”یوم ندوہ“ کے گشت میں صدر، سکریٹری، جوائنٹ سکریٹری کے  
علاوہ احباب مندرجہ ذیل نے نہایت محنت و سرگرمی کے ساتھ کام کیا،

جناب شیخ محمد بخش صاحب - جناب خواجہ عبدالحمید صاحب، جناب میان  
محمد یوسف صاحب، جناب سید محمد حامد علی صاحب، جناب قاضی علی محمد صاحب،  
طعام اور قیام گاہ کے لیے | مسلم ہائی اسکول کی تمام عمارت مہانوں کے  
مسلم ہائی اسکول کی عمارت کی راشن | واسطے خالی کر کے آراستہ کر دی گئی تھی،

اسی عمارت کے ایک بڑے کمرے کو دارالطعام بنایا گیا اور دارالطعام کے قریب میدان میں مہانوں کی سہولت کیلئے باورچیخانہ بھی قائم کیا گیا۔

**خاص خاص مہانوں کے لیے خیمہ کی آراستگی** | خاص خاص مہانوں کے واسطے مسلم ہائی اسکول کے میدان میں بڑی خوشنمائی کے ساتھ خیمے بھی نصب کرائے گئے جس سے دائرے کی شکل پیدا ہوتی تھی اور اسی دائرے کے مرکز میں ایک نفیس تاشیانیہ مہانوں کی عام نشست کے واسطے قائم کیا گیا جو فرش اور کرسیوں سے مزین تھا ان خیموں اور تاشیانیہ کے ارد گرد بڑے قرینے سے پھولوں اور پردوں کے گلے رکھے گئے تھے،

**حوائج ضروری کے لیے خاص تعمیر** | مہانوں کے حوائج ضروری کیلئے آٹھ چھ بیت الخلاء اور چار پختہ غسل خانے عارضی طور پر تعمیر کرائے گئے اور دو سقابے گرم پانی کے لیے بھی بنائے گئے۔

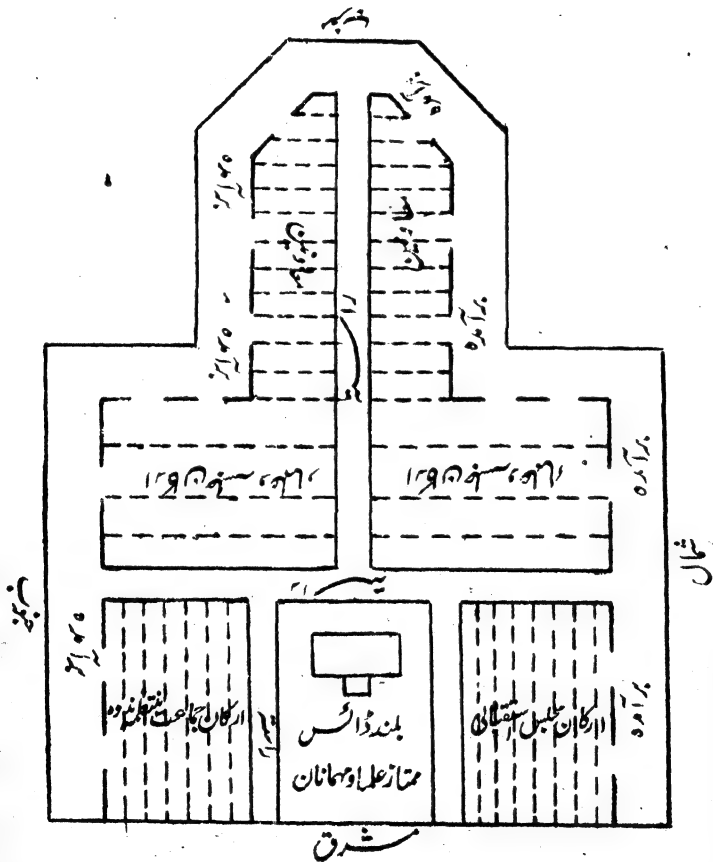
**جلسہ گاہ** | اجلاس کے واسطے، مسلم ہال، "کیوزین" و آراستہ کیا گیا تھا، کارنسٹون کے نیچے خوشنما بیلین، مختلف قطعات جو سنہرے رو پہلے جلی حروف میں لکھے تھے نہایت ہی دلکش اور دلفریب معلوم ہو رہے تھے۔

پلیٹ فارم پر چار سو معرزا اور ممتاز حضرات کی نشستوں کا انتظام کیا گیا تھا، نشست کے واسطے کرسیاں تھیں جس کے نیچے درمی اور درمی کے اوپر خوبصورت اور نظربز قالیوں کا فرش تھا،

اہل انبالہ کی دلی ہمدردی اور دلچسپی کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے بڑی سستی اور سرگرمی سے رات بھر جاگ کر اس ہال کو آراستہ کیا تھا اور مزید سونے

واسطے ہاں کے بالائی منزل اور اُس کی گیلریوں میں بھی جگہ بنائی گئی تھی جو نقشہ ذیل کے  
ظاہر ہوگا۔

نقشہ نظری سلم ہاں مقام حبلیگاہ



**نوٹ** ترتیب مندرجہ نقشہ ہال کے اندر کی ہے مگر گیلری میں بھی موازنہ نہیں طلب کیا سطرے جبکہ ہے وہ اس میں ”ج“ نہیں ۱۲

مہمانوں کی آمد

اور

جناب صدر کا استقبال

جلسے سے ایک روز پہلے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی تھی لیکن جب جلسہ کو ایک دن باقی رہ گیا تو مہمانوں کی آمد کثرت سے شروع ہو گئی، ۲۷ نومبر کی صبح کو عالیجناب نواب صدور یا جنگ

بہادر مولانا محمد حبیب الرحمن خاٹا صاحب پشروانی صدر الصدور امور مذہبی ممالک محروسہ دولت آصفیہ حیدر آباد دکن خاص سرکاری سیلون میں تشریف لائے اور اسی ٹرین سے آپ کے ساتھ دوسرے علما بھی انبالہ کے اسٹیشن پر رونق افزہ ہوئے جو آپ کے ساتھ حیدر آباد سے روانہ ہوئے تھے،

آپ کے استقبال کے واسطے عمدہ داران مجلس استقبالی اور شہر کے معزز و ممتاز حضرات اسٹیشن پر موجود تھے اور مسلم ہائی اسکول شہر انبالہ کے بوای سکاؤٹس کا خوبصورت اور شاندار دستہ اپنے فوجی باجہ میں سلامی دی، اس کے بعد اسٹیشن سے روانہ ہو کر جلوس کے آگے آگے اپنے سریلے نمون کے ساتھ اُس کمپ تک آیا جو جناب نواب صدور یا جنگ بہادر کے لیے مخصوص کیا گیا تھا،

۲۷ نومبر کے سہ پہر کو عالیجناب مولانا الحاج سر رحیم بخش صاحب کے سی آئی اے صدر اجلاس کی آمد کی خبر پر شایان شان استقبال کی تیاریاں شروع ہوئیں اور عمدہ داران مجلس استقبالی اور معززین کے علاوہ ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے جوق و جوق لوگ استقبال کے واسطے اسٹیشن پر پہنچے اور اپنے معزز صدر کو نہایت شان و شوکت کے ساتھ نعرہ ہائے مسرت کی گونج میں مخصوص قیامگاہ تک پہنچایا، اس استقبال میں بھی بوای سکاؤٹس کا خوبصورت دستہ اپنی خاص وردی میں فوجی باجہ کے ساتھ جلوس کے

آگے آگے تھا جس کے سر پہ اور دلکش نئے دلون میں جوش اور خاص کیفیت پیدا کر رہے تھے

کارروائی اجلاس ستمندوۃ العلما

اجلاس اول

منعقدہ ۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۷ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۲۵ء روز شنبہ

وقت

۹ بجے قبل دوپہر سے ۱۲ بجے دوپہر تک

یہ پہلے سے اعلان کر دیا گیا تھا کہ اجلاس نو بجے صبح سے شروع ہوگا لیکن لوگ جو حق و جوق ایک گھنٹہ پہلے سے آنا شروع ہو گئے اور اپنی اپنی جگہوں پر ترتیب کے ساتھ بیٹھ کر اجلاس کے شروع ہونے کا بڑی بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہے تھے یہاں تک کہ تمام ہال بھر گیا۔

اجلاس کی کارروائی بھیک ۹ بجے شروع ہوئی اور سب سے پہلے مولوی محمد حسن خاں صاحب ہندوئی کلام معبد کی چند آیتیں پروردگار میں تلاوت کیں جس سے حاضرین کے دلون پر محویت طاری ہو گئی اس کے بعد جناب سید غلام بھیک صاحب بی۔ اے نیرنگ کیل ہائی کورٹ نے بحیثیت صدر مجلس استقبالی کے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے فیصلہ تقریر فرمائی

# تقریر جناب غلام بھیک صاحب بی۔ اے۔ نیرنگ کیل ہائیکورٹ (صدر مجلس استقبالی اجلاس ترمذۃ العلماء)

اکابر و ارکان ندوۃ العلماء، دیگر علمائے کرام و حضار عظام،  
انبالہ اور اہل انبالہ کا بخت رسا آج بارگاہ خداوندیے نیاز میں شکر و نیاز کے سحر  
کر رہا ہے کہ علمائے کرام اور اکابر ملت کا ایک ممتاز جگھٹا انبالے سے جیسی ایک غیر معروف  
اور بے رونق بستی میں رونق افزہ اور انبالہ انکے قدم سادت لزوم سے شرف اندوز ہوا،  
ندوۃ العلماء جیسی ایک محترم و مقتدر جماعت علماء و اکابر اور انبالہ جیسا ایک چھٹا سا  
بے آب و گیاہ مقام بظاہر دونوں میں کوئی مناسبت نہیں، یہ ایک ایسی جگہ ہے جو  
کوئی تاریخی یا آثاری اہمیت، کوئی تمدنی یا تجارتی تفوق، کوئی نمایان تعلیمی امتیاز،  
کوئی دولت و ثروت کا اختصاص نہیں رکھتی ایک ایسے مقام کا ندوۃ العلماء کو دعوت  
دینا ایسا ہی ہے جیسا حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی خدمت میں موربے مایہ کا طعش  
کرنا لیکن چونکہ اس مقدمہ جماعت نے اپنے گزشتہ شاندار اجلاسوں میں تھباتی ساز و  
سامان اور دیہاتی مدارات کا لطف کبھی نہ اٹھایا تھا اس لیے گویا منہ کا مزہ بدلنے کیلئے  
ضروری تھا کہ انبالہ کی دعوت کو قبول فرمایا جائے چنانچہ آج اہل انبالہ کی لبریز سرت  
آنکھیں ایک طرف تو بجائی ہوئی اپنی بے مانگی کو دیکھ رہی ہیں اور دوسری جانب خیریت  
کرام کی عالی مقداری اور عظمت و شان کو،

تقاضی نے بیٹی کریم مکرم خشتان مابین قد رضیفہ و متنی



مجلس استقبالی کے قادم کی ثنیت سے یہ راہِ مسرت فرض میرے سپرد کیا گیا ہے کہ آپ حضرات کی قدم رنجہ فرمائی اور دونی افروزی کے لیے ہدیہ تفکر و امتنان حاضر کروں آپ بزرگانِ ملت کا خیر مقدم کرتے ہوئے انبالہ اور نواح انبالہ کے ارباب و نیاز کے سرور و آنکھیں آپ کے قدموں کے لیے پیش کروں اور ہماری بے سروسامانی اور نقص انتظام کی وجہ سے جو زحمت آپ کو پیش آئی اور آئیگی اس کے لیے درخواست معافی کروں، واللہ عند کرام الناس علیہ

### انبالہ کی تاریخ

اس مرحلے پر استقبالی تقریروں کا قاعدہ چاہتا ہے کہ جس مقام اور جس خطے میں آپ اس وقت تشریف رکھتے ہیں اور جس جماعت نے اس اجلاس کو مدعو کیا ہے اُن کے ماضی و حال سے آپ حضرات کا مختصر سا تعارف کراؤں،

علاقہ انبالہ کی قدیم تاریخ پر درحقیقت ماضی البید کی تاریکیوں کے پردے پر ہے جن حتیٰ کہ انبالہ کی وجہ تسمیہ بھی محقق طور پر معلوم نہیں، کوئی کہتا ہے کہ اس شہر کو راجہ انپہ نے آباد کیا تھا اس لیے اس کا نام انبالہ ہوا کسی کی رائے ہے کہ اس شہر میں آج کثرت سے ہوتا تھا اس لیے انبالہ نام پڑ گیا جو کثرت استعمال سے رفتہ رفتہ انبالہ بن گیا، بعض حالات و قرائن سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ آریہ قوم کی قدیم تاریخ میں یہ علاقہ خاص اہمیت رکھتا تھا، شہر انبالہ کی اہمیت یہ ہے کہ یہاں پر وہی شہر واقع ہے جس کو زمانہ قدیم میں شاہی کتے تھے اور اب گلہ کتے ہیں، یہی ضلع میں ریاست سرسوتی واقع ہے جو تین روڈوں کے نزدیک آج تک سے سمجھا جاتا ہے جو خطہ ان دونوں ریاستوں سے سیراب ہوتا ہے قدیم آفریت وہی تھا کہ وہاں پر وہی جنگ کا میدان کو روکشہ اس سے شہر سے تقریباً بیس میل پر واقع ہے وہ مقام جہاں راجہ رام چند رچی کی رانی سیتا جی بنو باس دیئے جانے کے بعد بھل بن بھم دی

اسی ضلع کے متصل ضلع کرناٹک میں ہے، اُس مقام پر اب قصبہ سیون آباد ہے اس قصبہ کے نام سے ظاہر ہے کہ سیان (سیتا کا بن) میں تھا، طلوع آفتاب اسلام کے بعد ساتویں صدی ہجری میں بعض مجاہدین اسلام نے اس طرف کا رخ کیا، ایک تذکرہ میں لکھا ہے کہ اُس زمانہ میں اس علاقہ کا ہندو راجہ بڑا ظالم تھا اُس کی رعایا نے اُس کے ظلم سے تنگ آکر مجاہدین اسلام سے فریاد کی چنانچہ ملک تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ جن کا لقب پیر لکھی اور بعد میں لکھی شاہ مشہور ہوا، غازیان اسلام کی ایک فوج لیکر یہاں تشریف لائے اور اس ظالم راجہ سے جنگ کی اس جنگ میں ملک تاج الدین شہید ہوئے اور ان کا مزار اسی شہر میں ہے، سید تقی متقی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی زمانہ کے قریب یہاں تشریف لائے ان کی اولاد بفضلہ تعالیٰ اب تک اسی شہر میں آباد ہے، چھت جہان سے بہت سے مقامات کے سادات حتیٰ کہ سادات بارہا کا نکاس ہے، اور بنوڑ اس نواح کے نہایت قدیم مسکن سادات ہیں، اس ضلع میں سادات کی بعض اور بھی قدیم بہتیاں آباد ہیں، سکھوں کے زمانہ میں اس نواح کے بہت سے قدیم مسلمان خاندانوں پر تباہی آئی جس کا اثر آج تک باقی ہے، شہر انبالہ کی مردم شماری اٹھائیس ہزار ہے، اس اٹھائیس ہزار میں سے سولہ ہزار مسلمان ہیں مگر کثرت غربا کی ہے باقی متوسط الحال، طبقہ امراء و رؤسا کا جوڑ بھی نہیں، ایک انجمن اسلامیہ شہر سے قائم ہے، خذا کا شکر ہے کہ گزشتہ اٹھارہ سال کے عرصہ میں اس انجمن نے اصلاح و ترقی کے میدان میں کچھ قدم رکھے ہیں، یہ مسلم ہاں، یہ جامع مسجد، یہ مسلم ہائی اسکول اور اسکا بورڈنگ ہوس جو آپ ملاحظہ فرماتے ہیں اسی انجمن کے مساعی کے ثمرات ہیں، اس کام میں مقامی مسلم پناک کے چندے اور گورنمنٹ کی امداد کے علاوہ نواب بہادر محمد رستم علی خان مرحوم رئیس کرناٹک اور اُنکے فرزند ارجمند

نواب محمد سجاد علی خان صاحب کس کرناں، خان بہادر نواب محمد عمر دراز علی خان صاحب کس کرناں، نواب محمد ابراہیم علی خان صاحب کس کچھوہ اور جناب حاجی مولوی سر رحیم بخش صاحب کے سی۔ آئی۔ ای۔ کس ٹھکے میزان جی ضلع کرناں نے اس انجن کی مقول اور سلسلہ مدد فرمائی، علیا حضرت جناب یکم صاحبہ فرمانرواے دارالاقبال بھوپال کی نگاہ کرم سے بھی یہ انجن محروم نہیں رہی، مگر سب بڑھکریہ انجن اور مسلم بائی اسکول، علی حضرت سلطان دکن خلد اللہ ملکہ کے رہین منت و احسان ہیں،

علی حضرت نے مسلم بائی اسکول کے سائنس لیویری کیلئے تین ہزار روپیہ عطا فرمایا اور اس سے بڑھکر وہ اعزاز عطا فرمایا جسکی قیمت مقرر کرنا ممکن نہیں یعنی اجازت بخشی کہ سائنس لیویری کی کو علی حضرت کے نام نامی سے موسوم کیا جائے۔ اسکے بعد دوبارہ دو ہزار روپیہ کی شہت اور دو سو روپیہ کلدار ماہ عطا فرمایا، علی حضرت کے فیض کے دریا ہندوستان میں اور ہندوستان کمان کمان نہیں بتے انبالہ فخر کرتا ہے کہ علی حضرت کے بھر جو دوسرا کی ایک نہر بنائی ہو چکی ہے، یہ انجن اور یہ اسکول جناب نواب صدر یا جنگ بہادر حضرت مولانا محمد عبدالباقی خان صاحب شہزادی کی نہایت خاص تہات کے بھی بیہ منون ہیں،

### علمائے کرام کی منزلت

حضرات؟ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ حسب طرح افراد انسانی کے وجود کا بہترین حصہ اور حیوان مطلق سے انکامابہ الامیاز وہ جو ہر ہے جسکے مختلف مظاہر کو کبھی قلب کبھی عقل اور کبھی روح کہتے ہیں اس طرح اقوام کے وجود کا بہترین حصہ انکے علمائے ہن و دولت میں فطری طور پر علما ہی کو وہ مرتبہ حاصل ہے جو وجود افراد میں قلب و عقل اور روح کو، یہ اور بات ہے کہ عالم واقعات میں کوئی زمانہ ایسا بھی آئے جب کسی ملت کے قلب و عقل اور روح کسی سبب کمزور ہو جائیں ایسے زمانے افراد کی زندگی میں بھی آتے ہیں مگر کوئی کوئی صاحب عقل سلیم اس حقیقت بدیہ سے ہٹ کر نہیں کر سکتا کہ طبقہ علمائے کو ملت کا وہ حصہ ہونیکا منصب حاصل ہے جو جماعت کے قلب و عقل اور روح کا کام دے، اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے آسانی سے سمجھ میں

آجاتا ہے کسی ملت کے شرف و عظمت کا معیار اس کے علما کے شرف و عظمت کی واقعی حالت ہے، اس اصول کا اطلاق ہر ایک ملت پر ہے عام اس سے کہ وہ ملت ملت اسلامیہ ہو یا کوئی اور ملت اس کے بعد یہ امر قابل غور ہے کہ اسلام ایک کامل و مکمل آئین حیات ہے جو معاش اور معاد کی تمام ضروریات پر محیط ہے، عقائد اعمال، معاشرت، تمدن، حیات، موت، حالت بعد الموت، حقوق اللہ، حقوق العباد، حقوق المسلمین، حقوق غیر المسلمین، غرض انفرادی اور اجتماعی انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو اس کی ہمہ گیری سے بچ گیا ہو ایسی حالت میں ملت اسلامیہ کے علما کا لفظ عالم کے وسیع ترین معنی میں عالم ہونا لازم آتا ہے۔

### ہماری موجودہ حالت

یہ تو وہ چیز ہے جسکی ضرورت ہے مگر امت مسلمہ کی عام حالت اور خصوصاً ہندوستان کے مسلمانوں کی موجودہ کیفیت یہ ہے کہ ایک جماعت تو محض لفظ مولوی کو اندھی عقیدت کی نظر سے دیکھتی ہے اور جس ڈگر پر وہ لوگ جن کو یہ جماعت مولوی سمجھتی ہے اسکو چلا ناپا بڑھکھین بند کر کے چلی چلتی ہے، دوسری جماعت ہر اس شخص سے جس کا کام تعلیم و تلقین دین ہو۔ بدظن اور نفور یا کلمہ زخم ہے پرواہ ہے طبقہ علما کی یہ حالت ہے کہ اکابر کو بنائیت احترام تشنی رکھے ہوئے عموماً حالات حاضرہ سے ناواقف، علوم جدیدہ سے نا آشنا، تغیر حالات کے نتائج و اثرات سے بلکہ خود تغیر حالات کے وجود سے بیخبر، کتابوں سے باہر کی دنیا سے بے تعلق ہیں، دیکھنے والے کو دھوکا ہوتا ہے کہ شاید مولوی اور غیر مولوی دو الگ الگ مخلوق ہیں کہ دونوں میں کوئی قدر مشترک موجود نہیں، اس حالت کا نتیجہ یہ ہے کہ اگرچہ علما کو قائد و امام ہونا چاہیے لیکن عالم واقعات میں علما کو غلام امت مسلمہ کی قیادت و امامت حاصل نہیں، جمہور مسلمین کو ہر ایک امر میں علما کے اشاروں پر چاہیے مگر اکثریت انکی ہے جو نہیں چلتے،

حضراتِ اہل زمانہ بد لگیا ہے، علوم تجربیہ نے سید ترقی کی ہے، تمدن اور معاشرت اور خیالات میں  
 الناس علی دین لہم کا اثر نمایاں ہے، مغربی حکومت کے ساتھ مغربی علوم و فنون، مغربی تمدن، مغربی  
 معاشرت، مغربی اوضاع و اطوار، مغربی خیالات اور خصوصاً مغربی الحاد و زندگی تشریف لے آئے ہیں  
 ہر ایک ہندوستانی کے عقائد و اعمال پر ان جدید حالات کے اثر مترتب ہو رہے ہیں، مقامِ ناصت  
 ہی نہیں بلکہ مقامِ غور و تحقیق و تدارک یہ ہے کہ دیگر اہل ہند کے مقابل میں مسلمان ان جدید تاثیرات  
 سے زیادہ متاثر ہیں، اخوانِ وطن کو دیکھا جاتا ہو کہ وہ علوم جدیدہ میں اس قدر ترقی کرتے ہیں کہ ہر فن  
 اور کام کو ہا مان جاتے ہیں مگر علوم جدیدہ میں جقدر زیادہ ترقی کرتے جاتے ہیں اپنے آبائی عقائد و اعمال میں  
 ایسے زیادہ پختہ اور اپنی قومی وضع اور لباس اس قدر زیادہ مانوس ہو جاتے ہیں سر بی سی رائے علم کیا کے مجسمہ میں  
 اور انگریزی قسطنطنیہ نا آشنا و قیاسی ہند بنگالی نظائر حالات کوئی فرق نظر نہیں آتا سرکوش کربجی رائے نے ائمہ یا ضیائے  
 بڑی سائنس کے سائنس دانوں کو کلکتہ بائیکورٹ کے نہایت قابلِ جج، کلکتہ یونیورسٹی کے خود مختار  
 وائس چانسلر اور بنگال کے خضر تعلیم تھے گریڈ کرکیشن میں بڑے بڑے جلیل القدر انگریزوں کے  
 کے ساتھ ننگے سر، دھوتی اور قمیص میں پھرتے تھے اور اپنی کوٹھی پر بڑے بڑے انگریزوں سے  
 اسی لباس میں ملتے تھے، میں نے ان دونوں کا ذکر کیا جو سر کے خطاب سے سرفراز ہوئے  
 ہمارے اخوانِ وطن میں اس قسم کے سرکشت سے ملتے ہیں ان کے مقابلے میں ان معزز مسلمانوں  
 ملاحظہ فرمائیے جو اسی خطاب سے ممتاز ہیں، ایسی ایسی خال خال فرشتہ سیرت مثالوں کو  
 چھوڑ دیجئے جیسے ہمارے اس اجلاس کے صدر محترم ہیں عموماً آپ کو ایسے حضرات ملین گے  
 جو انگریزوں کی سی ہیئت اور گورون کی سی صورت بنانے کی نام کو شش میں اپنی عمر میں  
 ختم کر دیتے ہیں، مبادا کوئی مغالطہ واقع ہو دفع دخل کرتا ہوں، میرا مقصود برادرانِ وطن  
 کی مدح و ثنا اور مسلمانوں کی مذمت ہرگز نہیں، میں ایک غیر معلوم اور غیر مشخص مرض کی بعض

علامات بیان کر رہا ہوں اور اکابر ملت سے درخواست کرتا ہوں کہ اس مرض کے اسباب کا پتہ چلائیں اس کی حقیقت و ماہیت معلوم کریں اور اسکا علاج تجویز فرمائیں آخر کیا وجہ ہے کہ انگریزی پڑھکر بلکہ محض انگریزی خوانوں کی باتیں سنکر مسلمانوں کو نہ صرف مسلمانوں کے لباس سے اور مسلمانوں کی سی صورت سے شرم آنے لگتی ہے بلکہ سلام کے عقائد و مسائل سے بھی انکار یا کم از کم ان کی تاویل بدتر از انکار کی ضرورت محسوس ہونے لگتی ہے یورپ نے کم دیا کہ تعدد ازواج ٹھیک نہیں اور اسلام میں تعدد ازواج جائز ہے لہذا اسلام قابل اعتراض ہے بعض مسلمان ہیں کہ اتنی ایمانی قوت، اخلاقی جرأت اور علمی طاقت نہیں رکھتے کہ تعدد ازواج کو حق بجانب اور جائز ثابت کریں، یورپ کے رعب کے اس قدر مغلوب ہیں کہ فوراً اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ اسلام میں بھی تعدد ازواج جائز نہیں،

یورپ نے کہا کہ معراج جسمانی عقلاً و عادتاً محال ہے، مسلمان نے کہا ہاں ہاں اس باوہین دونوں طرح کی روایتیں موجود ہیں اور بعض اکابر اسلام پہلے سے سمجھتے چلے آئے ہیں کہ معراج جسمانی نہ تھی بلکہ روحانی تھی، زیادہ مثالیں پیش کرنا غیر ضروری ہے، انگریزی خوانوں کو جب کبھی بھی مغربی خیالات کا مقابلہ کرنا پڑا عموماً اُنھوں نے اسی طرح کی پچھستی استعمال کی اور اس قسم کی تاویل سے کام لیا جو درحقیقت انکار ہے،

### ندوة العلماء کی ضرورت

جب کہ اس وقت زمانہ میں خیالات کا یہ تلاطم برپا ہے اور خیالات قدیمہ و جدیدہ میں اس قدر تصادم ہو رہا ہے تو ملت اسلامیہ کے اُس ذمہ دار طبقہ نے جو بھروسہ

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر  
اسلام کی تعلیم و تلقین اور اس کی حفاظت و صیانت کے منصب پر فائز نہیں اپنے آپ کو کہا نکالتے  
عظیم الشان کام کے واسطے آمادہ و آراستہ و مسلح کیا،

الحاد و زندقہ پہلے بھی اسلام پر حملہ آور ہو چکے ہیں مگر ان زمانوں میں جنید اور شبلی جیسے  
ارباب حال پیدا ہوئے، غزالی اور رازی جیسے جامع تحقیق و عمل نمودار ہوئے، آج ایسی  
ہستیان نظر نہیں آتیں؟ کیا طریقہ تعلیم و تعلم میں کوئی نقص ہے؟ کیا تربیت و صحبت  
کے صحیح ماحول موجود نہیں؟ کیا صحیح نصب العین سامنے نہیں رکھے جاتے؟ آخر اس قدر  
سطحیت، اس قدر بے مصرف قیل و قال، اس قدر بے نتیجہ لفظی نبرد آزمائی، اس قدر بے بنیاد  
فرقہ آرائی کیوں ہے؟

یہی سوالات اور اسی قسم کے داعیات ہیں جو ندوۃ العلماء کے وجود کا سبب اور  
اس کی ہستی کی علت غائی ہیں، ضرورت ہے کہ ایک جانب کتاب و سنت کے دامن کو  
بتمیل فرمان و اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کسی حالت میں ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے ولا تفرقوا  
کے ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اختلافات خفیہ کی بنا پر فرقہ بندی اور تفرق و تشتت  
پیدا نہ کیا جائے، دوسری جانب جدید ترین تحقیقات عقلیہ میں بصیرت تامہ پیدا کی جائے  
تواریخ ماضیہ اور حالات حاضرہ کا گہرا مطالعہ کیا جائے، ان تمدنی، معاشرتی، عقلی،  
نفسیاتی حقائق پر اطلاع تام حاصل کی جائے جس کے سانچے میں خیالات اور مذاہب ڈھلتے  
ہیں اور اس تمام مواد پر ہمہ گیر نظر رکھتے ہوئے نشر علوم اسلامیہ اور حفاظت اصلاح  
ملت کے فرائض کو انجام دیا جائے۔

خدا کا شکر ہے کہ ندوۃ العلماء ان جلیل شان مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے

آج تیس سال سے عملی جدوجہد کے میدان میں کام لیں ہے ،  
حضرات ؟ اس عظیم الشان مجمع میں ندوۃ العلماء کے مقاصد کو مجھے بدرجہا بہتر اور  
علی وجہ البصیرت بیان کرنے والے تشریف رکھتے ہیں اس لیے میں آپ حضرات کا زیادہ  
وقت لینا نہیں چاہتا ، آپ کو قدرتی طور پر جناب صدر محترم کے خطبہ صدارت اور  
اجلاس کی دیگر اہم کارروائی کا انتظار ہو گا لہذا آپ حضرات کی تشریف آوری کا مکرر  
شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی اس گزارش کو ختم کرتا ہوں ، واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

جناب سید غلام بھیک صاحب بی۔ اے۔ نیرنگ ”صدر مجلس استقبالی“ کی  
جب تقریر بالا ختم ہوئی تو آپ نے تحریک صدارت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نہایت فخر و  
مسرت کے ساتھ فخر ملت اور حضرت جناب مولانا الحاج سر رجم بخش صاحب کے ہی  
آئی۔ ای، سابق پریزیڈنٹ کونسل آف ایجنسی ریاست بھاول پور حامی ندوۃ العلماء  
کی صدارت کی تحریک کرتا ہوں ، آپ کی شخصیت معروف اور آپ کے اوصاف جمیلہ شہو  
ہیں آپ کی ہستی جامع صفات حسنہ ہے ، ایسی ہستیاں اب کہاں ہیں جو باعتبار علمیت  
قابلیت ، حب ملت اور تجربہ کے آپ کے مانند ہوں ، آپ کی ساری عمر قومی خدمات میں  
گزری اور آپ نے ہزار بار وسیع قومی مقاصد پر صرف کیا آپ ”خیر الناس من یفیع الناس“  
کے مصداق ہیں اور ندوۃ العلماء سے آپ کو خاص تعلق ہے اس لیے اس اجلاس کی صدارت  
کے لیے آپ نہایت موزوں ہیں ،

اسکے بعد ندوۃ العلماء کے پرجوش وکیل مولانا الحاج غلام محمد صاحب شملوی کھڑے  
ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ صدر کی زندگی امر او ملتین دن کے لیے ایک نمونہ ہے اور آپ کی



ذات قدیم و جدید تعلیم کا مظہر، دیوبند، سہارنپور، علیگڑھ، سب کو آپ نے مدد دی ہے  
 آپ کی زندگی ٹھیک شریعت کے مطابق ہے اور عجب پاک زندگی ہے لیکن  
 اس عام جلسہ میں آپ کی پرائیویٹ زندگی کے حالات بیان کرنا نہیں چاہتا، آپ  
 ہر لحاظ سے اس اجلاس کی صداقت کے لئے موزون بین المذاہب اس تحریک کی  
 مسرت کے ساتھ تائید کرتا ہوں،

اسکے بعد جناب صدر، شکر گزاری کے ساتھ کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے  
 اور حسب ذیل خطبہ صدارت ارشاد فرمایا۔



خطبہ صدارت جناب مولانا الحاج سر رحیم بخش صاحب  
کے۔ سی۔ آئی۔ اسی۔ سابق پریزیڈنٹ کونسل آف  
ریجنسی ریاست بھاو پور حامی ندوۃ العلماء ضلع کرنال

بحیثیت

# صدر الاساتذہ مولانا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

قال الله تبارك وتعالى

لَا تَأْخُذُكُمْ دِينُ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُغْنِي عَنْكُمْ دِينُ اللَّهِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُفَرِّقُ  
وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

بزرگان دین و حامیان اسلام

ایک تسلیم شدہ مسئلہ ہے کہ انسان کو اپنے نفس کا علم حضوری ہوتا ہے اور کہ حوادث

و دقان عالم میں جتنے علوم یقینی کملائے جانے کے مستحق ہیں ان سب میں اپنے حالات و اخلاق - کمال و نقصان کا علم اول درجہ یقین پر مبنی ہوتا ہے ان کمالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیر تک میں اس کشمکش میں مبتلا رہا کہ باعتبار علم و عمل - کمال اوصاف و اخلاق کسی حقیقی بنیاد و تفوق کا میں مستحق نہیں ہوں پھر مجھ کو مجلس علماء کی صدارت کے لئے کس وجہ سے منتخب کیا گیا - بالآخر اس بیجاں و تخیل پرین اس طرح سکون و انقلاب ہوا کہ کبھی کسی جماعت کا مقصد اوصاف کمال ہونا ہی اس امر کا مقتضی ہوتا ہے کہ وہ اپنے میں سب سے کم تر کو اپنا قائم مقام منتخب کر کے کسی عظیم ترین معاملہ اور خدمت کو اس کے سپرد کرتے ہیں اور مجھ کو اپنا اصغر و قزم سمجھا جانے کی وجہ سے میرا دل جذبات شکرگزاری سے لبریز ہو گیا۔ آپ حضرات نے مجھ کو میرے درجہ پر رکھنے میں عظیم الشان خدمت نیا بتا میرے سپرد فرمائی ہے ۔

گرچہ خور و رویم نسبتے ست بزرگ

اور بس یہ دینی خدمت جو اکابر ملت کی طرٹ سے مجھ کو عطا ہوئی ہے میرے دین و دنیا کے لیے نعمۂ امتیاز ہے ۔

یہ اجلاس ندوۃ العلماء کا ہے جس کا مقصد عظیم یہ ہے کہ اسلامی کاروان کو صحیح طریقہ پر چلا کر ان کے اسلاف کی منزل تک پہنچا دیا جائے ۔ اور ان کو ان غلط کاریوں - غلط فہمیوں پر متنبہ کیا جائے ۔ جن کی وجہ سے آج وہ اس طریقہ سے ہٹ کر اس درجہ قعر مذلت و نکبت میں پہنچ گئے جس سے نکلنے اور ابھرنے کی کوئی صورت بظاہر معلوم نہیں ہوتی ۔ مجھ کو خوب معلوم ہے کہ میرا خطبہ صدارت فصاحت و بلاغت ، وسعت معلومات - تدبیر و سیاست کا اعلیٰ نمونہ نہ ہوگا ہوں گامین تو اپنے حال کو دیکھا کہ اپنے نفس سے خطاب کر کے یہ کہتا ہوں ،

کار پا کان راقیاس از خود میگر گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

ہاں باوجود اس اعتراضِ تقصیر کے میں اس اہل کمال جماعت کے حق نیابت کو ادا کرتے ہیں اپنے مقدور کے موافق کوتاہی نہیں کرنا چاہتا اگرچہ ایسا کروں تو کفرانِ نعمت کے علاوہ میں ایک نامعتبر سفیر کا درجہ حاصل کروں گا کیونکہ میری تقصیر خود میری ذات کی طرف منسوب نہ ہوگی بلکہ اس جماعت کی طرف جس نے مجھے حق نیابت ادا کرنے کو مامور فرمایا ہے۔  
وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَالْيَاسِیْتُ

## مسئلہ تعلیم اور مسلمانانِ ہند

انقلابِ حکومت اور مغربی خیالات کی ترقی و اشاعت نے ہندوستان میں مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کے مسئلہ کو نہایت اہم و پیچیدہ بنا دیا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ اجتماعی حیثیت سے نہ تو اس مسئلہ کی اہمیت کا صحیح اندازہ کیا گیا اور نہ اُن دشواریوں کو حل کرنے کی کوشش کی گئی، جو مذہبی تعلیم کی راہ میں حائل ہیں، لیکن بایں ہمہ اب سے چاس ساٹھ برس پیشتر جو اختلافِ آراء مغربی تعلیم کی ترقی پذیر حالت نے علمائے کرام اور جدید تعلیم یافتہ اصحاب کے درمیان پیدا کر دیا تھا۔ وہ اب بہت کچھ کم ہو گیا ہے اور تعلیم یافتہ گروہ کے احساسِ مذہبی اور جذبہ قومیت نیز مددِ العلماء کے روشن خیال علما کی باخبری اور زمانہ شناسی نے ہم کو اس قابل بنا دیا ہے کہ ہم مسلمانوں کے لئے ایسا ہی تعلیمی سکیم مرتب کر سکیں جو تمام مشکلات کو حل کر دے اور ہم آسانی ایک ایسے فیصلہ کے قریب پہنچیں جو اختلافاتِ باطن و تضادِ افکار سے پاک ہو،

حضرات ہم میں سے ہر شخص کو صبر و سکون کے ساتھ اس مسئلہ پر غور کرنا چاہیے کہ

مسلمانوں کی بلکہ ہر قوم کی ترقی و اعلیٰ کاریابی کا راز صرف مسئلہ تعلیم کے عمدہ طریقہ سے حل ہونے پر مبنی ہے، میں خیال کرتا ہوں کہ اس کے متعلق جگہ کسی قسم کے دلائل و ثبوت پیش کرنے کی حاجت نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو روز و رشن کی طرح ظاہر ہے اور ہم سب اس سے واقف ہیں کہ مسلمانوں کی تمام علمی و سیاسی و مذہبی ترقیاں اور دیوبند جاہ و حشمت تعلیم سے وابستہ ہے اس لئے یہ ہماری شدید غلطی ہوگی اگر ہم اس مسئلہ کو نظر انداز کریں، اور جلد سے جلد اس کا فیصلہ نہ کریں۔

یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ انقلاب حکومت اور تیسرات زمانہ سے ہر چیز اثر پذیر ہوتی ہے۔ یہی حالت تعلیم اور طریقہ تعلیم کی ہے یعنی ہر زمانہ کے لئے یکساں طریقہ تعلیم نہیں ہو سکتا، اسی وجہ سے ہمیشہ مقتضائے حالات تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں اور آئندہ بھی ہوں گی، اسلامی عہد حکومت میں جبکہ جدید و قدیم علوم کی کشمکش نہ تھی یہ مسائل زیر بحث نہ تھے جواب پیدا ہو گئے ہیں اس لئے ہم کو ان جدید مشکلات کے حل کرنے کے لیے بھی آمادہ ہو جانا چاہیے، تاکہ ہر جماعت اپنے دائرہ عمل کے اندر کام کرے اور قدیم و جدید تعلیم کے لیے جو نظام عمل مرتب کیا جائے وہ ایسا صاف و واضح ہو کہ اختلاف آرا کا اندیشہ کلیتہً زائل ہو جائے حضرات! آپ کو معلوم ہے کہ غدر و شورش کے بن جبکہ برٹش حکومت مضبوط و مستحکم طریقہ سے قائم ہوئی اور ہندوستان کو امن و امان نصیب ہوا تو مسلمانوں کو یہ نظر آیا کہ قدیم درس گاہیں ویران و برباد ہو چکی ہیں مذہبی تعلیم کا دلولہ رخصت ہو چکا ہے قوم میں بغیر غم ہے نہ جوش نہ ہمت ہے نہ حوصلہ، بلکہ ایک افسردگی چھائی ہوئی ہوئی ہے علماء و ارباب کمال پریشان حال ہیں، اور عام مسلمان اب تک عہد گزشتہ کا خواب دیکھ رہے ہیں، حالانکہ زمانہ بدل چکا ہے اور حالات کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان اپنی قوم کے لئے ایک مستقل نصیب الین

قرار دیکر میدان عمل میں دوسری قوموں کے دوش بدوش جدوجہد کریں یہ وہ زمانہ تھا کہ ہندو جو ہمیشہ زمانہ کا رخ دیکھ کر کام کرتے ہیں مغربی تعلیم کے حاصل کرنے کے لئے تیزی سے بڑھ رہے تھے، بلکہ گورنمنٹ کے اکثر دفاتر اور دینیوی کاروبار کے ایک بڑے حصہ پر قابض ہو چکے تھے، اور ہمارے یہاں یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ انگریزی پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اور کیا مغربی علوم کی ترقی مسلمانوں کو دائرۂ اسلام سے خارج کر دے گی، اور ان کو طرد و ہریت لادگی یہ سوالات تھے جن پر مسلمان باہم گرم پکارتے تھے، دوسری طرف مذہبی تعلیم کی یہ حالت تھی کہ قرآن مجید و احادیث کی تعلیم تو گویا منقود ہو چکی تھی، صرف فلسفہ پارسیہ اور منطق کی چند کتابیں تھیں جنکے درس و تدریس نے ان اُچڑی ہوئی درس گاہوں کا چراغ روشن کر رکھا تھا، اور مسلمان بجائے حقائق و معارف کے مذہبی اوہام و خرافات کے دلدازۂ جدید تعلیم کے دشمن، اور اسلام کی اصلی تعلیم سے بیگانہ تھے،

لیکن با این ہمہ کشمکش مغربی تعلیم کی روز افزون ترقی و اشاعت نے آخر کار مسلمانوں میں بھی ایک ایسا گروہ پیدا کر دیا جس کی آزادانہ معاشرت و عقائد نے قدیم جماعت کے مذہبی جذبات کو اس حد تک برانگیختہ کر دیا کہ انھوں نے ان نوجوانوں کو طرد و زندیق قرار دیا، گویا مسلمانوں میں دو فرق پیدا ہو گئے جو مدت تک باہم دست و گریبان اور ایک دوسرے سے نا آشنا رہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب رفتہ رفتہ یہ بیگانگی کم ہوتی جاتی ہے، اور وقت آگیا ہے کہ فریقین اپنی اپنی جگہ پر مسلمانوں کی مختلف تعلیمی ضروریات کا احساس کر کے ایک ایسا تعلیمی نظام مرتب کریں، جو مسلمانوں کی ہر قسم کی دنیوی و مذہبی ضرورتوں پر مشتمل ہو تاکہ آئندہ تصادم کا اندیشہ نہ رہے، اب وہ زمانہ گلیا ہے کہ نہ تو انگریزی پڑھنا کفر و احماد خیال کیا جاتا ہے اور نہ مذہبی تعلیم کی ضرورت سے کسی کو اعتراف ہے، اس لیے

کیونکہ فریقین! ابھی مساوت سے کام کریں تاکہ ایک طرف تو مسلمانوں میں جدید علوم و فنون کا رواج ہوا اور دوسری طرف اُن کا سینہ مذہبی علوم سے منور ہوا اور اسلامی تہذیب و شائستگی انکا شعار ہو،

علماء کو بھی اب جدید تعلیم کی ضرورت سے انکار نہیں ہے، اور ندوۃ العلماء کے پلسٹ فارم تو بار بار اس کا اعلان کیا گیا ہے کہ نہ وہ انگریزی تعلیم کو صرف قولاً ہی خریدی نہیں سمجھتا بلکہ اُس نے اپنے دارالعلوم میں انگریزی کو بطور زبان ثانی داخل کر کے عملاً بھی اس کا ثبوت دیا ہے کہ علماء کے لئے بھی مذہبی و علمی نقطہ نظر سے انگریزی ایسی ہی ضروری ہے جیسی عام مسلمانوں کے لئے البتہ ندوہ کی یہ خواہش ضرور ہے کہ انگریزی تعلیم اسلامی حریت کے ساتھ دی جائے، اور انگریزی خوان جماعت اسلامی عقائد و روایات سے باخبر ہو، اس کا مقصد سادہ الفاظ میں یہ ہے کہ مسلمان، مسلمان رہ کر انگریزی حاصل کریں، اگر وہ ایسا کر سکیں تو اسلام انکو کسی زبان اور کسی علم و فن کے سیکھنے سے منع نہیں کرتا سچ اسلام میں بکثرت ایسی مثالیں موجود ہیں کہ مسلمانوں نے دوسری قوموں کے علوم و فنون سیکھے بلکہ ان ان علوم میں یہاں تک کمال حاصل کیا کہ اُستادِ امام کے درجہ تک پہنچے،

## مذہبی تعلیم

حضرات! اب میں چند الفاظ مذہبی تعلیم کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں، لیکن میرے خیال میں اس کی حاجت نہیں ہے کہ مذہبی تعلیم کی ضرورت کے لیے دلائل پیش کیے جائیں، اور اس مسئلہ پر مبسوط و مفصل بحث کی جائے کیونکہ ہر باخبر مسلمان اس سے واقف ہے کہ مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد تہذیب پر ہے، یعنی ہماری حیات قومی

اور روایات تاریخی صرف مذہب سے وابستہ ہیں، اس لئے مذہب یا مذہبی تعلیم کے فنا ہو جانے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ مسلمانوں کی قومیت کا شیرازہ کچھ جائے گا اور انکی شاندار و پر عظمت تاریخ جو صرف عربی زبان کے دفاتر کے اندر بند ہے، زمانہ کے حوادث و انقلابات کی نذر ہو جائیگی اور مسلمانوں کی حالت خدا سزا مستحیو دیوں کے مانند ہو جائیگی۔ جسکے مذہبی و دنیوی اقتدار کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو گیا اور انکی وہ تاریخی عظمت جس نے تمام ایشیائین تزلزل برپا کر رکھا تھا، اب خواب خیال ہو گئی،

ہمارے خطیب و دانشپردان جو مسلمانوں کی ترقی و تنزل کے مضامین پر بحث کرتے ہیں، وہ بار بار تقریر و تحریر میں "مسلمانوں" کا لفظ استعمال کرتے ہیں، جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس قوم کی ترقی و تنزل سے بحث کر رہے ہیں جو مسلمان ہے اور مسلمان کسی خاص قوم یا کسی خاص حصہ دنیا میں رہنے والوں کا نام نہیں ہے، بلکہ ان لوگوں کا نام ہے جو مذہب اسلام کے متبع و پیرو ہیں اس لیے مسلمانوں کی ترقی و تہو ہو سکتی ہے جو ترقی مسلمان، مسلمان رہ کر کریں، اور اگر مسلمان، مسلمان نہ رہے اور انھوں نے دنیاوی ترقی حاصل بھی کر لی تو یہ ترقی مسلمانوں کی نہ ہوگی بلکہ کسی اور قوم کی ہوگی،

اب سوال یہ ہے کہ مسلمان کیونکر مسلمان رہ سکتے ہیں؟ اس کا صرف ایک ہی جواب ہے یعنی مذہبی علوم کی حفاظت اور مذہبی پابندی مسلمانوں کو مسلمان باقی رکھ سکتی ہے ورنہ اگر علوم اسلامیہ کے انحطاط کی یہی حالت رہی جو آج ہے تو خدا سزا مستحیو وہ زمانہ آنے والا ہے جبکہ اسلام کا صد ہا سالہ علمی و مذہبی ذخیرہ بالکل فنا ہو جائیگا، اور مسلمانوں میں کوئی شخص قرآن مجید یا احادیث نبوی کا سمجھنے والا نہ ہوگا اسوقت وہ کون سی چیز ہوگی جو مسلمانوں کو مسلمان رکھے گی،

آپ جانتے ہیں کہ قرآن مجید، حدیث، فقہ، تفسیر، اسلامی تاریخ اور مجملہ علوم



جو اسلامی علوم سے نامزد ہیں وہ عربی زبان میں ہیں جنکو حاصل کیے بغیر ہم نہ صرف اپنی گزشتہ تاریخ و شاندار روایات سے بے خبر رہیں گے بلکہ مذہب کی حقیقت و شریعت کے اسرار و غوص سے بھی محروم رہیں گے گویا ہماری تمام مذہبی و علمی کائنات ہماری غفلت شعاری کے ہاتھوں برباد ہو جائیگی پھر اسلام، اسلام نہ ہوگا اور مسلمان، مسلمان نہ ہوں گے، اس تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ ہم مسلمان کبھی اور کسی حالت میں مذہب سے بے نیاز ہو کر زندہ نہیں رہ سکتے اس لیے ضرورت ہے کہ ہم مغربی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم کا بھی انتظام کریں اور اس کی اہمیت کو نظر انداز نہ کریں، اس سے غفلت کرنا اور مذہبی جذبہ کا فنا کر دینا قطع نظر مذہبی حیثیت کے سیاسی نقطہ نظر سے بھی نہایت مملک ہے،

حضرات! اس وقت انگریزی تعلیم کے لیے بکثرت اسکول و کالج موجود ہیں اس کے علاوہ جگہ جگہ مسلمانوں کے قومی کالج بھی کھلے ہوئے ہیں۔ خدا کے فضل سے مسلم یونیورسٹی بھی علیحدہ مدین قائم ہو گئی ہے، اور اگرچہ ابھی ہم یہ کہہ نہیں سکتے کہ ہمارا دینی نظام تعلیم مکمل ہو گیا ہے تاہم اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا، کہ زمانہ کی ضرورتوں نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دی ہیں اور وہ تعلیمی حیثیت سے آہستہ آہستہ اپنی عام استطاعت کے مطابق ترقی کر رہے ہیں، لیکن مذہبی تعلیم کی حالت ابھی تک متزلزل ہے اور قومی حیثیت سے کوئی مضبوط نظام عمل ابھی تک تیار نہیں ہوا، اور نہ کام کرنے والے افراد اور سرمایہ کی حیثیت سے مذہبی تعلیم کی حالت قابل اطمینان ہے، اس لیے ضرورت ہے کہ سب سے پہلے مذہبی تعلیم کی ترقی کے لیے بہترین وسائل اختیار کیے جائیں،

حضرات! یہ تو ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے صرف دینی تعلیم کا انتظام کیا ہے اسکو مذہبی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور ہندوستان جیسے ملک میں جہاں مختلف اقوام

مل کے لوگ آباد ہیں ایک غیر ملکی گورنمنٹ کی بجاطور پر یہی پالیسی ہونی چاہیے کہ وہ مذہبی تعلیم و رعایا کی رائے پر چھوڑ دے تاکہ رعایا کی ہر جماعت بطور خود جس طور پر مناسب سمجھے اپنی مذہبی تعلیم کا انتظام کرے، جب صورت حالات یہ ہے تو ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنا صرف مسلمانوں ہی کا فرض ہو سکتا ہے، اور وہ بہ طور اس کے ذمہ دار ہیں کہ مذہبی تعلیم کے لیے سرمایہ ہم پونچائین اور بہترین اشخاص کی خدمات اس کے لیے حاصل کریں،

یہاں پر ایک شبہ کا رفع کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ کبھی کبھی انگریزی دان جماعت کے حلقہ میں یہ مسئلہ زیر بحث آجاتا ہے کہ مذہبی تعلیم کی ترقی و اشاعت کے یہ معنی ہیں کہ مسلمان انگریزی تعلیم سے دست کش ہو جائیں اور صرف مذہبی تعلیم میں منہمک رہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دفعتاً ان کی دنیوی ترقی رک جائیگی، اور وہ ہندوستان کی دوسری اقوام کے درمیان اپنی کوئی پوزیشن قائم نہ رکھ سکیں گے اور آخر کار اسی نکتہ و افلاس میں مبتلا ہو جائیں گے جس سے انکو نکالنے کی مسلسل پچاس سال سے کوشش کی جا رہی ہے، یا دوسرا الفاظ میں یوں کہنا چاہیے کہ دنیوی ترقی کا راستہ ان کے لیے قطعاً بند ہو جائیگا یہی ایک خطرہ ہے جس نے جدید گروہ کو مذہبی تعلیم کے لیے جدوجہد کرنے سے ہمیشہ باز رکھا، یہاں تک کہ مذہبی تعلیم کی ترقی کے لیے جب کبھی کوئی کوشش کی گئی تو جدید گروہ کے سربراہ اور وہ افراد نے ہمیشہ ان کوششوں کو خطرہ کی نظر سے دیکھا، اور اگرچہ مسلمان پنپاک کے دُور سے (جس سے بہر حال ان کو کام لینا ہے) انھوں نے حتی الامکان زبان سے تو کچھ نہ کہا لیکن وہ پورہ برابر مذہبی تحریک سے نہ صرف چشم پوشی کی بلکہ یہ کوشش کی کہ مذہبی خیالات کے زکوٰۃ کو کسی دوسری صورت میں تبدیل کر دیا جائے لیکن درحقیقت یہ ایک شدید غلط فہمی ہے

اور ندوۃ العلماء کے ذمہ دار اراکین اور ارباب کار اپنی تحریروں و تقریروں میں صاف طور پر اپنے مقاصد کو بیان کر چکے ہیں۔ کہ ان کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کو عربی تعلیم کے لیے مجبور کریں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے اس تعصب کو جو انگریزی تعلیم کے برخلاف طبقہ علمائے دین میں موجود تھا بہت کچھ دور کیا اور جدید تعلیم کے لیے راہ صاف کر دی اور ہمیشہ نہ صرف قول سے بلکہ عمل سے بھی اس کا ثبوت دیا کہ ندوۃ العلماء جدید تعلیم کے ہرگز مخالف نہیں ہے۔

اگر ان ندوۃ العلماء کا اصلی مقصد یہ ہے کہ مذہبی علوم کی حفاظت و صیانت اور ترقی و بقا کے لیے اس کی ضرورت ہے کہ ملک میں ایک مختصر سی جماعت ایسی موجود ہو جس کا منصب اعلیٰ صرف مذہب ہو، یعنی ایک جماعت ایسے ارباب کمال اور علمائے دین کی موجود نہایت صحیح طریقہ سے مسلمانوں کی رہنمائی کریں اور جملہ مذہبی خدمات انجام دے سکیں اس کے علاوہ دوسرے مسلمان اسلامی تربیت کے ساتھ انگریزی تعلیم حاصل کریں، لیکن بقدر ضرورت مذہبی مسائل و اسلامی عقائد سے واقف ہوں میں خیال کرتا ہوں کہ یہ ایک ایسا مقصد ہے جس سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں،

یورپ میں با این ہمہ آزادی و اتحاد آج بھی ایک مستقل مذہبی جماعت موجود ہے جو تمام مذہبی خدمات انجام دیتی ہے، تو کیا مسلمانوں کو جنکی ہستی تمام تر مذہب پر مبنی ہے ایک مذہبی جماعت کی ضرورت نہیں، اگر ضرورت ہے تو اسی ضرورت کو پورا کرنے کا ندوۃ العلماء نے ارادہ کیا ہے اور اعلیٰ پیمانہ پر ایک دارالعلوم قائم کیا ہے، تاکہ یہاں ایسی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جا سکے کہ وہ مذہبی جماعت تیار ہو کر یہاں سے نکلے جس کی مسلمان ہند کو ضرورت ہے،

البتہ اس موقع پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اس قسم کی مذہبی جماعتیں تیار کرنے کے لیے ہندوستان میں بکثرت عربی مدارس موجود ہیں تو ندوۃ العلماء کے دارالعلوم کی کیا ضرورت ہے یہ سوال کسی قدر تفصیل طلب ہے اس کے جواب کے لیے یہ ضروری ہے کہ ندوۃ العلماء کی گزشتہ تاریخ کا مطالعہ کیا جائے اور تفصیل بتایا جائے کہ ندوۃ العلماء کے قیام کے سبب کیا عمل کیا ہیں،

اور وہ کیا حالات تھے جن کے سبب سے ندوۃ العلماء کو ایک دارالعلوم کے قیام کی ضرورت محسوس ہوئی، اور اس دارالعلوم کے وہ کون سے خصائص میں جو اس کے لیے لحاظ دوسرے عربی مدارس کے باعث امتیاز ہیں۔

## ندوۃ العلماء کی گزشتہ تاریخ اور اس کے قیام کے اسباب و علل

حضرات! اگرچہ ہم سب لوگوں کو یہ عام طور پر معلوم ہے کہ جس طرح ہر گروہ اور ہر جماعت کے خاص خاص فرائض ہوتے ہیں اسی طرح علماء کے بھی کچھ فرائض ہیں جن کا ادا کرنا بہر حال ضروری ہے، اگر علماء ان فرائض کے ادا کرنے سے قاصر رہیں تو قوم کی بہت سی ضرورتیں جو صرف علماء کی ذات سے وابستہ ہیں کبھی پوری نہیں ہو سکتیں۔

مذہبی و اخلاقی حیثیت سے مسلمانوں کی رہ نمائی کا اور علمی خدمات انجام دینا ہمیشہ سے علماء کا فرض رہا ہے اور یہ سب چیزیں آج بھی ان کے فرائض میں داخل ہیں، لیکن اسے حضرات زمانہ کے انقلاب اور حالات کی تبدیلی نے علما کی فرائض میں بھی اضافہ کر دیا ہے اور یہ ہمیشہ سے ہوتا آ رہا ہے کہ غیر حالات کے ساتھ علماء کے فرائض میں بھی تبدیلیاں ہوتی ہیں اسلام کی اصلی خدمت یہی ہے کہ جس نامذہبن اسلام کو جس چیز کی ضرورت ہو سکوا انجام

دیا جائے، چنانچہ جب الحاد و زندقہ کا زور ہوا اور فلسفہ یونان کے مسائل نے عام مسلمانوں کے خیال میں تزلزل پیدا کیا تو آخر کار امام غزالی کو زاویہ عزلت اور بادیہ پیمانی چھوڑ کر سرکفت ہو کر اسلام کی خدمت کرنی پڑی، ایک امام غزالی رح پر کیا موقوف ہے علماء سلف کی عام طور پر یہ حالت تھی کہ جب کبھی اسلام نے ان کو کسی خدمت کے لیے پکارا انھوں نے صدارت لبیک سے اُس کا جواب دیا، اور فوراً خدمت کے لیے کمر بستہ ہو گئے، ان کے جذبہ خدا پرستی کا یہ عالم تھا کہ ان کی آن تھک کو ششون نے اسلام کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلایا، یہاں تک کہ اندلس کی پہاڑیاں، کفرستان ہالیہ کی چٹیاں اور اباصوفیہ کے درویدوار ان کے لغزہ توحید سے گونج اُٹھے، اور ان کے ہمہ خدا پرستی نے یمن کی تاریخی شہر سپاہ کو بھی متزلزل کر دیا۔ یہی قوت ایمانی تھی جس نے دنیا کے گوشہ گوشہ کو نور اسلام سے منور کر دیا،

حضرات! آج اسلام کے لیے پھر ایک نازک زمانہ ہے، اور پھر ہمارے علماء کی قوت ایمانی کا امتحان ہے، فلسفہ یونان اگر پارینہ ہو چکا تو اس کے بجائے فلسفہ یورپ اور سائنس کے مشاہدات اور ملاحدہ یورپ کے ادہام و مرغومات موجود ہیں، جو ہمارے منجوانوں کی قوت ایمانی کو متزلزل کر رہے ہیں، لیکن اگر ان سب آفات سے ایسا سلامت بھی رہ جائے تو پھر سچی مشربیوں کی جماعت ہمارے سامنے آتی ہے، جس نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدسہ اور قرآن مجید کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے، اگر اس متعصب گروہ کے وسائل مذہبی سے بھی نجات حاصل کر لی جائے تو پھر نام نہاد مدرخین یورپ کی جماعت نمودار ہوتی ہے جس نے منکر بہت قصص و خرافات کو حقائق و واقعات کا جامہ پہنا کر مسلمانوں کو اور ان کے آقا و پیغمبر کو (نوفانشر) ایکس

خونخوار وحشی کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے، ان سے بھی قطع نظر کیجیے تو پھر آریہوں کا سامنا ہے، اور انھوں نے جو طریق عمل مسلمانوں کے ساتھ اختیار کیا ہے، اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی حاجت نہیں۔ جو کچھ ہے وہ آپ کے پیش نظر ہے۔ غرض اسلام کے خلاف ایک عظیم الشان مذہبی محاربہ برپا ہے، اور جو مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ شرک و بدعات میں مبتلا ہیں، رسم و رواج کے غلام ہیں، اور ان میں لاکھوں ایسے ہیں جن کے کان کلمہ توحید سے بھی آشنا نہیں عقائد و اعمال کا تو ذکر ہی فضول ہے گویا اندرو باہر ہر طرف اسلام کے برخلاف شیطانی طاقتیں اپنا کام کر رہی ہیں،

یہ ہے اسلام کی حالت جس کو نہایت مختصر الفاظ میں آپ کے سامنے بیان کیا گیا ہے۔ اب آپ انصاف کیجیے کہ ایسی حالت میں علماء کے فرائض میں کس قدر اضافہ ہو گیا ہے اور ان کو اسلام کے لیے کیسی مہتمم با نشان خدمت انجام دینا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ قدیم نصاب اور قدیم طریقہ تعلیم سے جس پر عام مدارس میں عمل درآمد ہے ایسے علماء پیدا ہو سکتے ہیں۔ یا ہوتے ہیں جو ان مہتمم با نشان خدمات کو بحسن اسلوب انجام دے سکیں، یا یہ کہ نصاب اور طریقہ تعلیم میں اصلاح کی ضرورت ہے؟ بس یہی نقطہ بحث ہے جان سے فدوۃ العلماء کی تاریخ کا پہلا باب شروع ہوتا ہے حضرات! حقیقت یہ ہے کہ ملک کو اب ایسے علماء کی ضرورت ہے جو باخبر زمانہ شناس، اور روشن خیال ہوں مقتضیات عصریہ سے واقف اور صاحب فہم ہوں وسیع النظر اور عالی حوصلہ ہوں، ان میں مداہنت و ظاہری مروت نہ ہو، بلکہ خلاق جرأت و دلیری ہو، اور سب بڑھکر یہ کہ اپنے پہلو میں ایک در و مند دل رکھتے ہوں جس کے اندر اسلام کی خدمت کے لیے ایک خاص جذبہ و ولولہ ہو، اور یہ ظاہر ہے کہ یہ اوصاف

بغیر ایک خاص طریقہ تعلیم اختیار کیے علماء میں نہیں پیدا ہو سکتے۔ اور اس کے لیے خاص جدوجہد کی ضرورت ہے۔ جب عوام کی اصلاح کا کام طرح طرح کی مشکلات و موانع سے لبریز ہے تو بشرخص بچائے خود غور کر سکتا ہے کہ علماء یعنی رہنمایان مذہب کی اصلاح کا کام کس قدر دشوار و پیچیدہ ہو گا بس یہی نصب العین ہے جس نے ندوۃ العلماء کے کام کو نہایت دشوار و اہم بنا دیا ہے۔

حضرات! اب چند الفاظ ندوۃ العلماء کی گزشتہ تاریخ کے متعلق عرض کیے جاتے ہیں جس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ مذکورہ بالا بیان کج ندوۃ العلماء کے سلسلۂ تاریخ سے کیا تعلق ہے؟

ممالک متحدہ اگر وہ دو دہین جس طرح کانپور اپنی تجارتی حیثیت سے ممتاز ہے سطح عربی مدارس اور عربی خوان طلبہ کی کثرت کے لحاظ سے بھی اس صوبہ میں نمایان اختیار حاصل کر چکا ہے کیونکہ بیان کے خوش عقیدہ مسلمان تاجرون نے ہمیشہ علماء و طلباء کی خدمت اور مذہبی تعلیم کی اشاعت کو اپنا اسلامی فرض تصور کیا ہے، چنانچہ منجملہ کانپور کے مشہور مدارس کے ایک مدرسہ فیض عام بھی تھا جس نے چودھویں صدی کے اوائل میں خاص شہرت حاصل کی تھی اور اس کے سالانہ جلسہ میں جو رسم دستار بندی ادا کرنے کی غرض سے منعقد ہوتا تھا۔ بکثرت علماء و ارباب و جاہل ہندوستان کے مختلف اطراف و جوانب سے آکر شریک ہوتے تھے۔ چنانچہ ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۳ء میں اس جلسہ کے موقع پر بعض ارباب حل و عقد کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جس طرح مختلف اغراض قومی ضروریات کے لیے ہندوستان میں متعدد انجمنیں اور مجلسین موجود ہیں۔ جن کے سالانہ اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ اسی طرح علماء کی بھی ایک مجلس قائم کی جائے اس خیال نے

حسن قبول کیا، اور اکثر شاہیر علمائے جو اس جلسہ میں شریک تھے، اس تجویز کی تائید کی اور آخر کار سوال ۱۳۱ مطابقت یکم اپریل ۱۹۹۴ء میں علماء کی یہ مجلس باقاعدہ طور پر مذہبِ اہلِ حق کے نام سے قائم ہو گئی، لیکن اس کے قیام سے پہلے نواح ہند سے دیگر علماء مکہ معظمہ و مدینہ منورہ تک کی تائیدی رائیں اس کے متعلق حاصل کر لی گئیں،

تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس وقت بشورہ علماء اہلِ حق اور مقاصد کے اس تجربہ کے دوا ہم مقصد قرار دیئے گئے،

(۱) رفع نزاع باہمی،

(۲) اصلاح نصابِ عربی،

چونکہ اس وقت مذہب کی مفصل تاریخ لکھنی مقصود نہیں ہے۔ اس لیے میں وضاحت کے بحث کر کے یہ نہیں بتا سکتا کہ ان مقاصد کے متعلق مذہب نے کس قدر خدمتیں انجام دیں، مذہبِ اہلِ حق کی پرانی رودادوں اور ذمہ دار اشخاص کی تحریروں میں جس کا ایک بڑا ذخیرہ وقت بھی موجود ہے۔ ان جملہ مسائل پر مبسوط مفصل بحث کی گئی ہے، اور سب آخرین گزشتہ سے

پوسٹہ اجلاس کے صدر جناب لانا حبیب الرحمن خان صاحب شرفانی صدر الصدور اور منبر ہی حیدر آباد نے اپنے فاضلانہ خطبہ صدارت میں ان مقاصد پر تفصیلاً اپنے خیالات ظاہر کیے ہیں، اور واقعات سے بتایا ہے کہ مذہب نے ان مقاصد کے متعلق کس حد تک کام انجام دیا۔

”رفع نزاع باہمی“ خود ایک کام تھا اور ہے، جن لوگوں نے اب سے پچیس تیس برس پہلے کے واقعات کا مشاہدہ کیا ہے وہ بتا سکتے ہیں کہ علماء میں کس قدر شدید اختلاف برپا تھا اور وہ

کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں کے لیے آمادہ جنگ جہل رہتے تھے یہاں تک کہ بعض اوقات اس باہمی مخالفت کی آگ طبقہ علماء سے گزر کر فرقہ کے معتقدین میں پھیل جاتی تھی اس وقت ایک



فساد عظیم برپا ہو جاتا تھا بلکہ کبھی کبھی فوجداری کے مقدمات عدالت تک پہنچتے تھے اور سبھی بھی زیادہ افسوسناک واقعات ہیں کہ آئین باہر و فریدین کا بھگدڑا بھی عدالت سے طے ہوا تھا اور غیر مذہب والے حکام اس کا فیصلہ کرتے تھے، یہ حالات تھے جب ندوہ نے اپنے مقاصد کا اعلان کیا۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ ثلث صدی کی پیہم سعی و کوشش کے بد حالات میں اس قدر تبدیلی پیدا ہو گئی ہے کہ اس قسم کے واقعات شاید نظر آتے ہیں اور وہ بھی ان مقامات پر جہاں ندوہ کی آواز ابھی پورے طور پر نہیں پہنچی،

ندوہ نے اس مقصد کی جس مضبوط و مستحکم طریقہ سے پیروی کی اس کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے کہ جب خود ندوہ کے خلاف مخالفت کا خطرناک طوفان اٹھا تو ندوہ نہایت سکون و وقار کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہا، اور عامیانا نہ یا سو قیانا نہ طریقہ سے اپنے مخالفین کے خلاف سبقت کا سلسلہ نہیں شروع کیا، البتہ جب ندوہ کے خلاف غلط بیانیوں کی گئیں تو تہذیب و شائستگی سے نفس واقعہ کا اظہار کیا اور کبھی کبھی مذہب طریقہ سے جواب دیا۔

عام مسلمانوں کی اصلاح کے لیے سب سے پہلے علماء کا باہم متحد ہونا مفید و ضروری ہے وہ محتاج بیان نہیں اس لیے رفع نزاع کے متعلق ندوہ کی سعی و کوشش قابل ستائش و لائق تقلید ہے اور مسلمانان ہند کی ایک بہت بڑی خدمت ہے،

دوسرے مقصد یعنی اصلاح نصاب کے متعلق اس قدر غماز ہرگز ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لیے ندوہ کی سعی و کوشش کا سلسلہ آج تک جاری ہے اور واقعہ یہ ہے کہ خود دار علوم کا قائم کرنا اس مقصد کی پیروی کا ایک عملی ثبوت ہے۔ ابتدائین ندوہ کو کسی دارالعلوم کے قائم کرنے کا خیال نہ تھا بلکہ یہ امر پیش نظر تھا کہ باہمی بحث و مشورہ سے علماء ہند اصلاح نصاب کے آمادہ کیا جائے اور اس کے بعد ایک جدید نصاب تیار ہو جو زمانہ حال کی ضرورت کے مطابق ہو۔ اور علماء اسکو

اپنے اپنے مدارس میں رواج دین تاکہ اس نصاب کے مطابق تعلیم حاصل کر سکے بعد ایسے علما پیدا ہوں جن کی ملک کو ضرورت ہے، لیکن نہایت افسوس کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے کہ جب عمل کا وقت آیا تو ندوہ نے اکثر علما کو اس کے لیے آمادہ نہ پایا اسوقت یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر علما اس کے لیے تیار نہیں ہیں تو ندوہ کو خود جدید طریقہ پر ایک دارالعلوم قائم کر کے اس میں اپنا مجوزہ نصاب جاری کرنا چاہیے۔ چنانچہ محرم ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۵ء کے جلسہ انتظامیہ میں دارالعلوم کے متعلق ایک یادداشت پیش کی گئی۔ اس کے بعد شوال ۱۳۱۲ھ میں ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس واقعہ بانس بریلی میں دارالعلوم کے قیام کی تجویز پیش ہو کر منظور ہوئی اور جناب مولانا مفتی محمد لطیف اللہ صاحب مرحوم نے بحیثیت صدر اس تجویز کی منظوری کا اعلان کیا۔ بعد ازاں ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۸ء میں ندوۃ العلماء کے پانچویں سالانہ جلسہ واقع کانپور میں یہ طے پایا کہ بالفعل دارالعلوم کا ادنیٰ درجہ لکھنؤ میں کھول دیا جائے،

اس قرار داد کے مطابق دارالعلوم کے لیے شہر کے اندر نوہزار دو سو روپیہ کو ایک مکان خرید لیا گیا اور ۹ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۸۹۹ء کو دارالعلوم کا ادنیٰ درجہ لکھنؤ میں کھول دیا گیا اور ۱ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۶ھ کو اس کے اعلان کے لیے جلسہ عام کیا گیا اس کے بعد ۱۳۱۹ھ میں درجہ متوسط کھولا گیا۔ ۱۳۲۲ھ میں انگریزی بطور زبان ثانی لازمی کیلگی ۱۳۲۵ھ میں ندوۃ العلماء نے انگریزی رجسٹری کر لی گئی ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۸۹۹ء میں دارالعلوم کے درجہ تکمیل کا افتتاح کیا گیا۔ اسی ۱۸۹۹ء میں جنس سرکار عالیہ فرمان لے ہو ہال نے پچاس روپیہ باجوار کی اعانت پر دو سو روپیہ باجوار کا اضافہ فرمایا۔

اس زمانہ میں دارالعلوم اس پیمانہ تک پہنچ گیا تھا کہ اب موجودہ عمارت اس کی ضروریات کے لیے ناکافی تھی۔ اس لیے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ شہر کے باہر ایک وسیع خوش منظر قطعہ زمین حاصل کیا جائے چنانچہ مسلسل سعی و کوشش کے بعد جس کے تذکرہ کی یہاں گنجائش نہیں

لوکل گورنمنٹ نے ۳۲ میگہ قطعہ زمین عمارت دارالعلوم کے لیے نہایت پُر فضا موقع پر لب دریا عنایت فرمایا۔ اور اس کے بعد نومبر ۱۹۰۹ء میں پانسو روپیہ ماہوار کی گران قدر رقم سے ندوہ کی اعانت فرمائی۔

زمین حاصل ہو جانے کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ تعمیر کے لیے روپیہ کیونکر فراہم کیا جائے؟  
مخبر یہ بیان کرنے سے خاص خوشی ہوتی ہے کہ جب بیدہ وقت علیا حضرت جدِ ماجدہ حضورِ نواب صاحب  
بھاؤ پور کو اس کی اطلاع ہوئی تعجب خاص سے تعمیر دارالعلوم کے لیے پچاس ہزار روپیہ عطا  
فرما کر ارکان ندوۃ العلماء بلکہ تمام مسلمانوں کو شکر گزار فرمایا۔

اس عطیہ کے حاصل ہو جانے کے بعد ۲۸ نومبر ۱۹۰۹ء کو ہزار سیرجان ہسپتال بقا  
لفٹنٹ گورنر مالک متحدہ نے دارالعلوم کا سنگ بنیا دضرب فرمایا اس کے بعد دارالعلوم  
کی تعمیر کا کام نہایت وسیع پیمانہ پر شروع ہو گیا، لیکن بعض وجوہ سے جن کی تفصیل کی بیان  
گنجائش نہیں کام کا پیمانہ وسیع ہو گیا۔ اس لیے اگرچہ زیر تعمیر عمارت پر اب تک کم دیش ۸۰ ہزار  
روپیہ صرف ہو چکا ہے لیکن عمارت ہنوز نامکمل ہے اور تکمیل کے لیے ابھی ۳۰-۳۵ ہزار روپیہ کی  
اور ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ اب تک دارالاقامہ (بورڈنگ) نہیں ہے اور اگرچہ مسلمانانِ راس  
کی فیاضی سے ۱۹ مئی ۱۹۰۹ء کو دارالاقامہ کا سنگ بنیا رکھ کر کام شروع کر دیا گیا لیکن  
ابھی تک اسکی تکمیل کے لیے کافی روپیہ کی ضرورت ہے۔

دارالعلوم کے وسیع احاطہ اور قرب وجوار میں کوئی مسجد نہیں اس کے لیے علیحدہ  
روپیہ درکار ہے اس کے علاوہ ندوہ کے پاس ایک وسیع و شاندار کتب خانہ ہے لیکن  
ستاروں کے رکھنے کے لیے گنجائش نہیں اس لیے کتب خانہ تک شہر کے اندر ایک کراڑے

مکان میں ہے۔ اور یہ سب عمارتیں ایسی ہیں جن کی تکمیل نہایت ضروری ہے اس کے بغیر دارالعلوم کی تعلیم و تربیت کا نظام مکمل نہیں ہو سکتا اور بغیر کافی سرمایہ کے موجودہ زمانہ میں تعلیم کے بہترین وسائل مہیا نہیں ہو سکتے۔ نہ لائق وقابل اشخاص کی خدمات حاصل ہو سکتے عربی تعلیم جس ناگفتہ بہ حالت میں ہے اس کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ تمام ہندوستان میں کم از کم ایک دارالعلوم تو ایسا ہو جو ہمہ وجہ مکمل ہو اور تعلیم و تربیت کا بہترین سامان ہو ان مہیا ہو۔ اگر مسلمان اتنا بھی نہ کر سکیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ ان کا مذہبی احساس بالکل فنا ہو چکا ہے حضرات! یہ ہے مذوۃ العلماء کی صحیح تاریخ اور اسکے کارنامے۔ اسکی موجودہ ضروریات کو دیکھ کر صدمہ ہوتا ہے کہ درس گاہ کی عمارت کا نظارہ اپنی بے سرو سامانی کی شہادت دے رہا ہے مسجد کا سنگ بنیاد مدت مدید ہوئی رکھا گیا تھا صرف اسی سنگ بنیاد کی وجہ سے اُس کا نام مسجد ہے ورنہ اس میں اس وقت سے اب تک کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ دارالاقامہ جس کا دارالعلوم مذوہ جیسی درس گاہ کے لیے ہونا لازمی ہے اُس کا نام و نشان نہیں، وہ اثر اور تربیت جو کسی دارالاقامہ کا نتیجہ ہونا چاہیے مفقود ہے۔ کتب خانہ موجود ہے لیکن طلباء کو اسکے استعمال کے لیے ایک لمبا سفر کرنا پڑتا ہے۔ غرضیکہ ہر پہلو سے اس عالیشان درس گاہ کی وہ حالت ہے جس سے مسلمانوں کی بد اقبالی کے نشان اب تک ہویدا ہیں۔ سال گزشتہ میں حضرت نواب صدر یار جنگ بہادر کی تحریک پر اطراف و اکنان ملک میں وفد بھیجے جانے کی تحریک منظور ہوئی تھی۔ مگر جو درست طور پر معلوم نہیں ہے کہ ان کا کیا عشر ہو ایک بنظر ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں پوری جدوجہد نہیں ہوئی اور وہ سرمایہ جس کی ضرورت ہے ابھی جمع نہیں ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی تکبیر دور ہونے میں ابھی بڑا حصہ باقی ہے۔ میں آپ حضرات کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ اسلام کی عزت اپنی قوم کی عزت

اپنی ذات کی عزت قائم رکھنے کے لیے ساری قوم ہمہ تن مصروف ہو جائے اور حتی الوسع ان ضروریات کو جلد سے جلد پورا کرے۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ +  
اب اس مناجات پر میں اپنے بیان کو ختم کرتا ہوں اور آپ حضرات سے استعانت کرتا ہوں کہ نہایت خضوع و خضوع کے ساتھ اس دعا میں شامل ہوں ربنا لا تنزع قلوبنا بعد اذ هدیتنا وسدد اعمالنا واصلح بالنا واخلص نیتنا واصلح رزقنا الاستقامة علی الدین بجاہ رسولک بنی الرحمة سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واخذ دعوتنا الحمد لله رب العالمین

مندرجہ بالا خطبہ صدارت پڑھنے کے بعد اعلیٰ حضرت محی الملیۃ والدین شہزادہ بائیس حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ کی منجلی صاحبزادی کی وفات حسرت آیات پر دلی صدمہ اور قلق کا اظہار کرتے ہوئے تعزیت اور ہمدردی کی حسب ذیل تجویز صدارت کی طرف سے پیش ہوئی۔

### تجویز نمبر ۱

(الف) جلسہ اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنت کی منجلی صاحبزادی صاحبہ کی وفات حسرت آیات پر دلی صدمہ اور قلق کا اظہار کرتا ہے اور ادب کے ساتھ اس موقع پر اپنی تعزیت و ہمدردی بارگاہ خروسی میں پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور فردوس بریں اٹھو عطا فرمائے۔ اور اعلیٰ حضرت معظم کو اس صدمہ جانکاہ میں صبر و اجر بخشے،

جو بالاتفاق منظور کر لی اور پھر تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر خضوع و خشوع کے ساتھ دعا و مغفرت مانگی۔

جب دعا و مغفرت سے فراغت ہوئی تو جناب مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب پسترسن سشن جج ریاست پٹیالہ کھڑے ہوئے اور اس ارتحال پر ملال کی برجستہ تاریخ پڑھ کر سنائی جو حسب ذیل ہے،

### قطعة تاریخ وفات حسرت آیات

نبھلی صاحبزادی صاحبہ اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

اے صد جہاں نظام ارشد	تا چند ملال رفتگان را
آن ذخیر بقا و روح ایمان	بگزید حیات جاودان را
آن نیک نهاد و خیر پاک	ایشاں پر پر نمود جان را
قربان نظام گشت و گزشت	انداز نکو و جاسان را

اس قطعہ کو جلسہ نے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور مولانا مہدوح کو بہت کچھ خراج تحسین ملا،

اس کارروائی کے بعد جناب سید غلام بھیک صاحب نیزنگ صدر مجلس استقبالی کھڑے ہوئے اور ان مقتدر حضرات کے خطوط اور تاریخ پڑھ کر سنائے جنہوں نے ندوۃ العلما کے ساتھ دلی ہمدردی اور دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے عدم شرکت جلسہ پر اظہار افسوس نہ فرمایا تھا ان میں سے چند ضروری خطوط اور مراسلون کی نقل اور اقتباس حسب ذیل ہے۔

# اقتباس خط جناب مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

از دفتر دارالعلوم دیوبند

مورخہ ۱۹- جمادی الاول ۱۳۳۸ھ

نمبر ۷۶۶

گرامی خدمت مکرمی جناب میر غلام بھیک صاحب نیرنگ دام مجدم  
بعد سلام سنون عرض ہے گرامی نامہ پہونچا ندوة العلماء کے اجلاس میں خیال تھا  
کہ شرکت ہوگی لیکن جناب کے تشریف لیجانے کے بعد سے حضرت مہتمم صاحب کے  
چھوٹے صاحبزادے کی تکلیف میں اور اضافہ ہو گیا چنانچہ آج صبح بمرض علاج  
دہلی گئے مین اس وقت جا رہا ہوں اور غالباً اتوار تک واپسی ہو اور حضرت مہتمم  
کو کئی روز سے دور سے آ رہے ہیں مولوی شبیر احمد صاحب بوجہ صنف سفر کے قابل  
نہیں، مولوی مرتضیٰ حسن صاحب پرسون پٹنہ جا رہے ہیں۔ ان عوارضات کی بناء  
پر غالباً بیان سے اب کسی کی شرکت نہ ہو سکے۔ عدم شرکت پر مجھے بھی افسوس ہے  
اسید کہ جناب بھی مذوری ہی خیال فرمائیں گے۔ والسلام

احقر حبیب الرحمن نائب مہتمم دارالعلوم

اقتباس خط جناب مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی

حضرت میر منظم دام بالغزوہ المجدد والکرم  
السلام علیکم

کل پدایون آگیا انبالہ کے لیے پارکاب ہوں  
 اٹھانہ در دقونجین مبتلا - واحد میان درم مگر و نوبت تپ میں صاحب فرارش ہیں  
 ہزاروں آفتین ہیں ایک ہم ہیں کچھ عجب ہم ہیں  
 آپ صرت دعائے کشش کریں۔ ابھی بظاہر حالت قدم اٹھنا شکل مگر قصد مستقل ہے۔  
 حاضر ہوا تو ۲۹ کی صبح یا ۲۸ کی شام کو پہونچوں گا۔ نہ پہونچ سکوں تو یہ سمجھ لیجیے کہ وقف تفکر و  
 و مبتلا سے مصائب ہوں

عبدالماجد

### اقتباس خط جناب موی معین الدین صاحب

ذوالمجد والکرم ، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کتب گرامی نے ممتاز فرمایا  
 محکو بیحد ندامت لاحق ہو رہی ہے کہ آپ محکو جلسہ کی شرکت کی دعوت دے رہے ہیں  
 اپنی مجبور یوں کی وجہ سے شرکت کا وعدہ نہیں کر سکتا۔ والسلام  
 فقیر معین الدین کان اللہ

نقل خط جناب موی حکیم ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ایم  
 بی۔ بی۔ ایس۔ (خلف مولانا حکیم سید عبدالکحی صنام رحم سابق ناظم ندوۃ العلماء  
 مکرم و محترم نیاز مندان عالیجناب نواب صاحب دامجہ

سلام سنوں کے بعد گزارش ہے کہ گرامی نامہ موصول ہوا میری متناہی کہ ندوۃ العلماء



اس اجلاس میں جو عرصہ دراز کے بعد لکھنؤ سے باہر ہو رہا ہے ضرور شریک ہوں مگر بیان  
 اگر ایسی پریشانیوں میں مبتلا رہا کہ شرکت مشکل معلوم ہوتی ہے میرے بھائیوں اور لڑکی  
 کو یکے بعد دیگرے منویا ہوتا رہا اور میں بھی کچھ علیل ہو گیا کئی سہل لینے کے بعد طبیعت درست  
 ہوئی۔ اب خدا کے فضل سے سب اچھے ہیں۔ ان پریشانیوں کی وجہ سے اتنی یکسوئی حاصل  
 ہو سکی کہ جناب کی فرمائش کا اکیلی کچھ لکھ سکتا اس لیے اور بھی اپنی شرکت اتنی ضروری  
 نہیں سمجھتا دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو کامیاب فرمائے اور مدوۃ العلماء کے غرض  
 و مقاصد پورے کر کے مسلمانوں کو فلاح دارین سے بہرہ اندوز کرے۔

نیا زمند

عبدالعلی

۲۱۔ نومبر ۱۹۲۵ء ازوارہ شاہ علم اللہؒ راس بریلی

اقتباس خط جناب نواب محمد عمر دراز علیخان صاحب  
 رئیس کرناٹ

۲۷۔ نومبر ۱۹۲۵ء

کرناٹ

میر صاحب مجمع خلافت زاد لطفہ۔ السلام علیکم

مہربانی نامہ دستی پہنچا ایک ماہ سے زائد ہوا کہ میری طبیعت خراب ہے ورنہ میں  
 ضرور شریک جلسہ ندوۃ العلماء ہوتا مجھے خود اس کا افسوس ہے کہ اتنے قریب مسلمانوں کا  
 مجمع ہوا اور میں شریک نہ ہوں۔ دعا ہے کہ یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام کو پہنچے۔ محمد دراز علی

## نقل خط جناب نواب محمد سجاد علی خان صاحب رئیس کرنال

۲۶۔ نومبر ۱۹۲۵ء

کرنال

مکرم بندہ جناب میر صاحب۔ السلام علیکم۔

آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲۰۔ نومبر وصول ہوا مجھے نہایت افسوس ہے کہ بوجہ  
ناسازی طبع میں ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسہ میں ۲۸۔ ۲۹۔ نومبر کو شرکت سے معذور  
ہوں دعا ہے کہ خداوند کریم جلسہ کو کامیاب کرے اور جملہ ان اصحاب کو جو ایسے متبرک جلسہ کے  
کامیاب بنانے میں کوشش کریں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین  
سجاد علی خان

نقل مراسلہ جناب اختر یا جنگ بہادر مولوی لطیف احمد صاحب اختر  
مینائی معتمد و ناظم امور مذہبی سرکار عالی حیدر آباد دکن

منجانب معتمد و ناظم امور مذہبی سرکار عالی { نسبت شرکت جلسہ ندوۃ العلماء  
خدمت جناب ناظم صاحب ندوۃ العلماء لکھنؤ

بمقدمہ صدر نگارش ہے کہ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں حصول رخصت کا موقع لحاظ کارگزاری  
نہیں ہے ورنہ ضرور شرکت سے سرت حاصل کی جاتی۔ فقط

محمد نجم الدین  
مدکار ناظم و مستند

# نقل خط جناب مولوی عبید الرحمن خان صاحب شروانی۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ آنریری مجسٹریٹ رئیس حبیب گنج ضلع علیگڑھ

جناب مکرمی و مظلومی نواب صفی الدولہ حاکم الملک صاحب، الطافہ - سلام سنت اسلام  
بعد واپسی دہلی نامہ سامی مورخہ ۱۔ نومبر ۱۹۲۵ء مجھے ۲۵ ماہ مذکور کو یہاں ملایا دآوری کا  
شکریہ ادا کرتا ہوں ضابطہ کا دعوت نامہ پیشتر موصول ہوا تھا میرا ارادہ امسال سالانہ اجلاس  
ندوۃ العلماء دین شرکت کرنے کا مصمم تھا لیکن جناب ہشیرہ صاحبہ کی علالت کی وجہ سے پورے  
ایک ہفتہ مجھے دلی میں قیام کرنا پڑا اور وہاں سے واپسی پر مجھ کا ارادہ ہوا کہ باوجود  
کامل میں روانہ نہیں ہو سکا نیز بعض خانگی وجوہ بھی ایسے درپیش ہوئیں کہ ارادہ پورا نہیں  
ہو سکا اور اجلاس میں شریک نہ ہونے کی حسرت ہی باقی رہی۔

آئندہ سال کے اجلاس کے متعلق مناسب فیصلہ کیا گیا ہو گا براہ کرم واپسی ڈاک  
فیصلہ مذکور سے آگاہ فرمائیے۔ شکریہ گزار ہوں گا۔

امید کہ اس عرصہ کے پہنچنے تک آپ بخیریت مکان واپس آگئے ہوں گے  
اور ندوۃ العلماء کا سالانہ اجلاس ہر نوع کامیاب رہا ہو گا۔

خاکسار

محمد عبید الرحمن حبیب گنج

۲۸ نومبر ۱۹۲۵ء

## نقل خط جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے سابق نمبر کونسل ریاست بھاول پور

بھاول پور ۲۷۔ نومبر ۱۹۷۷ء

حضرت مخدومی زاد مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مین شمولیت جاسکے لے بالکل تیار تھا اور آج پہنچ بھی گیا ہوتا مگر آج چوتھا دن ہے کہ میری  
بھینھی بیمار ہے درگزر ہوا ہے آج اسوقت تک اسکی طبیعت ایسی درست نہیں ہوئی کہ میں  
سفر پر نکلوں مجھے عدم شرکت کی محرومی کا سخت ہی افسوس ہے عرف ربی بفسخ العزائم۔  
سابقہ چندہ کاروبار پہ بھی ساتھ لاتا۔ مگر اب انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے لکھنؤ واپس پہنچنے پر بذریعہ  
منی آرڈر بھیجوں گا بخیر خدمت مخدومی حضرت مولانا سر سید خیم بخش صاحب بہادر میری معذوری  
کا ذکر فرمادیجیے۔ والسلام مع الکرام

بندہ محمد دین

## اقتباس خط جناب خان بہادر مولوی علی الغنی صفا وکیل کرناٹ

کرناٹ۔ ۲۷۔ نومبر ۱۹۷۷ء

بھائی صاحب۔ السلام علیکم، میں نے مؤردستی کے واسطے کھلوا دیا تھا اسوقت تک کہ ست  
نہیں ہوا، علاوہ اسکے ایک چھوڑا اکل آیا ہے جسکی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہوں، بشرطیکہ  
چھوڑا چھوٹ گیا، یکشنبہ کو شرکت کی کوشش کروں گا۔ والسلام  
نیازمند  
عبد الغنی

افسوس ہے کہ جناب شیخ الملک مولوی حکیم حافظ محمد اجل خان صاحب رئیس دہلی،  
مولانا عبد القادر صاحب قصوری، حاجی محمد موسیٰ خان صاحب یکس دتاؤلی اور سید جالب صاحب  
دہلوی اڈیٹر روزنامہ ہمد کے خطوط دستیاب نہیں ہو سکے اس واسطے میں انکے اقتباسات  
دینے سے مجبور ہو گیا۔

انکے علاوہ اور بھی بہت سے چند محترم دوستوں نے مذرت ظاہر فرمائی تھی میں  
انکی شکرگزاری پر اس سلسلہ بیان کو ختم کرتا ہوں،  
اسکے بعد پھر تعزیت کی مندرجہ ذیل تجویزین صدارت کی جانب سے پیش ہوئیں۔

### تجویز نمبر ۱

(ب) یہ جلسہ اپنے دلی رنج کا اظہار مولوی عبد اللہ صاحب انصاری ناظم دینیات علم پورہ  
کی رحلت پر کرتا ہے، مرحوم ابتداء سے ندوۃ العلماء کے ارکان اور ہمدردان میں شامل تھے  
اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے،

### تجویز نمبر ۲

(ج) یہ جلسہ دلی سائنس مولوی مفتی محمد رفیع صاحب ہندو کے اشتغال پر ظاہر کرتا ہے مرحوم دارالعلوم  
ندوۃ العلماء کے طالب علم تھے اور فارغ التحصیل ہو کر دارالعلوم میں انھوں نے نمایاں قابلیت  
کے ساتھ ادب عربی کا درس دیا اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو نعمت آخرت سے، اے  
سندے،

یہ دونوں تجویزین بھی بالاتفاق منظور ہوئیں اور تمام حاضرین بالاتفاق دعائے مغفرت مانگی،

جن الفاظ میں ان دونوں قابلِ قدر ہستیوں کی رحلت پر اظہارِ افسوس کیا گیا ہے حقیقت  
 اسکے وہ سخت تھے، خصوصاً مولوی مفتی محمد یوسف صاحب ندوی کا عفوانِ شباب میں ہم سب کو  
 داغِ مفارقت دینا سخت دل آستوبِ منظر تھا اور آپ لوگوں کی وفات سے جو نقصانِ ندوہ کو  
 پہونچا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی تلافی فرمائے اور مرحومین کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے،  
 جب اس ماتم سے فرصت ہوئی اور دلوں میں کچھ سکون پیدا ہوا تو حسبِ ارشادِ صدیقین،  
 خاکسار نے بحیثیت ناظمِ ندوۃ العلماء و دارالعلوم کی سالانہ رپورٹ پھر سنائی جو حسبِ یل ہے۔

## رپورٹ سالانہ ندوۃ العلماء و دارالعلوم

(نوشتہ جنابِ صفی الدولہ حاتم الملک شمس العلماء نوابِ لوی سید محمد علی حسن خاں صاحبِ ناظمِ ندوۃ العلماء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد والہ و صحبہ و سلم

جنابِ صدر انجمن! علمائے کرام! ارکانِ انتظامیہ ندوۃ العلماء و معزز حاضرین!  
 ابھی گزشتہ مارج میں ندوۃ العلماء کا جلسہ سالانہ جس اسلامی شان و شوکت کے ساتھ منعقد  
 ہوا تھا اور ارکانِ انتظامیہ ندوۃ العلماء کے ایک صدر ابراہیم صاحب بزرگان و محترمانِ قیوم  
 ملت نے جس بے نظیر ہمدردی اور خلوص اور جوش کے ساتھ لبیک کہی اور جس شاندار  
 مخلصانہ طریقہ سے حمیتِ اسلامی، غیرتِ قومی اور معارفِ نوازی کا ثبوت دیا وہ نہ صرف  
 ہمارے دلوں پر بلکہ تاریخِ ندوۃ العلماء کے صفحات پر ہمیشہ منقوش رہے گا اور آئندہ نسلیں  
 اس کو دلی محبت اور شکرِ گزاری و خیر و مبارکات کے ساتھ ادب و احترام کی نگاہ سے دیکھ کر اتریں گی

آپ حضرات چونکہ ندوۃ العلما کے اعراض و مقاصد سے بخوبی واقف ہیں اس لیے انکی تصریح کی یہاں ضرورت نہیں، صرف اس قدر عرض کروں گا کافی ہے کہ اس نصف صدی میں رہنمایان قوم و ملت نے اپنی ان تھک کوشش و جانفشانی سے اس وقت تک جس قدر اسباب ترقی قوم و ملت کے دریافت کیے اور ان کا پتہ لگایا ہے ان سب کا مجموعہ لمبا طویل و ندوۃ العلما کے مختصر کمر جامع اعراض و مقاصد میں مضمر اور موجود ہے اور یہ ہی وہ چیز ہے جس نے مشاہیر علماء، روشن ضمیر مشائخ، زمانہ شناس تعلیم یافتہ جماعت، رہنمایان قوم اور معارف و رؤساء ملت کی توجہ کو جذب کر لیا ہے اور جس کا جانفز انظارہ آپ سب حضرات گزشتہ جلسہ سالانہ میں اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرما چکے ہیں،

بائیں ہمہ ظاہر ہے کہ جو کام جمہور اہم اور گران قدر ہوتا ہے اُس کی تکمیل کے لیے بھی سیدقا زیادہ کامل توجہ، سرگرمی، مستعدی اور فیاضانہ امداد کی ضرورت ہوتی ہے،

میں دیکھتا ہوں کہ ندوۃ العلما کے دارالعلوم کی نامکمل عمارت اور اُس کی روز افزون ضرورتیں ملک کے سامنے ہیں لیکن افسوس ہے کہ وہ کسی طرح پوری نہیں ہوتیں، اسکی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہمارے فیاض اور سیر چشم محترمان قوم کے دلوں میں اُس کی اہمیت و عظمت کا پورا احساس جیسا کہ چاہیے ہنوز جاگزیں نہیں ہوا ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ کسی قدر ہماری بھی کوتاہی ہے کہ ہم کو ندوۃ العلما کے اعراض و مقاصد جلیلہ کی جس پر زور طریقہ کے ساتھ اشاعت کرنی چاہیے تھی وہ نہ کر سکے بہر حال ہمارے لیے اور بزرگان قوم کیلئے تلافی یافتہ کا اب بھی کافی موقع حاصل ہے،

حضرات! آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں ندوۃ العلما کا یہ اجلاس دوسری مرتبہ بائیس برس کے بعد ہو رہا ہے، اس سے پہلے پنجاب کے مشہور شہر امرتسر میں ندوۃ العلما کا اجلاس نہم

اکتوبر ۱۹۷۹ء میں ہوا تھا، اس وقت پنجاب کے زندہ دل، دردمند، زمانہ سے اجبر اور مقتدر حضرات نے جھڈر گرجو جی اور خلوص کے ساتھ ندوۃ العلماء کا خیر مقدم کیا تھا اس کی شاندار یاد اب تک دلوں میں تازہ اور موجزن ہے،

حضرت! یہ ندوۃ العلماء کی خوش قسمتی ہے کہ پنجاب کے دردمند اور مقتدر حضرات نے اسکو دوسری مرتبہ دعوت دی ہے اور اس کا یہ اجلاس ایسے صوبہ کی سر زمین پر دوبارہ منعقد ہو رہا ہے جس کی آب و ہوا میں قومیت اور زمانہ شناسی کی ایک نبردست ہمہ گیر طاقت ہے اور کیا عجب ہے کہ یہ قدرتی طاقت قوم کے دلوں سے برسوں کی مردہ دلی کو فنا کر کے ندوۃ العلماء کی آئندہ زندگی کو حیات جاوید کا مردن اور خوشگوار بنا دے،

سارے کے نکلواست از بہار ش پیدا است

اللہ اکبر! ابھی حال میں ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ کئی سال تک یکے بعد دیگرے ندوۃ العلماء کا اجلاس ملتوی ہوتا رہا اور بفضلہ تعالیٰ ایک زمانہ اب ایسا آیا ہے کہ کئی سال بھی پورا نہیں ہوا ہے کہ اس کا اجلاس سب سے بیان منعقد ہو رہا ہے۔

میرے محترم دوست اور ندوۃ العلماء کے رکن انتظامی جناب سید غلام بھیک صاحب نیئرنگ بی۔ اے۔ ایل۔ بی۔ ڈیکل بائیگورٹ (صدر مجلس استقبالیہ اجلاس سترم ندوۃ العلماء) اپنے دل میں ایک ایسا درد رکھتے ہیں جس کے اثرات ظاہر ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ اجلاس انھیں کی توجہ فرمائی کا رہن منت ہے،

برین رواق زبرد نشہ اندہ زر کہ جز نکوئی اہل کرم سخا ہر ماند



## یاد رفتگان

گزشتہ اجلاس نوزہم ندوۃ العلماء میں بہت سی قابل قدر ہستیوں کا قومی نام  
کیا جا چکا ہے، جن کے رنج و غم سے ہنوز دل لبریز ہے،

آہ! ابھی ساں بھی پورا نہیں بچا تھا اور اُن لوگوں کی جدائی کے داغ مٹنے بھی نہ پائے  
تھے کہ مولوی عبداللہ صاحب انصاری ناظم دینیات سلم یونیورسٹی علیگڑھ، رکن انتظامی  
ندوۃ العلماء نے اپنے انتقال پر طلال کا ایک تازہ داغ اور دیا اور اپنی دائمی مفارقت سے  
ہم سب لوگوں کے دلوں کو محسوس کر گئے۔ - انا للہ وانا الیہ راجعون -

مولانا مرحوم کا علم و فضل، زہد و تقویٰ، اور دیگر بزرگی کے صفات اُن میں ایسے تھے  
جن کو بہتوں کا بہن دھونڈھین گئی، افسوس کہ رفتہ رفتہ کیسے کیسے منتخب روزگار علماء  
بہمین سے مفقود ہوتے جاتے ہیں اور اُن کا کوئی صحیح جانشین نہیں پیدا ہوتا۔

حضرات! اسی قسم کا دوسرا اندوہناک حادثہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے سرمایہ نامہ  
فرزند مولوی مفتی محمد یوسف صاحب انصاری ادیب دارالعلوم کی رحلت جاگسل کا ہے  
جو ہم اگست ۱۹۷۲ء کی شام کو چند روز کی مسلسل علالت کے بعد ہم سب لوگوں کو  
داغ جدائی دے گئے،

مرحوم نہایت پاک طینت، فرشتہ خصلت، نیک نفس اور عربی فن ادب کے ایک  
ہونا فراصل تھے، - یہ دارالعلوم کی قیمتی ہے کہ اُن کے علم و فضل سے طلباء دارالعلوم  
ہمیشہ کے واسطے محروم ہو گئے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان برگزیدہ صفات  
لوگوں کی مغفرت فرمائے اور اپنے چار رحمت میں جاگے۔

## جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء

گزشتہ اجلاس سالانہ کے بعد دومرتبہ مجلس انتظامی کا جلسہ طلب کیا گیا، پہلا جلسہ ۱۷-۸-۱۹۲۵ء کو منعقد ہوا جس میں اجلاس ستم ندوۃ العلماء کا دعوت نامہ - بجٹ ۲۶۰۲۵۰۰۰ء تعمیر دارالاقامہ کا اسٹمٹ اور نقشہ، مسودہ دستور العمل کتب خانہ کی منظوریان حاصل کی گئیں،

علاوہ اس کے ارکان انتظامیہ اور معتمد مال کے انتخابات کی کاروائی عمل میں آئی اور مجھے مسرت ہے کہ اکثر بہترین ارکان منتخب ہوئے ہیں اور معتمد مال کا انتخاب ہمارے محترم کرم فرما جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کا کوری کے حق میں ہوا ہے، مجھے امید ہے کہ آپ کا انتخاب ندوۃ العلماء کے لیے مفید ثابت ہوگا اور جناب مدوح اس کی مالی حالت کو بہتر سے بہتر بنانے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔

علاوہ ان سب باتوں کے اندرونی نظم و نسق سے متعلق متفرق امور طے ہوئے ہیں، دوسرا جلسہ ۲۷ نومبر ۱۹۲۵ء کو منعقد ہوا، جس میں اندرونی انتظامی امور اور دستور العمل سے متعلق باتیں طے ہوئیں،

## مجلس نظامت

مجلس نظامت کا ایک غیر معمولی جلسہ یکم دسمبر ۱۹۲۵ء کو طلب کیا گیا، جس میں طلباء دارالعلوم کی بعض شکایتوں اور ان کے قیام وغیرہ کے انتظام کے متعلق

امور پیش ہوتے اور غور و بحث کے بعد ان سب باتوں کا انتظام اور قابل اطمینان طریقہ پر اسناد کر دیا گیا،

## کتاب خانہ

کتاب خانہ کا انتظام بدستور سابق ہے اور اس قلیل مدت میں کوئی جدید معقول اضافہ کتابوں کا نہیں ہوا، مرمت و جلد بندی کا کام پابندی کے ساتھ ہو رہا ہے، مزید الماریوں کی شدید ضرورت ہے جسکی تیاری اور فراہمی کی فکر غالب ہے،

## تعمیرات

یہ محکمہ بھی بند پڑا ہے سب سے زیادہ ضرورت تعمیر دارالاقامہ کی ہے، اس مکان جو کچھ روپیہ ندوۃ العلماء کے خزانہ میں موجود ہے اُس سے کام شروع کرنے کا خیال تھا اور اسی وجہ سے نقشہ اور جدید تھیمہ بنوایا گیا تھا جو جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۹۲۵ء اکتوبر ۱۹۲۵ء میں پیش ہو کر منظور ہوا مگر افسوس ہے کہ اس جلسہ نے اس تھیمہ اور نقشہ کو منظور کرتے ہوئے یہ بھی طے کر دیا کہ جب تک پچاس لاکھ روپیہ اس مکان ندوہ کے خزانہ میں جمع نہ ہو جائے تعمیر کا کام شروع نہ کیا جائے اس وجہ سے مجبوراً کام شروع نہیں کرایا گیا، دوسرے جلسہ انتظامیہ میں اس تجویز پر نظر ثانی ہوئی اور بالاتفاق یہ قرار پایا کہ جس قدر روپیہ اس مکان موجود ہے اُس سے جتنے کمزور بن سکیں اُن کے بنوانے کا انتظام کیا جائے

اور چون رقم وصول ہوتی جاتے اُس کی تعمیر کو وسیع کیا جائے اس تجویز کی تعمیل میں بظاہر کوئی امر اب مانع نہیں ہے اس لیے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد کام شروع کروایا جائیگا اور اب یہ تجویز قرار پائی ہے کہ کمرون کی تعمیر دو قسم پر مبنی ہوگی، ایک قسم کے وہ کمرے ہوں گے جنکی لاگت حسب اعلان سابق پندرہ سو روپیہ ہوگی اور دوسری قسم کے وہ کمرے ہیں جنکی لاگت تقریباً ساڑھے تین ہزار روپیہ ہوگی،

## اجلاس نوزدہم ندوۃ العلماء مارچ ۱۹۲۵ء کی

### تجزین

اجلاس نوزدہم ندوۃ العلماء میں جو تجزین منظور ہوئی تھیں اُن میں سے تجزیہ نمبر ۱۰ سے عملی تھیں اور اس لیے اس قابل ہیں کہ اُن پر تفصیل کے ساتھ تبصرہ کیا جائے اس لیے سب سے پہلے میں تجزیہ نمبر ۱ کو لیتا ہوں جو حسب ذیل الفاظ میں منظور ہوئی تھیں۔

### تجزیہ نمبر ۱

ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے دارالافتاء کی تعمیر کے لیے ہر صوبہ سے کم از کم دس ایسے کمروں کے بنوانے کی درخواست کرتا ہے جن میں ہر کمرہ میں تین طالب رہ سکیں، ہر کمرہ کی لاگت ڈیڑھ ہزار ہوگی اور مجموعی دس کمروں کی پوری لاگت پندرہ ہزار ہوگی، امید ہے کہ ہر صوبہ کے مسلمان اپنے اپنے صوبہ کی طرف سے دارالافتاء کی تعمیر کے لیے پندرہ ہزار کی رقم

میا کریں گے، اس رقم کی فراہمی کے لیے ہر صوبہ میں وفد بھیجا جائے، جس میں ہر صوبہ کے اندر کام کرنے کے لیے اُس صوبہ کے چند مقامی اشخاص کو بھی شریک کر لیا جائے،

اس سنجیدہ کو عملی شکل میں لانے کے لیے مختلف صوبوں کے دورے شروع کیے گئے اور اب تک جاری ہیں، اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب میمن کا کردی نے جنگلی معیت میں مولانا غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء بھی تھے گرمی اور لون کے زمانہ میں اصلاح اودھ کا دورہ فرمایا اور چند دنوں کے دورہ میں اٹھارہ سو (۸۰۰) کچھ زائد نقد وصول فرمایا اور دو ہزار روپیہ کے وعدے لیے لیکن افسوس ہے کہ ملوث حالات کو دیکھ کر بقضائے وقت دورہ کو ملتوی فرمادیا،

جناب ممدوح کو ہر وقت اسکی فکر غالب ہے کہ جن ہی حالت موافق ہوگی اس سلسلہ کو پھر شروع فرمائیں گے اور گرد و پیش کے تمام حالات پر نظر کرتے ہوئے مجبوراً اس کی تفریق ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دس ہزار روپیہ آپ بآسانی فراہم کر لیں گے،



اسی طرح صوبہ بہار کا دورہ جناب محترم مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے فرمایا اور برسات کے دنوں میں خرابی اور دقت سے دیہاتوں کا دورہ کر کے جو کچھ بھی وصول کیا وہ عنایت ہی عنیت معلوم ہوتا ہے، آپ نے بھی موسم کے ناموافق ہونے کی وجہ سے مجبوراً اپنے دورہ کو ملتوی فرمادیا،

آپ کے ذریعے سے اب تک جو رقم وصول ہو چکی ہے اُس کی میزان (۲۶۰۰ روپیہ) دو ہزار چھ سو ساٹھ روپیہ چھ آنے ہے،



صدر بہیسی، گجرات اور اُس کے مضافات کا دورہ جناب محترم مولانا شوکت علی صاحب سکرٹری مرکزی خلافت کمیٹی اور جناب مولانا مسعود علی صاحب نے فرمایا اور مبلغ (۲۹ لاکھ) چھ ہزار آنحضرت وہیہ سات آنے آپ کے ذریعہ سے وصول ہوئے۔ اسی کے ساتھ تجلویہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جناب مولانا شوکت علی صاحب نے اس دورہ میں بڑی بڑی تکلیفیں برداشت فرمائی ہیں بہیسی اور گجرات کے مضافات کے دورہ میں میلون آپ کو پیدل بھی چلتا پڑا،

یہ آپ کا سچا اسلامی جذبہ تھا جس کی دھن میں آپ نے ایسی تکلیف گوارا فرمائی،  
اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

بہر حال ان بڑی بڑی رقموں کے علاوہ متفرق طور سے بھی کچھ رقمیں وصول ہوئی ہیں جنکو ملا کر (۵۱ لاکھ) دس ہزار چھ سو تیرہ آنے اب تک وصول ہو چکے ہیں، اور مبلغ دس ہزار روپیہ جناب نواب صدر یار جنگ بہادر کے ذریعہ سے موعودین جن کے جلد وصول ہو جانے کی امید ہے،

بہیسی سے اور بھی بڑی بڑی رقمیں وصول ہو جائیں گے افسوس ہے کہ وہ اب بھی حالات کے ناموافق ہونے کے باعث جمیو کا کام کو بند کر دینا پڑا،

یہ عجب سودا اتفاق ہے کہ ہر جگہ ایک سی حالت پیش آئی اور جہاں جہاں دورہ کا کام شروع کیا گیا وہاں اُسکو ملتوی کر دینا پڑا۔

افسوس ہے کہ اور صوبوں میں تنگی وقت کے سبب ہنوز کوئی کوشش عمل میں نہیں آئی اگر نذدۃ العلماء کا یہ اجلاس پورے ایک سال کے بعد ہوتا تو وقت یقیناً اور صوبوں کے متعلق بھی مقول تعداد چندہ کی دکھائی جاسکتی،

چونکہ اس تجویز کی تکمیل نہیں ہوئی ہے اس واسطے آئندہ بھی اس کی کارروائی جاری رہے گی

تجویز نمبر ۷۔ مندرجہ ذیل منظور ہوئی تھی،

### تجویز نمبر ۷

دارالعلوم کے شبہائے تعلیم میں ایک تبلیغی درجہ قائم کیا جائے جو لائق مبلغین پیدا کرے اور تبلیغ کے لیے ضروری رسائل و کتب مہیا کرتا رہے بشرطیکہ تبلیغی انجمنیں اور ہمدرد افراد قوم ضروری سامان مہیا کرنے کا ذمہ لیں،

اس میں شک نہیں کہ یہ تجویز نہایت ضروری، نہایت کارآمد اور نہایت مفید تھی اور ہے لیکن اصل سوال سرمایہ اور روپیہ کا ہے، ندوۃ العلماء کی مالی حالت موجودہ نظام کے بارے کی بھی تحمل نہیں ہے اور اس کا برقرار رکھنا ہی دشوار سے دشوار تر نظر آ رہا ہے، ایسی حالت میں اس تجویز کو عملی شکل میں لانے کے لیے کسی طرح جرأت اور ہمت نہیں ہوتی،

لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا

### وظائف

گزشتہ رپورٹ میں وظائف کی جانب توجہ دلائی گئی تھی، خدا کا شکر ہے کہ فی کمال اس کی طرف سے اطمینان پیدا ہو گیا اور دردمند مسلمانوں کو اس کا احساس ہونے لگا ہے کہ درحقیقت عربی خوان طالب علموں کو وظائف دینا اور ان کو علم دین سے بہرہ اندوز

کر دینا فارغ البال اور ذی قدرت مسلمانوں کی زندگی کا جزو لاینفک ہے، خدا کرے کہ ان کا یہ احساس دائمی ہو، میں کسی قدر مسرت کے ساتھ اس کا اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ بچائے بچیس وظائف کے اس مرتبہ میں وظیفے عام کر دیئے ہیں اور اسکے علاوہ آٹھ خاص وظیفے دیئے جا رہے ہیں،

یعنی مقابلہ سالگرہ کے تیرہ وظیفوں کا اس مرتبہ اضافہ کیا گیا ہے اور حاجت مند طلبہ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ لیکن باوجود اس اضافہ کے بھی بہت سے حاجت مند طلبہ کی درخواستیں بڑی حسرت کے ساتھ مسترد کر دینا پڑیں، ضرورت اس کی ہے کہ جہاں تک بھی ممکن ہو اس صیفہ کا دائرہ وسیع کیا جائے اور ملک سے اُس کے واسطے کافی امداد حاصل ہو۔

## دارالعلوم کا انصاب تعلیم

ترمیم اور اصلاح انصاب کا مسئلہ ایسا اہم بالشان ہے کہ اسی قیام کی ترقی اور نوال کا دار و مدار ہے اور اسی وجہ سے قدیم انصاب تعلیم کو زمانہ حال کے مطابق بنانا کمال خیال سے پہلے بانیان ندوۃ العلماء کو محسوس ہوا اور ابتدا سے قیام ندوۃ العلماء سے لیکر اس وقت تک جو کم و بیش تیس سال کا زمانہ ہوتا ہے وقتاً فوقتاً برابر اُس میں ترمیمیں ہوتی رہی ہیں اور اُس کے مطابق تعلیم کا انتظام اور بندوبست ہوتا رہا ہے، گزشتہ مجلس سالانہ کے موقع پر اس بات کا پُر زور مطالبہ کیا گیا تھا کہ دارالعلوم کا انصاب تعلیم اصلاح و ترمیم کا محتاج ہے،

اس وقت انصاب تعلیمی برابر اسپر غور کر رہی ہے اور جناب مولانا سید سلیمان صاحب مقہد



دارالعلوم نے نصاب جدید محترم ارکان کی خدمت میں روانہ کر دیا ہے چونکہ ابھی تک تھقہ فیصلہ نہیں ہوا ہے اس لیے بالفعل صرف تین ابتدائی درجوں کے نصاب میں ہرنگامی طور پر ترمیم کرومی گئی ہے اور اس بات کی توقع ہے کہ اس مرتبہ جو نصاب تسلیم مرتب ہوگا وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر پہلو سے مکمل اور مفید ہوگا اور غالباً ایک عرصہ تک اس میں تغیر و تبدل کی ضرورت نہ پڑے گی اور امید ہے کہ آخرا زجون ۱۳۵۷ء سے اسکے مطابق تعلیم شروع ہو جائیگی۔

## تعلیمی حالت

اور

### دارالاقامہ کی ضرورت

تعلیمی حالت جیسے پہلے تھی ویسی ہی اب بھی ہے اور تعلیم کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش جس طرح پہلے تھی اسی طرح اب بھی جاری ہے۔

ہر فن کے ماہر اساتذہ موجود ہیں، طلبہ کا اضافہ بھی برابر ہو رہا ہے، جس کا اندازہ حسب ذیل نقشہ سے ظاہر ہوگا، لیکن تعلیم و تربیت کے خاطر خواہ انتظام میں جو چیز عامل ہے وہ دارالاقامہ (بورڈنگ ہوس) کی کمی ہے،

اگر خدا کا فضل شامل حال ہو اور طلبہ کے رہنے کے واسطے کمر تیار ہو جائیں (جیسی کہ تجویز ہے) تو بہت سی مشکلات اور شکایات خود بخود دفع ہو جائیگی،

### نقشہ تعداد طلبہ

میزان  
۱۶۵

غیر مستطیع  
۳۰

مستطیع  
۱۳۵

غیر بورڈ  
۲۴

بورڈ  
۱۳۱

## نتائج امتحان سالانہ مارچ ۱۹۲۵ء

مارچ ۱۹۲۵ء میں جو سالانہ امتحان ہوا تھا اُس میں حسب مندرجہ ذیل تیرہ طلبہ فارغ التحصیل ہو کر نکلے ہیں،

- (۱) مولوی محمد عقیل حسنا ولد مولانا ابو الخیر صاحب جون پور
- (۲) مولوی عبدالرحمان حسنا کاشغری ولد عید صاحب کاشغر
- (۳) مولوی شاہ محمد جعفر صاحب ولد مولانا شاہ محمد یاق صاحب بستی قاری پھلوار سی شریف ضلع پٹنہ
- (۴) مولوی علی اعلیٰ صاحب ولد مولانا ابو الخیر صاحب جون پور
- (۵) مولوی محمد صابر صاحب لد عبد الحمید خان صاحب موضع سکس مضلع اعظم نڈھ
- (۶) مولوی حافظ محمد سلم حسنا ولد حافظ ابوالقاسم صاحب بہرائچ
- (۷) مولوی حافظ محمد بنیر حسنا ولد سید حسنا صاحب یحییٰ گنج لکھنؤ
- (۸) مولوی سید محمد حسنا ولد مولوی سید رحیم الدین صاحب جوم استھانوان ضلع پٹنہ
- (۹) مولوی احمد مصطفیٰ صاحب لد مولوی محمد صاحب دیاوان ضلع پٹنہ
- (۱۰) مولوی عبد الحمید حسنا پونوی ولد مولوی عبدالرحمان حسنا پونہ
- (۱۱) مولوی سید نذیر احمد صاحب لد سید نواب علی صاحب اہرولی سادات ضلع بارہ بنکی
- (۱۲) مولوی سید عبد السلام صاحب لد رسون بخش صاحب سترک ضلع بارہ بنکی
- (۱۳) مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب لد حکیم محمد اویس حسنا دیاوان ضلع پٹنہ

(صفی الدولہ حسام الملک) محمد علی حسن (خان)

ناظم ذمۃ العلماء۔ ۲۸ نومبر ۱۹۲۵ء

جب میں اپنی رپورٹ ختم کر چکا تو پھر صاحب صدر انجمن نے جناب منشی محمد احتشام علی صاحب  
رئیس معتد مال ندوۃ العلماء کا حاضرین سے تعارف کرایا اس کے بعد جناب منشی صاحب مہر و  
نصیحتہ مال ندوۃ العلماء کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اور گو شوارہ آمد و صرف ندوۃ العلماء بابۃ ۱۹۲۵ و ۲۶  
کی ایک ایک مد کو پڑھ کر سنایا۔ اور جلسہ سے اس کی منظوری طلب کی جبکہ تمام حاضرین نے منظور  
کیا اور رپورٹ اور گو شوارہ حسب ذیل ہے،

## رپورٹ صیغہ مال ندوۃ العلماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوشتہ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس معتد مال ندوۃ العلماء

ندوۃ العلماء اور دارالعلوم

کی

مالی حالت اور اسپتھرہ

اجلاس نوزد ہندوۃ العلماء میں آمد و صرف کے پانچ گو شوارے بابۃ ۱۹۲۵ و ۲۶

۱۹۲۳ء، ۱۹۲۴ء، ۱۹۲۵ء جو بعض منظوری پیش کیے گئے تھے ان پر تبصرہ کرتے ہوئے سب سے آخری گوشوارہ ۱۹۲۳ء کی بابت جن خیالات کا اظہار کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ ۳۱ مارچ ۱۹۲۴ء کو اگرچہ ندوۃ العلماء کے خزانہ میں مبلغ (۱۱۱۱۱۱۱) جمع تھی، لیکن اس کا بیشتر تعمیر دارالاقامہ، تعمیر مسجد اور سرمایہ محفوظہ کا ہے جس کو ندوۃ العلماء اور دارالعلوم کی روزمرہ ضرورتوں پر کسی طرح صرف نہیں کیا جاسکتا اور یہ کہ اخراجات کے مقابلہ میں آمدنی کی مقدار بہت کم ہے،

چونکہ اجلاس نوردہم کے زمانہ میں حسابی سال، تمام نہیں ہوا تھا اس واسطے ۱۹۲۴ء کا گوشوارہ اس وقت منظوری کے لیے پیش نہیں کیا جاسکا اور نہ سال زیر بیان کے آمد و صرفت کی نسبت تفصیل کے ساتھ بحث کی جاسکی،

اب یہ گوشوارہ جو جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۸-۱۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء کا منظور شدہ ہے، ضابطہ کی منظوری کے واسطے پیش کرتے ہوئے یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اُس وقت جن خیالات کا اظہار کیا گیا تھا وہ درحقیقت صحیح تھا،

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ منجملہ مبلغ (۱۱۱۱۱۱۱) کے (۱۱۱۱۱۱) طلباء دارالاقامہ کی فیس کے تھے جن کا حساب علیحدہ کر کے مستقل کھاتہ بھی امپریل بینک میں کھول دیا گیا ہے اور مبلغ (۱۱۱۱۱۱۱) تعمیر دارالاقامہ کا مبلغ (۱۱۱۱۱۱۱) سرمایہ محفوظہ کا مبلغ (۱۱۱۱۱۱۱) انجن المین کی امانت کا اس میں مخلوط ہے،

ان سب حسابوں کو علیحدہ کرنے کے بعد ندوۃ العلماء اور دارالعلوم کی روزمرہ ضرورتوں کے لیے دراصل صرف مبلغ (۱۱۱۱۱۱۱) کی توفیر تھی اور سال ۱۹۲۵ء میں واقعی آمدنی مبلغ (۱۱۱۱۱۱۱) ہوئی اور بقا بلکہ اس کے مبلغ (۱۱۱۱۱۱۱) کا واقعی صرفہ ہے۔

۲۲۹-۵۸-۶

پچھلی توفیر اور سالِ محترمہ کی آمدنی کو شامل کرنے کے بعد کل میزانِ مبلغ (۹۱۸-۱۳) کا صرفہ زیادہ ہے۔

علاوہ اس کے سند روانہ شدہ ۱۹۲۶ء کے بجٹ میں کم و بیش مبلغ پندرہ ہزار روپیہ کی کمی بمقابلہ آمدنی کے معلوم ہوتی ہے، یہ کمی روزمرہ کی معمولی ضرورتوں کے مقابلہ میں ہے۔ اس بجٹ کی آمدنی کی میزانِ مبلغ (۷۱۳) اور خرچ کی مبلغ (۷۱۳) (۷۱۳) ہے جس سے مندرجہ بالا بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ عمارت دارالعلوم کی تکمیل کے لیے ساٹھ ہزار روپیہ اور تعمیر دارالاقامہ کے واسطے تینتر ہزار کی ضرورت اور حاجت ہے، تعمیر مسجد کے لیے اس سے باقی علیحدہ اک کثیر رقم درکار ہے،

کسی قدر اس سے اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ گزشتہ اجلاس کے بعد سے اس وقت تک دس ہزار روپیہ سے زیادہ کی رقم باوجود حالات ناموافق ہونے کے تعمیر دارالاقامہ کے واسطے جمع ہو گئی ہے،

وظائف کے بڑھانے کی حاجت تھی، ایک حد تک اس میں کامیابی ہوئی۔ اور بجائے ۲۵ وظیفوں کے ۳۰ وظیفے کر دیے گئے ہیں اور وظائف خاص جو دیئے جا رہے ہیں وہ اس سے علیحدہ ہیں،

اگرچہ دشواری کا خدشہ تھا لیکن خدا کے فضل سے بعد منظوری بجٹ کے مزید ایک سو روپیہ ماہوار کے وظائف کی اطلاع آگئی،

سیوہ جمال محمد الدین صاحب مدرسی نے پچاس روپیہ ماہوار وظیفہ کے واسطے عنایت

فرمایا ہے جو بڑی شکرگزاری کا باعث ہے،  
 علاوہ اس کے فاطمہ بی بی ٹرسٹ بھی سے بیس بیس روپے ماہوار کے دو وظیفے منظور  
 ہوئے ہیں جو عنقریب جاری ہو جائیں گے،  
 اور درگاہ کی کمیٹی بہرائچ سے دس روپیہ ماہوار کا مزید ایک وظیفہ منظور ہوا ہے۔  
 اسی طرح مسرہ حید الدین شیرسر بہرائچ نے دس روپیہ ماہوار کا وظیفہ عنایت فرمایا ہے  
 یہ سب رقوم وہ ہیں جو بجٹ سنہ روان کی منظوری کے بعد حاصل ہوئی ہیں،  
 اور عام اعراض میں مبلغ تیس روپیہ ماہوار مستقل چودھری محمد دین صاحب رئیس امرتسر نے  
 مولانا غلام محمد صاحب شملوی کی کوشش سے جاری فرمایا ہے،



فصلنامه علمی و ادبی در زمینه‌های مختلف علمی و ادبی  
۱۳۹۵ تا ۱۴۰۲ هجری شمسی

السالمه	۱۳۹۰	۱	تخواه ملازمین ندوة العلماء
المعجم	۱۴۹-۱۳۶	۲	ڈاک ندوة العلماء
معجم	۹۵-۶۰۳	۳	منقرقات ندوة العلماء
سالنامه	۳۸۴-۶	۴	طبع ندوة العلماء
مالیه	۱۸۱-۵-۹	۵	مجملة مصارف جليلة سالانه
البايعه	۱۸۲۰	۶	تخواه وکلاء
مالیه	۴۵۹-۳	۷	سفر خرچ وکلاء
المعجم	۱۴-۱۵-۹	۸	سفر خرچ عمده داران
البايعه	۱۱۴۵۱۰-۳	۹	کتابخانه
البايعه	۲۰۸۵-۶-۶	۱۰	وظائف عام و خاص (مترجمه رقم کتبه)
مجموعه	۷۵-۲	۱۱	لباس طلباء غیر مستطیع
مالیه	۱۰۲۱۴-۴۹	۱۲	تخواه ملازمین دارالعلوم
مالیه	۲۱۵-۸	۱۳	طبع دارالعلوم
معجم	۳۲-۱۴-۶	۱۴	ڈاک دارالعلوم
صالحه	۵۹۶-۲-۳	۱۵	منقرقات سایر خرچ دارالعلوم
مالیه	۲۵۰	۱۶	فرنیچہ دارالعلوم
مالیه	۱۸۷-۴-۴	۱۷	لگان اراضی دارالعلوم
مالیه	۱۹۵-۱-۹	۱۸	مرتبہ صفائی دارالعلوم باوجود خیرات
مالیه	۹۶	۱۹	کرایہ میلا گاڑی
مالیه	۳۶	۲۰	دارالعلومات
مالیه	۳۴۸-۱۵-۶	۲۱	بقیہ تعمیر درس گاہ دارالعلوم
مالیه	۱۰۰	۲۲	بیمہ نفقہ خانم تعمیر دارالافتاء خیرات دارالافتاء
مالیه	۲۳۸۲۳-۱۳-۶	۲۳	میزان کل واقعی مصارف

سید عبدالعزیز ندوی  
مدیر ناظم ندوة العلماء  
محمد احسان علی  
انچارج منجمن دارالعلوم دہلی



سال بھر کی عملی کارروائیوں کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد مولوی عبدالرحمان صاحب ندوی نگرانی نے ”مقاصد ندوۃ العلماء“ ایک مؤثر اور دلگداز تقریر کی جس کو تمام حاضرین بڑی دلچسپی کے ساتھ سنا اور نہایت ہی محفوظ ہوئے،

اس تقریر میں مقرر نے روحانیت و مادیت کی جو کشمکش موجودہ زمانہ میں ہے اس پر تفصیل سے بحث کی اور بتایا کہ موجودہ زمانہ کی فضا اور تعلیم نے خیالات میں ہرجاں اور بے اطمینانی پیدا کر دی ہے، خصوصاً اسکول و کالج کے طلبہ زیادہ غیر مطمئن ہیں، الحاد و دہریت کے خیالات اور شکوک اُن کے دلوں میں ہیں لیکن وہ سوسائٹی کے خون سے اپنے خیالات ظاہر نہیں کرتے، بڑی عمر کے لوگوں میں بھی یہ خیالات پھیل رہے ہیں جو دہادوں کے کمرے کا قدرتی نتیجہ ہے، اسی سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ ہندوستان تمام مذاہب کا جنکشن ہے، اور یہاں مختلف مذاہب اور مختلف فلسفوں کا اثر پڑا ہے،

آپ نے بتایا کہ ہر قسم کے خیالات ملک میں شائع ہو رہے ہیں ہم طلبہ کو اس اثر کو بچانے کے مطالعہ سے روک نہیں سکتے نہ کتابوں کا شائع کرنا سہوار کیا جا سکتا ہے، لوگوں کو رہبر و ہادی کی تلاش ہے اور وہ اطمینان قلب کے متمنی ہیں لیکن وہ انکو میسر نہیں، آپ نے بتایا کہ ہم کو اپنے بزرگوں کی اُن کوششوں کو جو انھوں نے مذہب کی حمایت میں کیں حقیقت میں سمجھنا چاہیئے، اس زمانہ کے فلسفہ کے مقابلہ میں انھوں نے جو چیزیں پیش کیں وہ کافی تھیں لیکن اب حالات بدل گئے ہیں، آخر میں آپ نے اسلام کی حقیقی تعلیم پر بحث کر کے بتایا کہ آج بھی صرف اسلام ہی کی صحیح تعلیم لوگوں کے اطمینان قلب کا سامان ہم ہو چکا سکتی ہے اسکے علاوہ تمام تحریکیں مثلاً امپریزم اور بالشوویک تحریک فیل ہو چکی ہے، چونکہ وقت تنگ آئے گیا تھا اس واسطے آپ کو اپنی تقریر پر ختم کر دینا پڑی اور یہ اجلاس دل ۱۲ بجے کے بعد برخاست ہوا،

## اجلاس دوم

منفقہ ۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۷ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۲۵ء روز شنبہ

وقت

۲ بجے بعد دوپہر سے ۴ بجے پہر تک

حب معمول پھر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور سب سے پہلے جناب مولانا شاہ نظام الدین بھٹہری واعظ مالک محروسہ علیہ الصلوٰۃ حضور نظام نے تبرکاً چند آیتیں کلام مجید کی نہایت دردا انگیز احکامین تلاوت فرمائیں،

اسکے بعد ”میات قرانی“ پر جناب نواب صدر ریاجنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی مالک محروسہ علیہ الصلوٰۃ حضور نظام نے ایک جامع مانع اور پر مغز تقریر فرمائی جس سے حاضرین کے قلوب نہایت متاثر ہوئے

اس تقریر کی خوبی خود اس کا عنوان بتلا رہی ہے نواب صدر ریاجنگ بہادر جس حسن اسلوب سے ایک ایک بات کو واضح کر کے دلنشین کر رہے تھے اُس کی تعریف سے میری زبان قاصر ہے،

آپ کی یہ تقریر کامل دو گھنٹے جاری رہ کر ۴ بجے پہر کو ختم ہوئی اس کے بعد اجلاس برخاست ہوا اور حسب معمول آٹھ بجے شب کے عطف کے جلسہ عام کا اعلان کیا گیا،

## اجلاس سوم

منقذہ ۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۰۵ء کے کتبہ

وقت

۹ بجے قبل دوپہر سے ۲ بجے دوپہر تک

جلسہ کی کارروائی شکیک ۹ بجے شروع ہوئی اور سب سے پہلے مولانا قاری عبد السلام صاحب عباسی نے قرآن کریم کی چند آیتیں تیر کا ایک پروردگار میں تلاوت فرمائیں پھر ایک نابینا حافظ صاحب کھڑے ہوئے اور نہایت خوش الحانی کے ساتھ ایک نعتیہ نظم پڑھی جس سے حاضرین مسرت بہت ہی محفوظ ہو رہے تھے اسکے بعد مولوی عبد الحمید صاحب معلم دار العلوم ندوۃ العلماء نے "اتحاد اور اخوت اسلامی کی ضرورت پر" تقریر کی اور بتایا کہ اسلام نے مسلمانوں کو واعتمدہوا بحبل اللہ جمیعہ کی تعلیم دی ہے اور یہ اسلام ہی کا اثر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام میں باہم اخوت و محبت تھی اور تمام مسلمان جبر و احکام رکھتے تھے، یہ ایسی بڑی نعمت تھی کہ خود اللہ عزوجل نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے مسلمانوں کو یاد دلائی اور فرمایا اذکر و نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم لیکن آج یہ حالت ہے کہ ہم مسلمانوں میں صد باجماعتیں مختلف ناموں سے موسوم ہیں مثلاً سنی، شیعہ، حنفی، شافعی، قادیانی وغیرہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اسلام کی صحیح تعلیم

اور اصلی راستہ ہے، ہٹ گئے ہیں کیونکہ اسلام کی تعلیم تو یہ تھی کہ المومن للمومن کا لبیان الحق  
اس افتراق و اختلاف کا نتیجہ ہے کہ ہماری قوتیں پر اگندہ ہو گئیں اور جو قوتیں کبھی ہمارے  
قدموں پر گرتی اور لوہا مانتی تھیں آج وہ ہم پر حملہ آور ہیں اس سے مسلمانوں کو عبرت حاصل  
کرنا چاہیئے۔

اسکے بعد آپ نے عام مسلمانوں اور علما سے درخواست کی کہ وہ مسلمانوں کے باہمی  
اختلاف اور افتراق سے بچانے کی کوشش کریں تاکہ اُن میں از سر نو زندگی اور طاقت پیدا ہو،

اسکے بعد مولانا سید مناظر احسن صاحب (گیلانوی بہاری) پروفیسر جامع عثمانیہ  
حیدر آباد دکن نے ”روح اسلام“ پر ایک نیا سیت ہی مؤثر اور دلگداز تقریر کی، آپ کا طرز بیان  
اتنا عمدہ تھا کہ ہر شخص پر آپ کی اس تقریر سے ایک وجدانی کیفیت طاری تھی اور بلا سبب لفظ ضعیف  
ہر طرف سے صدائے محبا کی آواز بلند ہو رہی تھی، آپ نے آیت شریفہ کنتم خیراً اخرجت  
للناس اثم تلاوت فرما کر حقیقت انسانی اور اسکی فضیلت و شرافت پر بحث کی، اس سلسلہ میں  
آپ نے مختلف مذاہب و مسالک پر اور اُس کائنات کی حقیقت پر بحث کر کے بتایا کہ انسان خالص  
کائنات ہے، یعنی ساری کائنات انسان کے لیے پیدا کی گئی لیکن پھر خدا انسان کس لیے اور کس  
مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہے،

اس سوال کے جواب میں آپ نے نہایت مفصل و معرکہ الآراء بحث کی اور بتایا کہ بظاہر  
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کائنات کی کوئی چیز انسان کی محتاج نہیں، اگر انسان نہ ہو حبیب  
بھی قدرت کا یہ کارخانہ اسی طرح چلتا رہے گا، ہوا، پانی، آفتاب، سب اپنا اپنا کام کرتے  
رہیں گے تو کیا انسان کا وجود بیکار محض ہے،

اس سوال کے جواب میں آپ نے شرف انسانی پر بحث کرتے ہوئے اسلامی تصوف کے  
 حقائق و معارف بیان کیے اور بتایا کہ انسانی ہستی اس کائنات کے آب رنگ کا باعث اور  
 اللہ تعالیٰ کی قدرت و جلال کا اعلان کرنے والا ہے، پھر اسی سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ انسان ترقی  
 کر کے کس منصب درجہ تک پہنچ سکتا ہے جو اسکے وجود کا مقصد حقیقی ہے،  
 آپ کی یہ تقریر نہایت ہی دلکش و بصیرت افراہتی اور آخرین بہترین طریقہ سے اسکو ثابت  
 کیا تھا کہ دین کے تمام روحانی فلسفوں سے اسلام ہی ایک بہترین فلسفہ حیات ہے،  
 اسکے بعد خان بہادر شیخ عبد القادر جونا ایمل سی بیر سٹریٹ لاس این وزیر تعلیم  
 صوبہ پنجاب نے تقریر فرمائی، سب سے پہلے آپ نے مولانا سید مناظر احسن صاحب کی تقریر  
 پر نہایت عمدہ الفاظ میں مفصل تبصرہ کیا اور بتایا کہ مولانا کی تقریر و جادلہ بالیقی فی احسن  
 کی مصداق ہے، آپ نے فرمایا کہ یہاں بہت سے خوش بیان علما موجود ہیں اس لیے میں یہ عرض  
 کروں گا کہ ہمارے لیے اگر کوئی طریقہ کار تبلیغ و غیرہ کے میدان میں یا بین المسلمین مفید و کارآمد ہو سکتا ہے  
 تو وہ یہی ہے کہ ہم ایسا طریقہ بیان اختیار کریں جس سے دوسروں کو صدمہ نہ ہو اور ان کے دل کو  
 چوٹ نہ لگے، بلکہ صرف اخلاق یا یہ تقاضاے انسانیت ہی ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے  
 بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ یہ طریقہ عمدہ اثر کرتا ہے، بلکہ اپنے تمام مناظر و بین بھی یہی اصول ملحوظ رکھنا چاہیے  
 اسکے بعد آپ نے بیان کیا کہ آج جبکہ اس مجلس میں بیٹھا ہوں مجھ کو یہ خیال آ رہا ہے کہ میں  
 اس کے بانی مولانا سید محمد علی صاحب سابق ناظم کو دیکھا ہے، مولانا سید عبدالحی صاحب  
 مرحوم کو دیکھا ہے اور علامہ شبلی کا ایشاروا نہماک بھی دیکھا ہے، انھوں نے جوانی کے زمانہ  
 میں علی گڑھ کی خدمت کی اور لائق شاگرد پیدا کیے، آخر میں اپنے کو بالکل ندوہ کے لیے  
 وقف کر دیا اور مدت تک وہاں رہے، اس زمانہ میں مقتدر طلبہ علمی صحبت سے فیضیاب ہوئے

اسی سلسلہ میں آپ نے مولانا شبلی کی مشہور نظم

اے کے پڑھی چھ کسائیم دھچ سامان داریم

کے ابتدائی اشعار پڑھ کر یہ بتایا کہ مولانا شبلی مرحوم نے کس طریقہ سے ندوہ کو پہلاک سے بڑھائیں  
کرایا، آپ نے فرمایا کہ علما اگرچہ دنیا کے ظاہری ساز و سامان سے معزز ہیں لیکن وہ ایسی چیز  
یعنی مذہب کے حامل ہیں جس کی قیمت کا کوئی اندازہ ہی نہیں کر سکتا، اگر مذہب کی دولت  
ہو تو دنیا کا انتظام قائم نہیں رہ سکتا،

مذہب ہی نے سب کو قابو میں کر رکھا ہے ورنہ لوگ باہم درندوں کی طرح لڑنے لگیں  
اس لحاظ سے علما کی یہ فضیلت کیا کم ہے کہ وہ مذہب جیسی دولت کے حامل ہیں،  
اس موقع پر ایک اور بات تجھ کو یاد آئی گزشتہ چند سال کی مدت میں ہندوستان میں  
ایک خاص جوش و خروش موجود تھا جواب نہیں ہے اس زمانہ میں لوگوں نے ایثار بھی کیا۔  
جس میں مسلمانوں کا بھی نمایاں حصہ تھا، مہاتما گاندھی کے ایثار کا نمونہ دیکھ کر بہت سے  
لوگوں نے لباس وغیرہ سب چیزوں میں ان کی تقلید کی، بعض لوگوں نے وکالت یا ملازمت  
چھوڑ کر قومی خدمت کی میں ان سب لوگوں کی قدر کرتا اور ان کی قومی خدمات کا اعتراف کرتا ہوں  
لیکن اس موقع پر یہ امر بھی بیان کرنے کے قابل ہے کہ ہمارے ہزاروں علما مذہب کی خاطر  
تیرہ سو برس سے اس قسم کا ایثار کر رہے ہیں ان میں بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے بڑے  
بڑے عہدوں کو چھوڑ کر اپنی ہستی کو اسلام کے لیے وقف کر دیا اور اپنے آپ کو بالکل مٹا دیا  
بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے تمام عمر علم کی خدمت کے لیے صرف کر دی لیکن اب کچھ مدت سے  
اس قسم کی مثالیں نادر الوجود ہیں، ندوہ چاہتا ہے کہ ایسے بزرگوں کا وجود باقی رہے اور آئندہ  
بھی ایسے علما پیدا ہوں جو اپنے اسلاف کے صحیح قائم مقام ہوں، ہمارے اسلاف میں ایثار کی

جو مثالین تھیں وہ صحیح اسلامی تربیت کا نتیجہ تھیں کسی کانفرنس یا انجمن کی تعلیم کا نتیجہ نہ تھا۔  
 شاید اس موقع پر بعض اصحاب کو شبہ پیدا ہو کہ اب ہمارے زمانہ میں علما کے لیے جدید  
 نظام کی کیا ضرورت ہے اس شبہ کے جواب میں آپ نے تفصیل سے بتایا کہ اب زمانہ بدل گیا ہے  
 اور ہر زمانہ کا ایک خاص رواج ہو جاتا ہے اور اُس کے مطابق کام کرنا ضروری ہے، اس زمانہ  
 میں اخباروں، اظہاروں اور جلسوں کے ذریعہ سے اپنے مقاصد و اغراض کی اشاعت  
 کی جاتی ہے اس لیے علما کو بھی یہ طریقہ اختیار کرنا پڑا ہے بلکہ جیسا کہ کل آپ نے خطبہ صدارت  
 میں پڑھا یا سنا ہوگا،

موجودہ ضرورت کا لحاظ سے جو نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم میں بھی اصلاح کی ضرورت  
 ہے اور ایک مقصد یہ بھی پیش نظر ہے، ایک وقت تھا کہ معمولی طور پر دو چار کتابیں پڑھنا  
 کافی سمجھا جاتا تھا لیکن اب حالت اور موجودہ زمانہ میں علما کا یہ فرض ہے کہ وہ  
 ہر طبقہ و گروہ میں اسلام کی تبلیغ کریں لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ہ انگریزی  
 اور سائنس سے واقفیت حاصل نہ کریں ورنہ وہ کیونکر سب پر اپنا قابو رکھ سکیں گے، یورپ  
 میں بھی اشاعت اسلام کے لیے میدان ہے، لیکن اگر علما یورپ کی زبانیں نہیں جانتے  
 تو کیونکر وہاں کام کر سکیں گے بہر حال اگر یہ کام اور یہ مقصد صحیح ہے تو اس کا پورا ہونا بغیر  
 اسکے ممکن نہیں کہ قدیم و جدید تعلیم میں ایک مناسب امتزاج پیدا کیا جائے چنانچہ یہ بھی مدفقہ العلماء  
 کا ایک خاص مقصد ہے، جناب صدر نے اپنے خطبہ میں بیان کیا ہے کہ پہلے جدید و قدیم  
 تعلیم یافتہ لوگوں میں جو مغائرت تھی وہ اب ذرا کم ہوتی جاتی ہے، میں عرض کرتا ہوں  
 کہ اب کوئی مغائرت نہیں ہے، سب شہرہ اجتہاد میں سخت مغائرت تھی، ندوہ کے پٹنہ کے  
 اجلاس میں یہ دیکھا کہ جدید تعلیم یافتہ مثلاً سر سید علی امام و سید حسن امام کوٹ پتلون

میں ملبوس تھے علما کا اور لباس تھا دونوں ایک دوسرے کو مغائرت کی نظر سے دیکھتے تھے لیکن ایک عالم نے یہ رنگ پیدا کر دیا کہ ایک بیرسٹر پر یہ اثر ہوا کہ زار زار رونے لگا پھر ٹوپی اتار کر پھینک دی، شاہ سلیمان صاحب نے عمامہ پھینک دیا دونوں طرف وجد ہونے لگا۔

نثر احمد میان من و او صلح فتاد

جو ریان رقص کثان ساغرستانہ زوند

خلافت کی تحریک نے بھی ایک خاص رنگ پیدا کر دیا، بہت سے بیرسٹروں نے واڑھیان رکھ لیں (میں پہلے ہی سے واڑھی رکھتا ہوں)

اس کے بعد آپ نے بتایا کہ اب مسلمانوں کے ہر طبقہ میں سب کی طریت ایک گز میلان پاتا جاتا ہے اگرچہ عملی حیثیت سے وہ ابھی دوسری قوموں سے بہت پیچھے ہیں آپ نے مثال کے طور پر جمعیت تبلیغ کا واقعہ بیان کیا کہ میر نیرنگ صاحب نے ایک گشتی خط ممبروں کے نام روانہ کیا اور پانچ پانچ روپے طلب کیے، اگرچہ لوگوں کو فتنہ ارتداد کا احساس تھا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ احساس تو ہے مگر عمل ندارد، آپ آنسو بہانے کو تو موجود ہیں مگر مدد نہیں کرتے کاش آپ ان دو چار آنسوؤں کو دو چار روپیوں سے بدل دین تو کام بن جائے، مقابلہ تو ہے ان کا جو کام کر رہے ہیں، ہم لوگ دم خم تو بہت دکھاتے ہیں لیکن ہاتھ میں کچھ نہیں مابین کتا ہوں کہ دم خم دکھائیں لیکن زوپیہ سے مدد کرو، اس کے بعد آپ نے گروکل اور اشدھی وغیرہ کے متعلق شردھانند کی کوششوں کا ذکر کر کے مسلمانوں کو ترغیب دی کہ وہ بھی اسلام کی حمایت کے لیے ایک جماعت تیار کریں،



اسی سلسلہ میں آپ نے پُر زور طریقہ سے مسلمانوں کو ندوۃ العلماء کی اعانت پر آمادہ کیا اور وہاں کی تعلیمی کیفیت بیان کر کے فرمایا کہ علاوہ مالی اعانت کے ہمارے امراء کو یہ یہ مناسب ہے کہ بنحو اپنی اولاد کے کسی ایک لڑکے کو عربی و مذہبی تعلیم کے لئے ندوۃ العلماء میں بھیجیں ،

آپ نے فرمایا کہ سیکڑوں لوگوں کو انگریزوں کی تقلید کا شوق ہے میں اس کا مدعی ہوں کہ جو کچھ انگریز کر سکتے ہیں وہ ہم بھی کر سکتے ہیں لیکن کرتے نہیں ، آپ نے بتایا کہ شاہ انگلستان کے بیٹے نے فوج میں اور جہاز میں ایک ہمدلی شخص کی حیثیت سے کام کیا ہے ، بڑے بڑے امراء اور لارڈ کے بیٹے پادری کا کام کرتے ہیں بلکہ وہ ان سب علوم کو حاصل کرتے ہیں جن کو عام لوگ سیکھتے ہیں ،

آخر میں مکرر آپ نے مسلمانوں کو ترغیب دی کہ وہ اس درس گاہ کی مدد کریں جس میں قرآن مجید و حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ وہاں سے ایسے لوگ تعلیم پا کر کھلیں جو مسلمانوں کو مسلمان رکھ سکیں اور غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کر سکیں ، اسی سلسلہ میں آپ نے یہ راس بھی دی کہ مسلمانوں کے اسکول میں جو اساتذہ ایسے ہوں جن کو دینیات سے رغبت ہو انکو دو تین برس کے لئے تعلیم حاصل کرنے کے لئے ندوہ کے دارالعلوم میں بھیجا جائے تاکہ ندوہ اُنکو کنڈن بنا دے ۔

اس کے بعد مولانا سید سلیمان صاحب ندوی مستمد دارالعلوم نے تجویز ”ذمیرہ“ حسب ذیل الفاظ میں پیش کی ،

## تجویر نمبر (۲)

ندوة العلماء اٹیس برس سے جماعت علما و کرام اور عامہ مسلمین کی خدمت میں دعوت پیش کر رہا ہے کہ اسلام کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ ہم لوگ اپنے وقتہ دارانہ نزاع اور مذہبی بحث و مباحثہ سے غلط طریقوں کو جن سے ملت کی پرگندگی اور انتشار کو ترقی دیتی ہے بند کریں اس لیے یہ مجلس جماعت علما و کرام مسلمانوں میں جو بعض مذہبی منازعات غلط طریقہ سے پھیل رہے ہیں ان پر سخت اندیشہ ظاہر کرتی ہے اور استدعا کرتی ہے کہ مسلمانوں میں اس کی کوئی تفریق پیدا نہ ہو۔  
پرہیز کیا جائے،

اس رزلویشن کو پیش کرتے ہوئے فاضل تحریک نے ایک مبسوط مفصل تقریر کی اور نہایت حسن خوبی کے ساتھ ثابت کیا کہ صحابہ کرام اور سلف صالحین کے زمانہ میں باوجود اختلاف عقائد و خیالات مسلمانوں میں باہم کیسا اتحاد تھا آپ نے متعدد تاریخی واقعات سے اپنے بیان کی توضیح کی آخر میں آپ نے بتایا کہ ندوہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں ہر خیال کو جمع ہو سکتے ہیں یہاں ڈاکٹر کچلاو اور شیخ عبدالقادر صاحب سے جدید تعلیم یافتہ صحابہ کے ساتھ مولوی تنہا اللہ اور مولانا شروانی بھی موجود ہیں۔

مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب مشن جج ریاست پٹیالہ۔ مولانا خلیل الرحمن صاحب رہنمائی مولانا محمد ثناء اللہ صاحب تیسری۔ مولانا قاری عبدالسلام صاحب عباسی بانی تپا اور مولانا عبدالرحیم صاحب پواتی نے یکے بعد دیگرے اس تجویز کی پڑھنا و مفید فرمائی اور بالاتفاق منظور ہوئی۔  
اس کے بعد مولوی عزیز الدین صاحب معلم دارالعلوم ندوۃ العلماء نے عربی میں نہایت سلیس اور نفیس تقریر کی۔

اس کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔

# اجلاس چہارم

منعقدہ ۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۲۵ء یکشنبہ

وقت

۲ بجے بعد دوپہر سے ۴ بجے پہر تک

حسب دستور جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور سب سے پہلے قرآن مجید کی چند آیتیں مولوی محمد خلیفہ صاحب جہری نے تبرکاً تلاوت فرمائیں اس کے بعد جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ بی اے۔ وکیل ہائیکورٹ صدر مجلس استقبالیہ نے تجویز نمبر ۳ پیش کی جو مندرجہ ذیل ہے:

تجویز (نمبر ۳)

دارالعلوم ندوۃ العلماء کے دارالاقامہ کی تعمیر کے لیے جو تجویز گزشتہ سالانہ جلسے میں منظور ہوئی تھی اس کے مطابق صوبہ بہار، صوبہ اودھ اور راجستھان میں فراہمی چندہ کا کام شروع ہوا مگر بعض صوبوں میں اس کے متعلق کوئی کام نہ ہو سکا، ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ اس تجویز کا پھر اعادہ کرنا ہے اور منجملہ بعض دوسرے صوبوں کے پنجاب کے مسلمانوں سے خصوصاً یہ درخواست کرنا ہے کہ وہ اپنے حصہ کا پندرہ ہزار روپیہ جلد از جلد تعمیر دارالاقامہ کی مدین فراہم کر دیں اور اس لیے مسلمان رہنمایان پنجاب سے چرچہ و رائے اس کتابت کہ وہ اس کا خیر کی طرف توجہ مبذول فرمائیں، تجویز مند جمال کو پیش کرے ہو سید غلام بھیک صاحب نے صوبہ پنجاب کو خصوصاً

کے ساتھ توجہ دلائی اور آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں اس کا اعلان فرمایا کہ اس اجلاس ندوۃ العلماء کی یادگار کے طور پر انبالہ اپنی جانب سے دارالاقامہ کا ایک کمرہ تعمیر کرانے کا وعدہ کرتا ہے،

اس کے بعد ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچا نے اس تحریک کی نہایت پر زور تائید کی اور اپنی فصیح و بلیغ تقریر میں ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد کے ساتھ اظہار ہمدردی فرماتے ہوئے اس قدر رقم کے فراہم کردینے کا وعدہ فرمایا،

اس کے بعد جناب مولانا الحاج سرجم بخش صاحب صدر اجلاس بالقابہ نے بھی حاضرین مجلس کی اطلاع کے لیے چند الفاظ فرمائے، آپ نے بتایا کہ ندوۃ العلماء کے پاس دارالاقامہ اور کتب خانہ کی عمارت نہیں ہے، کتب خانہ دارالعلوم کی عمارت سے دو میل کے فاصلہ پر ایک کراہی کی عمارت میں ہے، جس سے طلبہ اور اساتذہ کو سخت زحمت ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ فسادات بات یہ ہے کہ کئی سال ہوئے دارالعلوم کے متعلق طلبہ کے لیے مسجد کی بنیاد رکھی گئی تھی لیکن ابھی تک اُس کی تعمیر نہیں ہوئی اس میں صرف دو ہزار کے قریب روپیہ ہے جس سے صرف کام شروع کیا جا سکتا ہے لہذا پشمن العلماء مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب کی نگرانی میں تعمیر مسجد کی مدت رکھی گئی خدا کرے یہ تجویز بابرکت ثابت ہو۔ میری رائے ہے کہ کام ضرور شروع کر دینا چاہیے اللہ تعالیٰ انجام تک پہنچا دے گا، جب لوگوں کو معلوم ہوگا کہ مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے تو وہ چندہ دیں گے آخر میں جناب مدوح نے اپنی طرف سے پانسو روپیہ عطا فرما کر اس کا اعلان کیا،

مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی کی تائید مزید کے بعد یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی، اور اس تجویز کی تکمیل کے لیے مندرج ذیل حضرات کی ایک سب کمیٹی اس غرض سے بنائی گئی کہ وہ آئندہ سالانہ جلسہ سے پیشتر صوبہ پنجاب سے قوم طلبہ جمع کر کے ندوۃ العلماء کے خزانہ میں داخل کریں نیز اس کمیٹی کو یہ بھی اختیار دیا گیا کہ اپنے ارکان میں حسب حاجت ضروری اور مناسب صفات کرے

## اسماء ارکان سب کمیٹی

مولانا عبدالقادر صاحب قصوری (صدر) سیہ غلام بھیک صاحب نیرنگ بی۔ اے  
 وکیل ہائیکورٹ (سکرٹری) ڈاکٹر سیف الدین کچلو، مولانا محمد ثناء اللہ صاحب امرتسری  
 مولانا حبیب الرحمان صاحب لدھیانوی مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی، مولانا قاضی محمد سلیمان  
 صاحب پشتر سشن جج ریاست پٹیالہ، حاجی شمس الدین صاحب، خواجہ عبدالرحمان  
 صاحب غازی،

اس کے بعد مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب نے تجویز نمبر ۴ مندرجہ ذیل پیش کی۔

### (تجویز نمبر ۴)

چونکہ صوبہ پنجاب اور ہندوستان کے بعض دیگر حصوں میں معاملات وراثت اور بعض دیگر  
 تنازعات کا فیصلہ عدالتوں کے وقت میں شریعت حقہ اسلامیہ کی بجائے رواج ہائے  
 مخالف شریعت کی رو سے صادر کیا جاتا ہے، ندوۃ العلماء کا یہ اجلاس تمام مسلمانوں کو نہایت  
 زور کے ساتھ متوجہ کرتا ہے کہ اس طریق فصل خصوصیت کو بدلوانے اور شریعت اسلامیہ کو ان  
 معاملات میں نافذ العمل کرانے کے لئے مناسب تدابیر عمل میں لائیں۔

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے قاضی صاحب ممدوح نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ  
 تقریر فرمائی اور اس کی ضرورت اور اہمیت کو لوگوں کے ذہن نشین فرمایا، جس کی تائید میں  
 جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے کامل  
 ایک گھنٹہ تک بڑی مدلل اور پُر زور تقریر فرمائی۔

حاضرین نے نواب صاحب ممدوح کی اس تقریر کو دلی توجہ و شغف کے ساتھ سنا اور ان

رسم قبیہ کے استیصال کے واسطے جو تجویز مندرجہ بالا پیش ہوئی تھی اس کی ضرورت اہمیت کا بل اعتراف کیا،

پھر تائید مزید کے واسطے مولانا سید شاہ محمد فاضل صاحب الہ آبادی کھڑے ہوئے اور یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی،

اس کے بعد صدارت کی جانب سے تجویز نمبر ۵ پیش ہو کر منظور ہوئی جو حسب ذیل ہے۔  
**تجویز نمبر (۵)**

ندوة العلماء کا یہ جلسہ اعلیٰ حضرت شہر یار دکن خلد ائمہ ملکہ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ حضور مہربان  
 دام اقبالہ نے جناب نواب صدر یار جنگ بہادری صدر الصدور امور مذہبی ممالک محروسہ کراچی  
 اور جامع عثمانیہ کے دو عاملوں کو ندوة العلماء کے اس اجلاس میں شرکت کی اجازت مرحمت فرمائی  
 مندرجہ بالا تجویز نمبر ۵ کے منظور ہونے کے بعد نماز عصر کا وقت آچکا تھا اس واسطے جناب  
 صدر راہنمائی نے اجلاس کے برخاست ہونے کا اعلان فرماتے ہوئے اس کی ضرورت بتائی  
 کہ چونکہ ابھی تھوڑا بہت کام اور باقی رہ گیا ہے اس واسطے نماز عصر کے بعد غیر معمولی طور پر  
 پھر جلسہ کی کارروائی شروع کی جائے گی چنانچہ نماز عصر کے بعد ہی پھر اجتماع ہوا اور مغرب  
 سے کم دیش پون گھنٹہ قبل اجلاس کے برخاست ہونے کا دوسرا اعلان کیا گیا اور اسی کے  
 ساتھ تمام حاضرین سے دوبارہ استدعا کی گئی کہ وہ نماز مغرب کے بعد پھر تشریف لائیں تاکہ  
 اختتامی کارروائی کے بعد اجلاس کے ختم ہونے کا باضابطہ اعلان کیا جائے،

مغرب سے قبل کے اس وقفہ میں مسلم ہائی اسکول کے بوائے سکاوٹس نے معزز حاضرین  
 کو اسکول کے میدان میں اپنے کھیل دکھائے جو مختلف اقسام کے کرتبوں اور ورزشوں پر

شامل تھے۔ ناظرین نے غایت پسندیدگی کے ساتھ انکو ملاحظہ کیا اور ان کی مستعدی اور سرگرمی عمل کی داد دی۔

## اجلاس غیر معمولی

حسب اعلان ۸ بجے شب کو پھر سب مجتمع ہوئے اور ندوۃ العلماء کا باضابطہ الوداعی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اور اختتام جلسہ سے پہلے مولانا الحاج سرسید محمد نجیب صاحب کی بحیثیت صدر اجلاس کے آخری تقریر ہونے والی تھی مگر جناب مدد و ح ایک شہید ضرورت کی وجہ سے اجلاس کے آخر وقت تک نہیں ٹھہر سکے اس لئے جناب نواب صدر ریا راج گاہا اور انکو اپنا قائم مقام بنا کر لاہور تشریف لے گئے،

آپ نے قائم مقام صدر کی حیثیت سے اجلاس کی تمام کارروائیوں پر تبصرہ فرماتے ہوئے آخری تقریر فرمائی جو نہایت ہی مؤثر اور پاکیزہ تھی، اور پنجاب میں اہل اسلام کی درایت کے تقاضا پر جو رواج کے مطابق عدالت سے فیصلہ ہوتے ہیں انکو اسلامی نقطہ نظر سے مذموم قرار دیتے ہوئے اصل تجویز کی ضرورت اور اہمیت کو ظاہر فرمایا (پوری تجویز کا ذکر اوپر آچکا ہے) اور اسکو ثابت کر دیا کہ پنجاب کے اہل اسلام لڑکین کو حصہ نہیں دیتے ہیں اور اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ جامد اذلف ہونے سے کچھتی ہے یہ صریح غلط ہے،

اس کے بعد آپ نے مجلس استقبالی کی خدمات کا اعتراف فرمایا، اس کے جواب میں جناب سید غلام بھیک صاحب تیرنگ نے مجلس استقبالی کی حاجت محترم مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اسی دوران میں کچھ چندے کی رقم بھی وصول ہوئی جو فہرست چندہ سے ظاہر ہوگی

اور قبل اس کے کہ جلسہ کے اختتام کا اعلان ہو، جناب سید غلام محبیک صاحب نیزنگ  
بی۔ اے۔ وکیل ہائیکورٹ صدر مجلس استقبالیہ نے نہایت مسرت کے ساتھ حاضرینِ جلسہ  
کو یہ خوشخبری سنائی کہ ندوۃ العلماء کا آئندہ اجلاس شہر کانپور میں ہوگا اور جناب خان بہادر  
حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و انجیریری مجسٹریٹ کانپور کے ایما سے ان کے صاحبزادے جناب  
میان محمد بشیر صاحب نے کانپور میں آئندہ اجلاس ندوۃ العلماء کے منعقد ہونے کی دعوت  
دی ہے،

تمام حاضرینِ جلسہ نے اس خوشخبری کو دلی مسرت اور امتنان کے ساتھ سنا اور حافظ  
صاحب مددِ حق کے واسطے دعائے خیر پر جلسہ برفواست ہوا اور حسب دستور شیعہ جلسہ عام کا  
اعلان کیا گیا، ۵

حیف و حشمت زدن صحبت یار آخر شد  
روے گل سیر ندیم و بہار آخر شد

(صفی الدولہ حسام الملک شمس العلماء)  
نواب سید محمد علی حسن (خان)  
ناظم ندوۃ العلماء

۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ ہجری



## شذرات

اب تک مدوۃ العلماء کے جسدِ رحمت سے جہاں کہیں بھی ہوئے وہ تین روز تک ابر ہوئے اور جب کبھی جلسہ سالانہ کا اعلان ہوا تو تین ہی دن کا اعلان ہوا لیکن انبالہ کے اجلاس سہ ماہی میں روایات قمیمہ کے خلاف بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر صرف دو ہی روز اجلاس کے واسطے رکھے گئے اور دوسری روز تک جلسہ کے جاری رہنے کا اعلان کیا گیا،

ایک دن اجلاس کم کرنا کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے دن کا اجلاس عصر کے بعد منعقد کیا گیا، اور جب کسی طرح کا ردِ الٰہی ختم ہو گیا تو پھر مغرب کے بعد اجلاس کا وقت رکھا گیا جس کی مفصل کیفیت اوپر درج ہو چکی ہے،

انھیں وجوہ سے جو مضمون ”ہمارے فرائض پر“ کے عنوان سے جناب مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب پشتر سشن جج ریاست پٹیالہ نے تیار کیا تھا وہ باوجود پروگرام میں درج ہونے کے اجلاس خاص میں پیش نہیں ہو سکا لیکن انبالہ کے جلسہ عام میں جن لوگوں کو اس مضمون سے مستفید ہونے کا موقع ملا وہ اس کی قدر و منزلت بخوبی آگاہ ہیں، چونکہ مجھے امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے دوسرے مسلمانوں کو بھی بیش بہا فوائد حاصل ہوں گے، اس لئے وہ مضمون مجسمہ درج ذیل کیا جاتا ہے،

مضمون جناب مولانا قاضی محمد سلیمان صناپنشنریشن حج ریاضت

(مؤلف ”رحمۃ للعالمین“)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذی لا تعد نعماءه ولا تحصى آلاؤه الذی کریم بنیام  
وفضل علیہم جمیعہم مولانا محمد بن النبی الامی السید العرب والعجم  
فضل اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ الذی صدع باملا وادی  
حق رسالۃ الی خلقہ وعلی صحابہ واتباعہم جمیعین

اما بعد۔ یہ ایک مختصر مضمون ہو جو ندوۃ العلماء ہند کی مجلس گرامی میں  
ربمقام انہالہ پیش کیا جاتا ہے۔

”پیش کرنے والے کی جرأت موجب حیرت ہے“

ایہا السادۃ الکرام۔ اس دیا رپڑ پلام میں ندوۃ العلماء کا قیام فی الواقع آیت من  
آیات رَبِّ العالیٰ ہے۔

حاضرین میں سے اکثر حضرات کو مولانا سید سلیمان ندوی متنا اللہ بطول بقائہ  
کی وہ دلپذیر تقریر یاد ہوگی، جو انھوں نے ”اغراض و مقاصد قیام ندوہ“ کے عنوان  
کے تحت میں سال گذشتہ کے سالانہ اجلاس میں بمقام لکھنؤ فرمائی تھی، تقریر میں یہ ثابت کیا  
گیا تھا کہ ندوہ نے فی الواقع اُن اغراض و مقاصد پر عمل بھی کیا اور اپنے غیر متردد عمل

ملکب میں بہترین تحریکات کا وجود اور بہترین نتائج کی توقعات بھی پیدا کیں۔  
 ندوہ کا نشرِ علوم، ہین ہاک - بہترین نصابِ تعلیم سے طلباء کے دل و دماغ کو زیادہ روشن  
 زیادہ بلند کرتے رہنا ہی ایک ایسی شے ہے جو اُسے بین الاقوامی ممتاز ٹھہرانے کی واحد  
 ذمہ داری ہے۔

بایں ہمہ یہ امر اور بھی اس کے تارکِ فکر پر تاجِ شرف پہنا تا ہے کہ اُس کا دامن  
 غارِ زارِ افتراق کی دسترس سے بلند رہا ہے۔ اور سخت سے سخت مواقعِ صبر آزمائی بھی  
 اُس نے ”مرخانِ مرج“ کا اصول ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

ملک نے بھی اُس کے احترام و واجبِ کوجان لیا ہے، اور اس کا ثبوت اُن عطیات سے ملتا ہے  
 جو اسی سال کے اندر اندر تعمیرِ دارالاقامہ کے لیے ندوہ کو حاصل ہوئی ہیں، یہ سچ ہے کہ مقدار  
 عطیہ شانِ مطہین سے کم ہے۔ اور ندوہ کی ضروریاتِ ناگزیر اس مقدار سے بہت زیادہ ہیں۔  
 لیکن جمود کے بعد حرکت۔ اور جمود کے بعد اقدام بہت زیادہ موصولہ فرما ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اب ندوہ کو اپنے اغراض و مقاصد میں ذرا آگے قدم اٹھانا  
 چاہیے۔ ندوہ کو حقیقتاً سمجھ لینا چاہیے۔ ۷

آسمانِ بارِ امانت تنہا نہ کشید قرعہٴ فال بنا مں فرزانہ زدند  
 علماء - عالم کی جمع ہے۔ اور اہل علم کے لیے ہی فخر کا فی ہے کہ اسما، حسنیٰ میں بھی  
 اسمِ عظیم کو اللہ تعالیٰ علم بتایا گیا ہے،

(رواہ حاکم فی المستدرک و جعفر الصالح فی التفسیر)

علم - طیب و خبیث میں امتیاز پیدا کرتا ہے،  
 علم - عالم کو ادائے شہادتِ حق میں ملا لگہ کے دوش بدوش کھڑا کرتا ہے،

علم۔ آیات انفس وبراہین آفاق کو عالم کے سامنے مبرہن کر دیتا ہے،  
 لہذا عالم کا سب سے پہلا کام رب العالمین کے ساتھ رابطہ قلبی کا استوار کرنا ہے  
 یہ یاد رکھنا چاہیے کہ زبان شرع میں ہر ایک ایسے شخص کو عالم نہیں کہا جاتا جس کا حافظہ  
 و دماغ بہت سی کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو اختصاص جو شرف  
 جو عزت علماء کو عطا فرمائی ہے وہ آیت ذیل میں موجود ہے،

۲ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ کیا خشیت سے مراد وہ ڈر ہے جو بزرگوں  
 کو مقامات تیرہ و تاریک یا اوقات پر ظلام میں محسوس ہوا کرتا ہے،  
 یا وہ ڈر ہے جو مطالب حالیہ کے حصول سے مانع ہوتا ہے؟ یقیناً دونوں نہیں۔ یہ تو  
 دونوں کے دونوں دائرہ مادیات میں محصور ہیں۔ خشیت الہی تو شناخت نفس اور معرفت  
 ذات کا ثمرہ ہے۔ اسی خشیت کا ثبوت زمین لرز کر۔ پہاڑ ٹوٹ کر۔ اور جگر کوشتی ہو کر دیا کرتا  
 ہے، اور اسی خشیت کا ثبوت ترقی ایمان۔ تردید ایمان۔ و فور شوق اور الکمال فوق سے  
 ملتا ہے۔

علماء ربانی کے کام میں جو خیر و برکت اور مین و فلاح ہوتی ہے وہ صرف کتابی عالم کے  
 نہ فعل میں پائی جاتی ہے۔ نہ قول میں۔ اس کے ثبوت میں اُن نظائر کو یاد کیجئے جو کل ہی کے  
 بصیرت افروز و عظیم جناب نواب صدر یا جنگ بہادر نے بیان فرمائی تھیں۔

۔ ہم لوگ متقدمین کے اصول میں پڑھتے ہیں کہ ایک ایک عالم نے بڑے سے بڑے  
 ملک کی کاپلیٹ دی۔ ایک ہی آواز میں سوتی بستی جگادی۔ چند روزہ قیام میں دینی خیر و برکت  
 قلوب میں قائم کر دی۔ اس کا راز یہی ہے کہ وہ خود خشیت من اللہ کا پیکر تھے۔ خشیت من اللہ  
 اُن کا جو ہر تھا۔ خشیت من اللہ اُن کا قائم تھا، اے بطل کی قیادت ان لوگوں کو ایک حسن میں

فلاح و مضور بنا دیتی تھی۔

اس اہتمام سے ذرا آسودہ ہو کر علمائے ندوہ کو تبلیغ کی جانب متوجہ ناچاہیئے۔  
 - تبلیغ کا آغاز تلامذہ سے کیا جائے۔ استاد کا پہلا فرض شاگرد کو علم کی بنیاد و مقصود سے  
 آگاہ کر دینا ہے، یہ مسئلہ ہے کہ ندوۃ العلماء کا مقصد طلبہ کو صرف ملازمت ہی کے لئے تیار  
 کرنا نہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ ندوۃ العلماء اعلیٰ گزٹھ کالج نہیں (اگرچہ علی گڑھ کالج بھی بجائے خود قوم  
 کی صدا ہا امراض کا دربان ہے)

آرزو ہے کہ سید العلماء معاذین جبل رضی اللہ عنہ کے ارشاد پاک کے حروف ندوہ کی  
 درودیوار سے اور ہر ایک ندوی کے گفتار و کردار سے درخشاں ہوں۔

تَعْلَمُوا الْعِلْمَ۔ فَإِنَّ تَعْلَمَهُ لِلدِّينِ خَشِيَّةٌ۔ وطلبہ عبادۃ وہ فی الکرۃ شیعہ  
 والبحث عنہ جہاد۔ وقلیمہ لیس لا یعلمہ صدقۃ۔ وبنی لہ لاہلہ قریبۃ لاندہ  
 معالم الحلال والحرام۔ وھو الانیس فی الوحشۃ۔ والصاحب فی الغربۃ۔  
 والمحدث فی الخلوۃ۔ والدلیل علی السراء والضراء۔ والسلاح علی الاعداء  
 والرفق عند الإخلاء۔ یرفع اللہ بہ اقواما یجعلہم فی الخیر فادۃ وائمة۔  
 قنص آثارہم ویقتدی بانفعالہم۔ وینتھی الی اللہ۔ ترغب الملائکۃ  
 فی خلقتہم۔ ویاجتہا تمسحہم یرتفع لہم کل رطب ویایس وحیتان  
 البع وھوامہ۔ وسباع البر وانعامہ۔ لان العلم حیۃ القلوب من البھل  
 ومصابیح الابصار من الظلم۔ یبلغ العبد بالعلم منازل الاخیار والدراجات  
 العلی فی الدنیا والاخرۃ۔

التفكر فيه نعدل الصيام - ومدارسته تعادل الصيام  
 به توصل الابرار حام وبه يعرف الحداد من المحرام  
 وهو امام العل والعلم تابع له يلهمه الله وسدا وعجوله الاشقياء

(رواها الطبرانی وابن عبد البر رحم وغيرهما)

علم سیکھو - علم کا ثلثیت کی نیت سے سیکھنا خشیت ہے -  
 طلب علم عبادت ہے - اور مذاکرہ علمیہ تسبیح ہے - بحث علمی جہاد ہے - اور  
 تعلیم طلبہ صدقہ ہے - اہل استحقاق کو سکھانا قربت ہے -  
 علم ہی تو حلال و حرام کو جدا کر کے دکھلانے والا ہے -  
 یہی تو انیس و حشت ہے - اور یہی تو رفیق سفر ہے -  
 یہی تو خلوت میں دل بہلانے والا ہے - اور یہی تو افلاس مرض کی گھائیوں کا کالیجیا سدا ہے  
 یہی تو اعدائے مقابلہ میں تمھارا ہتھیار ہے - اور یہی محفل حجاب میں تمھارا سنگار  
 یہی وہ وسیلہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ اقوام کو بلند فرماتا ہے - اور پھر  
 اُن کو پیچھے آنے والی سفلوں کا رہنما و امام ٹھہراتا ہے -  
 اہل علم ہی کے نقش قدم ہیں - جن پر لوگ چلا کرتے ہیں  
 اور اہل علم ہی کے وہ افعال ہیں - جن کا اقتدار کیا جاتا ہے -  
 اہل علم ہی کی رائے وہ رائے ہوتی ہے جس پر سب کو ٹھہر جانا ہوتا ہے  
 - وہ علما ہی ہیں - کہ ملائکہ کو بھی اُن کی محبت کی چاہ ہوتی ہے -  
 وہ علما ہی ہیں - جن سے ملائکہ بھی مس اجنبہ کہتے ہیں - دنیا کی ہر تر و خشک  
 اہل علم کی دعا گو ہے -

سمندر - اور اُس کے مگر مجاور کچھوے بھی۔  
 وادی - اور اُس کے چرند و درند بھی۔  
 ہن علم ہی ہے - جو نیستی جہل سے نکال کر قلوبِ حیات عطا کرتا ہے۔  
 علم ہی ہے - جو تاریکی سے اٹھا کر بصیرت کے سامنے شمعِ ادروشن کر دیتا ہے۔  
 تفکرِ علمی - صیامِ نفسی کے برابر ہے۔  
 اور تدریس کا وجہ - قیامِ شب کے مساوی ہے۔  
 علم ہی ہے - جو قرابتِ قریبہ کے رشتہ کو مضبوط بناتا ہے۔  
 علم ہی ہے - جو حلال و حرام کا امتیاز سکھاتا ہے۔  
 اعمال کا امام علم ہے - اعمال اُس کے پیچھے پیچھے لگے ہوتے ہیں۔  
 سفید ازلی ہیں وہ - جنہیں تحصیلِ علم کا اور علم کا الہام ہوا۔  
 اور شقی اصل ہیں وہ - جو اس فضیلت سے نامراد فنا کا م ر ہے۔  
 ندوۃ العلماء کے اساتذہ - اور قوم کے جملہ اعیانِ یقین کر سکتے ہیں کہ تعلیمِ علم اور  
 تربیتِ اخلاق کی بنیاد ان اصول پر رکھی جائیگی۔ جو سید العلماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمائے  
 ہیں۔ تو شک نہیں کہ ندوہ سے نکلنے والے طلبہ ضرور غزالی - و رازی ہو کر نکلیں گے  
 اور سنیل شہید اور ابنِ الہمام ہو کر چلیں گے۔  
 تبلیغ کی دوسری منزل - حکامِ وقت میں تبلیغ کرنا ہے۔  
 ہم اس وقت تاجِ برطانیہ کے زیرِ سایہ ہیں۔ حکمرانِ قوم ہندو ہمارے جیساں دینی  
 سے پوری پوری آگاہ نہیں۔

ہندوستان کی عدالتوں میں جو قوانین ہمارے حقوق و یوائی کی تحسین کے لئے ہیں

وہ ابتداء ایسی کونسل کی منظور کردہ ہیں جن میں کوئی ہندوستانی اور سلاطین شامل نہ تھا۔ کونسل نے قانون سازی کے وقت قوانین روما۔ فرامین انگلستان۔ اور یورپ کی دیگر سلطنتوں کے آئین پر نظر ڈالی۔ ہندوستانیوں کے رسم و رواج کو دیکھا۔ اور پھر دھرم شاستر و شرع محمدی کے نام تصنیف شدہ مختصر رسالوں پر اعتماد کرتے ہوئے جو کچھ کر دیا۔ ہمارے سامنے ہے۔

علمائے کرام غور سے معلوم کر سکتے ہیں کہ ان قوانین کے بعض حصے ہمارے مسلمات شرعیہ سے دور ہیں۔ اور بعض مقدمات وراثت وغیرہ میں صراحۃً رسم و رواج کو شرع محمدی پر توفیق اولین دی گئی ہے، لہذا علمائے کرام کا یہ فرض ہو کہ وہ ایسے نقائص سے بار بار اپنے حکام کو آگاہ کرتے رہیں۔ اور ملک کی متفقہ آواز حاصل کرنے کے بعد اس اصول کو قانوناً تسلیم کرالیں کہ رسم و رواج پر ہمیشہ شرع محمدی کو تقدیم دی جائے اور تصفیہ حقوق میں شریعت محمدیہ کو ترجیح دی جائے۔

اگر علمائے کرام اس تبلیغ میں کامیاب ہو گئے تو دیوانی عدالتوں کو یہ فائدہ ہوگا کہ وہ قریہ۔ قریہ۔ قبیلہ۔ قبیلہ گوگوت۔ گوت کے رسم و رواج کی دریافت و تحقیقات کی دوسری سے بچ جائیں گے۔ اور مسلمانوں کو دینی و دنیاوی فوائد کثیرہ حاصل ہوں گے۔ اور ہر ایک ذمی حق اپنے حق کو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حقوق کے موافق پہنچ سکے گا اور آج جو لوگ جاگیردار اراضی و امتمہ کے لالچ میں عدالتوں میں اپنے مقدمات کا بروئے رواج فیصال کی خواہش ظاہر کرتے ہیں اور دیدہ و دانستہ شریعت غراسے اسخلاف کرتے ہیں۔ ان کے لیے یہ متاع فانی سلب ایمانی کا سبب نہ رہے گی۔

میری دلی آرزو ہے کہ اس تجویز پر بہت ہی غور کیا جائے اور جلد عمل کیا جائے۔



علماء کرام کے لیے اس سے بھی زیادہ ایک اور نازک مسئلہ انکی فوری توجہ کا محتاج ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آج کل جاہل عورتوں میں ارتداد کی مسموم ہوا پھیل رہی ہے۔

اس بدترین حالت کے ذمہ دار حقیقتہً مندرجہ ذیل لوگ ہیں۔

وہ ظلم پیشہ لوگ۔ جو حقوق زوجات کو دانستہ تلف کرتے ہیں۔

وہ لائیصل لوگ۔ جو حقوق زوجات کی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔

وہ غفلت شعار لوگ۔ جو حقوق زوجات کے ادا کرنے سے غافل رہتے ہیں۔

وہ بدچلن لوگ۔ جو اللہ تعالیٰ کے اُس کلام پاک کی عظمت و ضمانت کو

یاد نہیں رکھتے جس کے وسیلہ سے انھوں نے ایک

بیگانہ عورت کو شریک زندگی بنایا تھا۔ اور پھر اپنی

محبت کو کسی بازاری آتش کدہ میں ڈال دیتے ہیں۔

آج مظلوم اور کیاں پیچیدہ ظالم سے رہائی پانے یا جاہل کوتاہ اندیش اور کیاں جسٹس جارجز

سے نکل کر کھل کھیلنے کے لیے آزادی حاصل کر سکے واسطے بصورت ظاہری ارتداد کو اچھی

تذییر سمجھنے لگی ہیں۔ ہر چند کہ باطناً وہ لمحہ نہیں ہوتیں۔

ہندوستان کا فوجداری قانون بظاہر ایک شوہر کی حمایت میں ہے۔ کسی شوہر اور عورت

کسی دوسرے شخص سے ازدواج ان دونوں کو زیر دفعہ ۴۹۴ و ۴۹۵ مستوجب سزا قرار دیتا ہے،

اور یہ جرم ان سنگین جرائم میں سے ہے جسکے مجرم سیشن سپرد کیے جاتے ہیں۔

مگر جب کسی مسلمہ شوہر اور عورت کے مرتد ہو جانے اور کسی بہکانے والے کے ساتھ بیاہ

کر لینے کے خلاف اُس کا جائز شوہر اول کا استغاثہ ہوتا ہے۔ تو قانونی شکل نہایت پیچیدہ

ہو جاتی ہے۔ اور ملزم مرد و عورت کی طرف سے ہمیشہ یہ عذر رٹایا جاتا ہے کہ ملزمہ حالت

ازدواج کے وقت شوہر اول کی زوجہ ہی نہ رہی تھی۔

علما اکرم کو اس مصیبت عظمیٰ کی مدافعت پر جلد متوجہ ہونا چاہیئے، ائمہ اربعہ کی کتب فقہیہ کا مطالعہ فرمائیں اور اس قول کی تلاش کریں۔ جو ارتداد زوجہ کو ناقابل فسخ کھاتہ قرار دیتا ہے پھر اپنے مساعی جمیلہ اور اتفاق ملک کے بعد اس فقہی شق کو قانون کا منصب دلائیں۔ تاکہ ماتحت عدالتوں میں کسی ایسے مقدمہ کا انفصال کسی جج کی ذاتی رجحان یا میلان پر موقوف نہ رہے۔

میں یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے لئے ہندو اور عیسائی عورتوں کے مقدمات کا قانونی اصول نظام کے لئے باعث تقویت ہوگا جس میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ کسی عورت کا تبدیل ہونا کرتا بھی اُسے ۴۹۴ کی زود سے محفوظ نہیں کر سکتا۔

بزرگان قوم۔ میں اس مضمون کے علاوہ اسی مجلس میں اراکین انتظامیہ کی منظوری کے تحت میں وہ رزلوشن بھی پیش کرنے والا ہوں جس میں تجویز کی گئی ہے کہ اس دواج عالم کو جو پنجاب میں خصوصاً اور بھٹی وغیرہ میں عموماً رائج ہے۔ کہ اولاد دھڑی کو وراثت شرعی سے محروم رکھا جاتا ہے۔ مدوہ اُس کے خلاف اپنی آواز بلند کرے۔ اور پنجاب وغیرہ حصص ملک کے علما کو توجہ دلائے۔ کہ وہ قوم کو اس ظالمانہ رواج کے ترک کروانے پر آمادہ کریں اور اس سنت مردہ کو زندہ کرنے سے سوشیہ دن کے برابر ثواب حاصل کرنے میں توفیق دیکھلائیں۔

تبلیغ کی تیسری منزل غیر مذاہب تک اسلام کا پہنچانا ہے۔  
”تبلیغ و بلاغ“

اسلام ہی کی خصوصیت وحیدہ ہے۔ اور تعامل کی بہترین دلیل نے علمی استدلال کے

ساتھ مل کر ثابت کر دیا ہے کہ یہ امتیاز صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔

لوگوں کی نگاہ جب بودھ مت اور عیسائیت پر پڑتی ہے تو ان کو دھوکا لگتا ہے کہ ان مذاہب میں بھی تبلیغ کا اصول موجود ہے۔

زمانہ حال میں بہت سے پنڈت صاحبان نے یہ ثابت کیا ہے کہ ہاتھ بودھ بھی وید کا ایک پرچارک اور ہندو مت کا ایک مہنی تھا۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو بودھ لازم کی حالت اس مسئلہ میں ہندو مت کے ماتحت ہوگی۔

ہندو مت کے کسی شاستر میں سے۔ یا وید کی کسی سرتی سے آجتا کہ یہ ثناء نہیں کیا گیا کہ غیر قوموں میں تبلیغ جائز ہے۔

ہندو مت کا وہ مقنن عظیم ہے آریہ و سناتنی متفقہ طور پر ہمارے تسلیم کرتے ہیں اور جو سب پہلا اور سب سے بڑا مقنن ہے۔ وہ منوجی مہراج ہیں انھیں نے برہمن کی تقسیم کی۔ ان ہی نے ہر برہمن کے فرائض الگ الگ قرار دیے۔ فرائض کا دائرہ ایسا محدود و مضبوط ہے کہ ایک برہمن والا دوسرے برہمن کے حدود میں قدم نہیں رکھ سکتا۔ یہ وہ صورت ہے جو مندو میں تبلیغ و عدم تبلیغ کے مسئلہ پر بردست برہمن ہے۔

فرض کیجیے کہ بودھ لازم بجائے خود ایک مستقل مذہب ہے چنانچہ ہر ایک بدھ مت آپ کو ایسا ہی یقین دلائے گا۔ تب بھی تاریخ آپ کو بتلا دیگی کہ اس مت نے اپنے اصولوں کو کبھی کسی غیر قوم کے سامنے پیش نہیں کیا۔ اور کسی دوسرے غیر ہندو قوم نے اسے قبول بھی نہیں کیا۔

برہما۔ سیام۔ چین میں بدھ مت کے جو لوگ پائے جاتے ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد وہی تھے جنھوں نے برہمنوں سے علمی میدان میں اور چھتریوں سے رزم گاہ میں شکست پائی۔ اور پھر ستم پار جا کر انھوں نے اپنی جانین کو سچا یا تھا۔

اب عیسائیت کو یہی مسیح کا فرمان تو شاگردوں کو یہ تھا کہ غیر قوموں کی بستیوں میں داخل نہ ہوں جناب ممدوح نے خود کسی غیر قوم کی بستی میں وعظ نہیں نہرایا۔  
 اُن کے بارہ شاگردوں میں سے بھی کوئی شخص غیر اسرائیلی نہ تھا۔ کتاب اعمال میں مسیح پر ایمان لانے والوں کی بڑی بڑی تعداد ۱۲۴۰ بیان کی گئی ہے۔ ان میں بھی کوئی غیر اسرائیلی نہ تھا۔ مسیح کے اُس تمثیلی بیان کو پڑھو۔ جو روٹی اور پھون اور کٹوں کی مثال میں بتلائی گئی ہے جس سے واضح ہوگا کہ مسیح کی روٹی اپنی تعلیم صرف اسرائیلیوں کی ہے۔

سیدنا مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وہ پاک ذات ہے جسے رب العالمین نے جمیع العالمین بنایا ہے۔ اور اس رحمت کا حصہ ہر ایک ملک و ہر ایک قوم کو حضور ہی کے عہد پور میں پہنچایا۔ سنن ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شانہ ہمایونی سے باہر تشریف لائے۔ مسجد میں مختلف ممالک کے مختلف الاولیاء لوگ قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف تھے۔ حضور نے یہ نظارہ دیکھا تو فرمایا۔ الحمد للہ۔ کتاب اللہ واحد فیکواہر ابیض واسود، اللہ کا شکر ہے کہ وہ ان کی واحد کتاب کو آج سرخ رنگ۔ سفید رنگ اور سیاہ رنگ کے انسان بالاتفاق پڑھ رہے ہیں۔

صحابہ کی فہرست پر نگاہ ڈالنے سے ہر مختلف ممالک کے بزرگواروں کے نام باسانی ملجاتے ہیں۔ یہ وہ بزرگ ہیں جو اپنے اپنے ملک اور اپنی اپنی قوم میں سے اسلام کے مقرر اولین تھے۔

عبید بن الحضر۔ وقابل

اصمہ بخاشی

فیروز دہلی

سوڈان سے

ابی سینا سے

خراسان سے

فارس سے

سلمان پارسی

مصر سے

جبر بن عبد اللہ قطبی

ایشیا کوچک سے

عداس بن عبید نفیوائی

افریقہ سے

باقوم

روم سے

صہیب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

یہ فہرست بہت لمبی ہے اور ممالک مذکورہ بالا کے دیگر پرگواروں کے اسرار نامی کا اضافہ بھی آسانی کیا جاسکتا ہے، حجاز۔ اور اُس کے ملحقہ ممالک یمن، حضرموت۔ عدن۔ نجد شام یمن سے انتخاب چھوڑ دیا گیا ہے۔ با این ہمہ اختصار۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام ہی تبلیغی مذہب ہے اور اسلام نے اپنی اس خصوصیات کا اظہار بدو کا رہی یمن کر دیا تھا۔ اُس کی دلربا بیان کشش نے ہر ایک ملک کے بہترین دل و دماغ کو کھینچ لیا تھا۔ اسلام کی کشش اتصالی زمین کی اُس کشش انجذابی سے کم نہیں جو زمین میں اشیاء ارضی کی نسبت پائی جاتی ہے،

اس مختصر بیان سے مقصود لو تبلیغ کا ثبوت و وجود تھا۔ اب نفس تبلیغ کی بابت التماس ہے۔ کہ کسی قوم میں تبلیغ اُس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اُس کے عقائد اور معاملات و اخلاق کا گہرا مطالعہ نہ کر لیا جائے۔

علماء کرام کو اسلام کل دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اور ہندوستان کے علماء کو اس ملک میں تبلیغ کے علاوہ عیسائیت و ہندویت کے حملوں کی مدافعت بھی کرنا ہے اور فرائض حفاظت کو بھی خدشہ سے بچانا ہے۔

اصول جنگ کے مطابق مدافعت میں وہ عسکر کامیاب ہو سکتا ہے جو حملہ آور پیش سے

حرابی طانت میں دو چند ہو۔

عیسائیت کا مطالعہ کرنے کے لئے کافی ذخیرہ موجود ہے۔ اردو۔ فارسی عربی میں بائبل کے ترجمے ملتے ہیں۔ تواریخ کلیسا وغیرہ بھی اردو میں موجود ہیں۔ آیات پر پروفیسر مشن کالج کے لکھوائے ہوئے نوٹ بھی مل جاتے ہیں۔ مگر ہمارے سہارا کو اس طرت توجہ ہی کم فارسی زبان میں لفظ کلم یعنی نفی بھی آتا ہے۔ لہذا یہاں بھی کم کے یہی معنی سمجھ لیجئے۔ جہاں تک ہم نے سنہائے اُس حدیث کو مانع مطالعہ سمجھا جاتا ہے جس میں مذکور ہے کہ ایک صحابی کے ہاتھ میں اوراق زبور تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بشرہ سے پایا گیا کہ حضور اسے ناپسند فرماتے ہیں۔

یہ روایت درست ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے کہ مناسبت موقع سے حضور کو ایسا ہی اظہار فرمانا ضروری تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ایمان کے سامنے دلفرد جہتکرمھا بیضاء فقیۃ ولو کان موسیٰ حیثاً لماً وسعہ الا تباغی کا نورا یقلن جلوہ گزیند۔ اُس وقت تک ایسا مطالعہ مخدوش ہے۔ مگر یہ عاجز تو ندوۃ العلماء سے گزارش کر رہا ہے۔ لہذا کوئی خدشہ موجود نہیں۔ علماء کرام کو یحییٰ وَفَہ مَکْتُوبًا فِی التَّوْرَۃ وَکُلَّیجِیْلِ کا وجدان صحیح ہونا چاہیے۔ مَثَلُہُمْ فِی التَّوْرَۃ، اور مَثَلُہُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کا ارشاد اُس وقت بصیرت افزا ہو گا جب اصل حوالجات کا مطالعہ بھی فرمایا جائے۔

علماء کو اباحت بر بنائے ضرورت کا اصول خود معلوم ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پاک سے اُس کی تائید ہوتی ہے۔ سیدنا زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ کو حضور نے عبرانی کی تعلیم حاصل کرنے پر خود مامور فرمایا تھا۔

مقدمین میں امام ابن حزم ظاہری اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہما اللہ ایسے فاضل

گردے میں جن کو اہل کتاب کی جگہ کتب پر عبور تام حاصل تھا۔ ہر دو بزرگ وہ ہیں جن کو اتباع حدیث میں شغف کلی تھا حتیٰ کہ اکیسواں صدی میں ہوتا ہے۔

بائیں ہمہ ان نامور محدثین کا عیسائیت و یہودیت کے مطالعہ میں حظ وافر حاصل کرنا ثابت کریگا کہ حدیث منع کو یہ لوگ مخصوص ہوتے سمجھتے تھے۔

کتب اخبار رحمۃ اللہ علیہ نے جس کثرت سے ایام و اخبار اسرائیلیات کو بیان کیا۔ اور وہیب بن منبہ و کعب قرطبی وغیرہ نے جس طرح اس شجر کے شاخ و برگ کو دور و دور تک پھیلا دیا ہے۔ وہ بھی علماء سے تھی نہیں۔ لہذا اب ندوہ کو بھی اسطرن انطاف توجہ ضروری ہے عیسائیت کے بعد خود اس ملک کے مذاہب کا مطالعہ ضروری ہے۔ ایک وقت تھا۔ جب کہ شریک بھاگو تے۔ اور راکٹ اور مہا بھارت کا مطالعہ کفایت کرتا تھا۔

”سوط اللہ انجبار“ جیسی ضخیم کتابیں انہی کتب کی سندات پر مکتوی ہیں مگر آج خود اس قوم نے اسے خا۔ زار سمجھ کر اپنے دامن کو بلند کر لیا ہے۔ لہذا ہمارا مطالعہ بھی چھ شاسترون چار ویدون۔ اور منوسمرتی وغیرہ تک وسیع ہونا چاہیئے۔

گیتا۔ اودگیتا۔ جوگ بھشٹ بھی قابل مطالعہ ہیں۔ نیلے شاستر کا دیکھنا ضروری ہے اور جوبن بائن اس شاستر کو دیگر شاسترون سے ہے۔ اُس پر غور بھی لازمی ہے۔ یہ سچ ہے کہ ان کتابوں کے ایسے معتبر ترجمے اردو میں نہیں ہمارے کہ خود قوم نے متفقہ طور پر اُسے صحیح قرار دیا ہو۔ لیکن مسلمانوں نے تو کبھی کسی دوسری زبان کے پڑھنے پڑھانے میں تامل نہیں کیا ویدون شاسترون کے متعلق جو تحقیقات ابومشر بلخی اور ابوریحان بیرونی نے کی ہے عربی و فارسی کے لئے وہ بھی بہت کچھ فائدہ بخش ہو سکتی ہیں۔ علماء کے سامنے خانخاناں۔ اور فیضی کے نظائر موجود ہیں۔ زمانہ حال میں سیکھیں و سید علی بگرامی کے نمونے بھی جرات آموز ہیں۔

میرا خیال ہے۔ کہ صرغ و نحو و ادب عربیہ کے جاننے والے عالم کو سنسکرت کا پڑھنا جس قدر آسان ہے۔ اُتنا اور کسی کو نہیں۔ کیونکہ سنسکرت کی صرغ و نحو و کبیہ کے قواعد عربی سے مشابہت قریبہ رکھتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ علماء کے لیے سنسکرت دان ہونا بسا اوقات برادران وطن کے لیے بھی خیر و برکت کا باعث ہوگا۔ آریہ اور سناتن کے درمیان جو علمی مباحث ہمیشہ ہوا کرتے ہیں اور جن میں ترجمہ کی سہولت وغیرہ کی اکثر بحث ہوا کرتی ہے۔ اُن میں ہمارے علماء کی ایک آزاد اور غیر متاثر شہادت بڑی وقعت پذیر ہوگی۔

بیرونی تبلیغ کے بعد تبلیغ کی ایک منزل خود اپنے گھر کے اندر تبلیغ کی ہے۔ باغ میں بڑے بڑے درخت بھی ہوتے ہیں اور چھوٹے پودے بھی۔ بیل بھی۔ گھاس بھی۔ کوئی نخل ظلیل سے کوئی اٹار شیریں سے۔ کوئی ریاحین طیبہ سے۔ کوئی گلہاڑ دیدہ زیب سے کوئی اپنی فطرت و حضرت سے باغ آرا سمجھا جاتا ہے۔ مگر ان سب کو پانی کی یکساں ضرورت ہے۔

آج تک تبلیغ کا کام زیادہ تر شہر دن اور قصبوں میں ہوتا رہا ہے۔ لیکن جو ہستیاں ریل یا سڑک پنہ سے دور ہیں اسطرح اہل وعظ و پند نے اپنا جانا بند کر رکھا ہے علماء اکرام کا فرض ہے کہ اپنے اپنے زیر اثر واعظین کو اس طرف توجہ دلائیں۔

ہاں یہ عرض بھی ضروری ہے۔ کہ عام واعظین کے مواعظ نے بھی اسلام کو ہر دم ملامت بنایا ہے۔ وہ بے سرو پا قصے۔ وہ لاطائل داستانیں۔ وہ غیر مستند روایتیں بیان کی جاتی ہیں۔ جو علماء کے نزدیک بالکل داہی ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی قصہ کی بنیاد سربلی روایت ہو اور کسی دانشور نے کائنات کو ہمہ درک کر لیا ہو مگر کتب میں انکو حیات سمجھ کر بیان کر دیا ہو لیکن محمد رسول اللہ نے انہی پر دوسے ڈال رکھے ہیں اور دیدہ و دل کو



ان ہی کی نذر کر رکھا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایسے رسالوں کی اشاعت منجانب علماء کرام نامگزین ہے جو ایسے قصہ جات کا بطلان کریں۔ تاکہ واعظین و سامعین اور کتب اسلامیہ کے ناظرین کم ٹھوکر کھایا کریں۔

اے علماء و نظام ایک اور بڑا فرض ہے۔ اور وہ ”تصوف کی حفاظت“ ہے۔ آہ۔  
تصوف میں کتنا میٹھا رس ہے۔ کتنی شیرینی ہے۔ اس کا سرسہ کتنا بھر افرو ہے۔ اسکی معجون کتنی مقوی قلب ہے۔ اس کا بیان خود انھیں کی زبان سے شنیدنی ہے جو نے اہل قال ہی نہیں۔ بلکہ صاحب حال بھی ہیں۔

سامعین میں سے کسی بزرگ کہیہ اندیشہ نہیں ہونا چاہیے کہ میں اُس تصوف کی نسبت عرض کر رہا ہوں جو یونانی زبان کے لفظ متیا سو فی سے عرب ہو کر تصوف کہلاتا ہے اور عربی لباس پہنا کر امت خلیل کے یٹے و بے المتباس بن گیا ہے۔  
میں اس تصوف کی نسبت بھی عرض نہیں کر رہا ہوں جو گسٹیاں یا اچھیاں وغیرہ ناموں سے لنگا۔ جن کے سبز زاروں پر قابض ہو رہے ہیں اور اب جبہ و عمامہ زیب کر کے شیوخ کے پہلو میں آ بیٹھے ہیں۔

میں اُس تصوف کی نسبت بھی عرض نہیں کر رہا ہوں جو ”جماد“ اور ”زردان“ کے نام سے ایران کے دل و دماغ پر حکمران رہا جس نے کبھی نور و ظلمت کو قدیم بتا کر انھیں یوان و ابتر بنایا۔ اور کبھی کو قدیم بتا کر ظلمت کو اسکی فکر باطل کا زائیدہ بنایا۔ اور پھر امتزاج نور و ظلمت کو خالص عالم ٹھہرایا۔

میں اُس تصوف کی بابت بھی عرض نہیں کرتا جسے ”اومیرس“ نے یونان کے سامنے پیش کیا اور بہرام وناہید کو علت تو وحدت تفرق بتا کر اسی کو راز عالم قرار دیا۔

میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں۔ میری مراد اُس حدیث پاک سے ہے۔ جسے امام مسلم نے  
 اسیر المؤمنین عمر فاروقؓ سے۔ اوشمین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عالم  
 روحانیت کا سردار۔ وحی کا علم بردار۔ خاکی لباس میں سرورِ کائنات۔ فخرِ موجد است  
 سید المرسلین۔ رحمۃ اللعالمین کے حضور میں حاضر ہوتا ہے اور چند سوالات کے بعد اُس کا  
 سوال یہ ہے کہ ما الادسان۔ لہذا اسلامی تصوف وہی ہے جسے سوالِ جبریلی اور جوابِ  
 نبوی میں لفظِ احسان و شناس فرمایا گیا ہے۔ یہی اسلامی تصوف ہے اسی کی حفاظت  
 اور اسی کی اشاعت علما و کرام پر ضروری ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں وہ کے بانیان قدیم میں جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب گیلانی  
 اور جناب شاہ سلیمان صاحب پھلواڑی جیسے مالکِ سجادہ و صاحبِ وسادہ ہوں  
 وہ مجلس کیون تصوف کا تحفظ نہ کرے۔

قرآن پاک۔ احادیثِ مصطفویٰ ہی اصل اصول اس سلسلہ کا ہوگا۔

سیدنا امام زین العابدین و امام حسن بصری۔ رحمۃ اللہ علیہم کی تشریحات و خواجه جنیدؒ  
 و خواجه بایزید بسطامی کے کلمات و شیخ الاولیا و سید الاصفیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی  
 رحمۃ اللہ کی تصنیفات۔ امام کبیر حضرت شہاب الدین ہروردی کی تالیفات و خواجه محمد باقرؒ  
 و خواجه عبدالخالق غجدوانی کے رسائل و ابطال بکی۔ اور امام محمد غزالی کی کتابیں۔

خواجه بزرگ سلطان الہند سید حسن معین الدین چشتی سنجری اور سلطان الاولیا حضرت  
 نظام الدین اولیا، کے ملفوظات و خواجه عبدالقدوس گنگوہی۔ مجدد الف ثانی شیخ  
 احمد سرہندی الفاروقی کے مکتوبات۔ شیخ الاسلام عبداللہ بن محمد الہروی الانصاری  
 اور سید شیخ عبدالوہاب سفرانی۔ اور حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے

وشحات ایسا ذخیرہ ہے۔ جن سے اس سلسلہ میں مدد لی جاسکتی ہے۔ مثنوی مولانا رام  
 حقیقہ سنائی اور خواجہ فرید الدین عطار کی مثنویات سے بھی ایک عمدہ انتخاب کیا  
 جاسکتا ہے۔ اور ایک بس خالص اطفال روحانی کی تربیت کے لئے مہیا کیا جاسکتا ہے  
 ندوۃ العلماء کے لئے یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ زکوٰۃ کے متعلق کس قدر اتری  
 ہو رہی ہے وہ مذات مصارف زکوٰۃ جن کا تعین خود رب العالمین نے فرمایا  
 قریباً خارج از عمل ہو گئی ہیں۔ بہت سے پڑے کھے لوگ بھی نہیں سمجھتے کہ زکوٰۃ کو  
 نظام قومی سے کتنا اثر تعلق ہے۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ حلقہ ہائے زیر اثر میں مقاصد و  
 مفاد و مصرف زکوٰۃ کے متعلق اشاعت کی جائے۔ تاکہ ہر ایک بستی وائے اپنی اپنی  
 زکوٰۃ کو اول مقام واحد پر جمع کرنا سیکھیں۔ اور پھر جمع شدہ رقم کو قومی ضروریات پر  
 صرف کریں۔ اگر زکوٰۃ کی آمد و خرچ کا طریقہ منضبط ہو جائے۔ تو بہت سی علمی و  
 خلافتی ضروریات اس قوم در ماندہ کی پوری ہو سکتی ہیں۔

منجانب ندوۃ ایسے رسالوں کی اشاعت درکار ہے جو ملک کو اس رکن اسلامی  
 کی بجا آوری کے طریقے بتلا سکے

ندوۃ العلماء کا یہ احسان گران ہے کہ اُس نے بہترین نصاب کے مطابق جو  
 احاطہ ازہر کے نصاب کے برابر ہے۔ اطفال کو تعلیم دینا شروع کر دیا ہے۔ لیکن ندوہ  
 کو تعلیم نجات کی جانب بھی اب توجہ کرنا لازم ہے۔

یہ سچ ہے کہ ندوہ موجودہ سرمایہ پر نہ تو کوئی مدرسہ لڑکیوں کے لئے کھول  
 سکتا ہے اور نہ کوئی واحد مدرسہ اس وسیع براعظم جیسے ملک کے لئے کفایت  
 کر سکتا ہے۔ مگر جو ابتدائی اور ضروری کام کیا جاسکتا ہے۔ وہ نصاب تعلیمی کا معین

کر دیتا ہے۔ ندوہ کو ایسے نصاب کے لئے اردو زبان میں متعدد کتابیں ملینگی۔ جن پر اہل ملک کا اتفاق ہے کہ مفید بنات ہیں۔ لیکن جو کمی ہے۔ اُسے جدید تصانیف سے پورا کر دینا چاہیئے۔ ایسا نصاب ہشت سالہ تعلیم کا ہو۔ اس سے زیادہ کسی لڑکی کا مصروف تعلیم رہنا بہت شاذ ہوگا۔

اُسے بزرگانِ دین۔ اب میں اپنے مضمون کو ختم کرنے لگا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس مضمون کے اکثر حصے ایک بسیط بحث کے محتاج ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ علماء کرام کے رد و قبول کے بعد جو صورت ان تجاویز کی رہ جائے گی۔ وہی قابلِ عمل بھی ہوگی۔

میں سمجھتا ہوں کہ جلسہ ہذا کا محدود وقت ایسے مباحث کے لیے ملتی نہیں لہذا امید ہے کہ جناب ناظم صاحب جو خود عالم و صاحب تصانیف مفیدہ ہیں۔ اور اُس نامور فاضل اکمل کے فرزند ہیں۔ جن کی تصانیف سے نہ صرف ہندوستان بلکہ وہ سب ممالک بھی جن پر فارسی و عربی زبان کا تسلط ہے برابر فیضیاب ہیں۔ یعنی جناب نواب مولوی سید صدیق حسن صاحب اللہم انزلہ فی اعلیٰ عرف الفردوس من الدرر جنت العلیٰ بھی ان تجاویز پر غور فرمائیں گے اور ارکان انتظامیہ بھی توجہ فرمائیں گے کہ ندوہ کو ان امور سے کمان تک تعلق ہے۔ اور ان کو کس شکل میں زیرِ عمل لایا جاسکتا ہے۔ معشر مسلمین۔ بزرگانِ قوم۔ خاتمہ مضمون سے پیشتر میں ندوہ کے ضیف کرام سے بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جو اجلاس باوقار میں تشریف لاکر علماء کے لیے سبب مسرت و امتنان ٹھہرے اور خود جالب فوز و فلاح و خیر و صلاح ہوئے۔

آپ نے سن لیا کہ ندوہ اس وقت قریباً اُسی نصاب کے مطابق جو جامع ازہر مصر کا ہے

آپ کے بچوں کو تعلیم دے کر عالم بنارہا ہے۔ اور ابھی تک اس نصاب کو زیادہ ارفع و اعلیٰ بنانے کی فکر عمیق میں ہے۔

مگر انتظام کے لحاظ سے ندوہ اور ازہر میں ایک اور سو کی نسبت بھی نہیں ازہر اس وقت چودہ ہزار بچوں کی رہائش کا انتظام کر رہا ہے۔ جب کہ ندوہ میں ایک سو طالب علموں کے قیام کے لائق بھی مکان نہیں۔ یہ بھی کوئی انتظام ہے کہ متعدد مقامات پر مختلف مکانات کرایہ پر لئے جاتے ہیں۔ اور طالب علموں کو اُس آب و ہوا میں ٹھہرایا جاتا ہے۔ جو علم ادب کی آب و ہوا نہیں۔ اگر آپ صاحبان نے میرے اس مضمون کے خیالات پریشان میں سے کسی ایک تجویز کو پسند فرمالیا ہے یا بیعہ امتحان من لیا ہے۔ اور آپ صاحبان نے بھی یہ سمجھ لیا ہے کہ ایسے ایسے مہتمم بالشان امور کو ندوۃ العلماء جیسے ہی واجب الاحترام جماعت سرانجام دے سکتی ہے۔ تو لازم ہے کہ جماعت حضرات ندوہ کو اپنی دلی التفات اور ذاتی عطوفت کا مرکز ٹھہرائیں۔

الف اُسکے طریقہ تعلیم کو زیادہ سے زیادہ ترویج دین  
ب۔ فقدان سرمایہ سے جو پریشانیاں ندوہ کو لاحق حال ہیں۔ ادوجن کی وجہ سے  
ندوہ کے بڑے بڑے ارادے ابھی تک شفاف طلب ہی میں پوشیدہ  
ہیں۔ اُنھیں دُور فرمائیں۔

ندوہ بآسانی اپنے ماتحت ایسی ایسی مجالس مغربی کا تقرر کر سکتا ہے جو علمی خلاقی۔ قانونی۔ اور دینی شعبہ جات میں قوم کی اعانت و ہدایت بطریق احسن کر سکیں۔

حضرات اگر نظامیہ بغداد کئی کروڑ کی جاگیر کا پہلے ہی دن مالک تھا اور اگر جامع ازہر

اُسوقت لاکھوں روپیہ کی آمدنی رکھتا ہے۔ تو مذوہ بھی اس امر کا فخر کر سکتا ہے کہ اُسے  
 توکل طیران حاصل ہے، پر مذے صبح کو گر سنے دشمن اپنے اپنے گھوڑوں سے  
 نکلتے۔ اور شام کو شکم سیر ہو کر آشیانوں میں آبسیر لیتے ہیں۔  
 امید ہے کہ ایک نہ ایک دن قوم ان ضروریات کو پورا کرے گی۔ اور اُسوقت  
 اُس کا یہ حق ہوگا کہ وہ مذوہ سے مطالبہ کرے کہ اس کے نتائج ازہر سے بھی اظہار  
 بڑھ کر ہوں۔

دادیم تراز گنج توفیق نشان  
 گرماز سیدیم تو شاید برسی

محمد سلیمان سلمان منصور پوری

## ضمیمہ اقتباس و داد کار والی مجلس استقبالی

ہوای سکاؤٹس | مہانوں کے قیام اور دورانِ اجلاس میں ہوای سکاؤٹس نے بہرہ، بچوں کی، انتظام طلبہ گاہ، روشنی اور مختلف دیگر خدمات نہایت محنت، جانفشانی اور خوش سلیقگی سے انجام دیں۔

تمام بزرگانِ ملت، مہمانانِ جلسے ان نونہالانِ قوم کے حسنِ خدمات کا بار بار اعتراف فرمایا، ان بچوں کی قابلیت کا راز مسٹر غلام محی الدین - بی۔ اے - بی۔ ٹی میڈ ماسٹر سلم ہائی اسکول کی علی تعلیم و تربیت میں مضرب۔ سید محمد شتاق صاحب بی۔ اے - بی۔ ٹی اور دیگر ماسٹران سلم ہائی اسکول بھی میڈ ماسٹر صاحب کی امداد کرتے ہیں وہ بھی سخی تحسین ہیں۔

جن حضرات نے مختلف سبکٹیوں میں ”یومِ ندوہ“ کے گشت میں ”ہوای سکاؤٹس“ حاصلِ اعتراف کے انتظامات میں قابلِ تحسین کام کیا انکا ذکر اوپر آچکے ہے، ان حضرات نے جلسے کے متعلق دیگر قابلِ اذخات بھی سرانجام دیں، مجلس استقبالی ان حضرات کی خدمات کا اعتراف کرتی ہے، جن حضرات نے معقول عطیات، سامان اور مصارفِ دعوت سے امداد فرمائی ان کی امداد خاص طور پر مستحقِ تشکر ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے غیر عطا فرمائے،

ان حضرات کے علاوہ، اصحابِ مندرجہ ذیل خاص طور سے سخی فکریہ ہیں،  
ڈاکٹر قدرت علی صاحب نے مضیعی طبی کا کام کیا۔

شیخ محمد یاس صاحب سوداگر نے ”ظروف“ اور ماسٹر اسد اللہ خان صاحب نے

”پیشوا قالین“ مستقاریئے، شیخ ظہیر الدین احمد صاحب ریلوے انجنیر میاں، واکٹر محمد حسین صاحب اسٹنٹ سرجن انبالہ، چودھری گوردیش سنگھ صاحب کیل۔ ایم۔ لیل سی انبالہ لالہ دوونی چند صاحب کیل ایم۔ ایل سی۔ انبالہ (ان چاروں حضرات) نے اپنی اپنی موٹر گاڑیاں مستقار دین، لالہ گنگا رام صاحب رئیس اعظم۔ ایم۔ ایل سی۔ نے بھی اپنی موٹر اور دیگر سامان مستقار عنایت فرمایا،

شیخ عبدالرحیم صاحب سہوردی، میان عبدالستار صاحب کیل، مرزا عبدالسید صاحب بی۔ اے۔ ماسٹر عنایت اللہ صاحب، حاجی محمد رمضان صاحب، شیخ عبدالکاکیم صاحب گجراتی خواجہ محمد شریف صاحب بی۔ اے۔ ان تمام حضرات نے بڑی محنت کے ساتھ مختلف خدمات انجام دیں، میان عبدالحق صاحب انقیب انجمن سلامیہ نے اول سے آخر تک بیحد محنت کی، سید زوار حسین صاحب، منشی شیر افگن خان صاحب، سید سلطان حسین صاحب، منشی محمد حسین صاحب ملازمان مینو نیل کمیٹی اور سید محمد علی صاحب روزہ نشینی کی خدمات بھی شکر گزار سی کے قابل ہیں، مجلس استقبالی ان تمام حضرات کی دل سے ممنون ہے اور ان کے لیے دعا و خیر کرتی ہے۔

گوشوارہ آمد و صرف مجلس استقبالی کی کل آمدنی کی میزان مبلغ تین سو پچاس روپے کا گوشوارہ آمد و صرف مجلس استقبالی روپیہ دو آنہ چھ پائی ہوتی ہے اور بقا بلانس کے کل صرفہ کی میزان مبلغ دو ہزار سات سو ایک روپیہ تین پائی ہوتی ہے، یعنی بعد مصارف کے مبلغ سات سو پچاس روپیہ دو آنہ تین پائی بچ رہے جس کا گوشوارہ حسب مندرجہ ذیل ہے،



# گوشواره آمد و صرف مجلس استقبالی متعلق اجلاس بستم ندوة العلماء

منقده ۲۸-۲۹ نومبر ۱۹۲۵ء  
بمقام شہزادہ سالہ

آمدنی	رقم	مداخرجات	کیفیت
مد آمدنی	رقم	مداخرجات	رقم
چندہ رکینت مجلس استقبالی	۱۰۰/۰۰	تارو واک	۱۰/۰۰
چندہ رکینت ندوة العلماء	۱۰۰/۰۰	سفر خرچ	۱۰/۰۰
چندہ معاونت ندوة العلماء	۱۰۰/۰۰	کرایہ تانگہ و ما برداری	۱۰/۰۰
چندہ یوم ندوہ	۱۰/۰۰	طباعت	۱۰/۰۰
فروختگی اشیاء	۱۰/۰۰	تعمیرات	۱۰/۰۰
عطیات	۱۰/۰۰	کرایہ کرسی و غیمہ وغیرہ	۱۰/۰۰
میزان کل آمدنی	۱۰۰/۰۰	روشنی	۱۰/۰۰
	۱۰/۰۰	آرائش	۱۰/۰۰
	۱۰/۰۰	قیام	۱۰/۰۰
	۱۰/۰۰	طعام	۱۰/۰۰
	۱۰/۰۰	سامان کتابت	۱۰/۰۰
	۱۰/۰۰	منفرد	۱۰/۰۰

چندہ کنیت معاونت جیلاس	سامہ
جوہر المولا غلام محمد صاحب	المصنف
شلموی وکیل ندوۃ العلماء	المصنف
کیا گیا	المصنف
میزان کل مصارف	المصنف
بقایا	المصنف
میزان	المصنف

دستخط

سید غلام بھیک نیرنگ صدر مجلس استقبالی

نوٹ:- مبلغ سات سو پچاس روپیہ جو باقی قرض ہے وہ  
ندوۃ العلماء کے خزانہ میں ۲۹- اپریل ۱۹۲۶ء کو بحکمہ تعمیر دارالافتاء  
مب تحریک جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ جمع ہو گیا ہے۔

(صفی الدولہ حاکم الملک شمس العلماء)

محمد علی حسن لغمان  
ناظم ندوۃ العلماء

فہرست اسمائے گرامی آن مشاہیر علماء، مشائخ اور بزرگان قوم کی

اس اجلاس میں شرکت کے واسطے تشریف لائے تھے

(۱) جناب خواجہ صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی ملک  
محروسہ المصنعت حضور نظام۔

(۲) جناب صفی الدولہ حاکم الملک شمس العلماء نواب لوی سید محمد علی حسن خان صاحب ناظم ندوۃ العلماء

- (۳۱) جناب مولوی الناج سرسبز بخش صاحب کسبی۔ آئی۔ ای۔ حامی ندوۃ العلماء
- (۳۲) جناب مولوی محمد ظلیل الرحمن صاحب سہارن پور
- (۳۳) جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی متقدم دارالعلوم ندوۃ العلماء
- (۳۴) جناب مولوی مسعود علی صاحب ندوی
- (۳۵) جناب مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب پشتر سمن جج ریاست پٹیالہ
- (۳۶) جناب مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھڑی
- (۳۷) جناب مولوی عبدالرحیم صاحب رپواڑی
- (۳۸) جناب مولوی قاری عبدالسلام صاحب عباسی بانی پتہ۔
- (۳۹) جناب مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی امرتسر۔
- (۴۰) جناب مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء دہلی۔
- (۴۱) جناب مولوی شاہ محمد قاسم صاحب آبادی
- (۴۲) جناب ٹیسرے العلماء الحاج مولوی محمد حنیف اللہ صاحب تمام دارالعلوم ندوۃ العلماء
- (۴۳) جناب ابوالوفا مولوی محمد ثناء اللہ صاحب امرتسر
- (۴۴) جناب مولوی محمد حسن خان صاحب ندوی
- (۴۵) جناب مولوی عبدالرحمان صاحب ندوی بنگلہ
- (۴۶) جناب مولوی محمد عقیل الرحمن صاحب ندوی سہارن پور
- (۴۷) جناب مولوی مفتی محمد عبداللطیف صاحب پروفیسر جامع عثمانیہ حیدرآباد دکن۔
- (۴۸) جناب مولوی مناظر حسن صاحب بہاری پروفیسر جامع عثمانیہ حیدرآباد دکن
- (۴۹) جناب مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب ندوی

- (۲۲) جناب مولوی حکیم عین الدین صاحب جہر ضلع رہتک
- (۲۳) جناب مولوی ضیاء اللہ صاحب ندوی
- (۲۴) جناب مولوی غلام محمد صاحب شعلوی وکیل ندوۃ العلماء
- (۲۵) جناب مولوی حکیم احمد حسین صاحب دیوبندی
- (۲۶) جناب مولوی محمد فضل قدر صاحب ندوی
- (۲۷) جناب مولوی عبد الماجد صاحب بی۔ اے مولف فلسفہ جذبات
- (۲۸) جناب مولوی محمد ذکریا صاحب لدھیانہ
- (۲۹) جناب مولوی حبیب الرحمن صاحب صدر خلافت کمیٹی لدھیانہ۔
- (۳۰) جناب مولوی سید محمد صاحب جو ناگدھی دہلی
- (۳۱) جناب مولوی عبد الماجد صاحب بدایونی
- (۳۲) جناب مولوی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امرتسر
- (۳۳) جناب مولوی عبد التواب صاحب رہتک
- (۳۴) جناب مولوی قرشی صاحب اذیت تنظیم امرتسر
- (۳۵) جناب مولوی سید عبدالغفور صاحب ندوی مددگار ناظم ندوۃ العلماء
- (۳۶) جناب نواب زادہ محمد ارشاد علی خان صاحب رئیس کرناٹ
- (۳۷) جناب منشی مرزا احمد خان صاحب منہر اسٹیٹ نواب عمر وراز علی خان صاحب رئیس کرناٹ
- (۳۸) جناب خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب بیربر ٹاؤن لاہور تعلیم صوبہ پنجاب
- (۳۹) جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس مستمدال ندوۃ العلماء
- (۴۰) جناب ڈاکٹر سعید الدین صاحب کپلو امرتسر

(۴۱) جناب مولوی مسعود الرحمن خان صاحب شروانی رئیس حبيب گنج ضلع علیگڑھ

(۴۲) جناب نواب سید احسن خان صاحب بھوپال ہوس کھنڈو

(۴۳) جناب سید رشید الدین صاحب موودی کھنڈو

(۴۴) جناب مولوی عبدالحی خان صاحب سب جہڑا حیدر آباد دکن

(۴۵) جناب منشی وحید الحسن صاحب میس آسین ضلع آناؤ

## فہرست ممبران دومی ندوۃ العلماء از ۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۵ء

نمبر شمار	اسماء گرامی	پتہ	کیفیت
۱	جناب ایچ۔ اے۔ احمد بادشاہ صاحب	سکینڈ لائن بیچ	مدراں
۲	جناب محمد احمد دادا بجائی صاحب	کھنڈو	ضلع سورت
۳	جناب بیچو دادا ہاشم صاحب	ایٹ اسٹریٹ	پونہ
۴	جناب سلیمان داؤد ابو صاحب	سید پورہ	سورت
۵	جناب سلیمان احمد قاضی صاحب	کھنڈو	ضلع سورت
۶	جناب بیچو محمد حاجی ابراہیم صاحب	نمبر ۲۴ سلینڈ	مدراں
۷	جناب محمد موسی سیٹھ صاحب	نمبر ۲ گودون اسٹریٹ	مدراں
۸	جناب منشی عبدالحکیم صاحب تاجر جرم	بڑی سٹ	مدراں
۹	جناب خان بہادر حافظ محمد صاحب		
	رئیس و آنرییری مجسٹریٹ	کانپور	

۱۰	جناب منی نظام الدین صاحب تعلقہ دار	سترگھ	ضلع بارہ بنکی
۱۱	جناب خان بہادر محمد ہری رخیہ الدین		
۱۲	صاحب اہل ایم۔ ایس تعلقہ دار	پیار	ضلع بارہ بنکی
۱۳	جناب خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب		
	وزیر تعلیم صوبہ پنجاب		لاہور
۱۴	جناب نواب محمد ارشاد علی خان صاحب		
	رئیس		کرناٹ
۱۵	جناب لانا الحاج سر رحیم بخش صاحب		
	کے سی۔ آئی۔ ای۔ حامی ندوۃ العلماء		ضلع کرناٹ
	رئیس		

## فہرست ارکان تنظیم ندوۃ العلماء

۱۹۲۶ء

- (۱) جناب مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب قاضی محلہ سہارن پور
- (۲) جناب نواسید ریا جنگبہادر مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب شیروانی رئیس قصد اللہ امور مذہبی مالک مدرسہ حضرت
- (۳) جناب مولوی حمید الدین صاحب بی۔ اے۔ پھر یا ضلع عظیم گڑھ
- (۴) جناب صفی الدولہ صاحب الملک شمس العلماء نواب مولوی سید محمد علی حسن خان صاحب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ
- (۵) جناب مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب فیس ڈناؤلی
- (۶) جناب مولوی ابوالقاسم صاحب سیف شہر بنارس۔

- (۷) جناب مولوی حاجی اعجاز علی صاحب یس کا کوری ضلع لکھنؤ
- (۸) جناب مولوی حبیب الزمان خان صاحب منتظم باب حکومت حیدر آباد دکن
- (۹) جناب مولوی منظور البی صاحب پیل پھیت
- (۱۰) جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی معتمد دارالعلوم شبلی منزل اعظم لکھنؤ
- (۱۱) جناب مولوی مسعود علی صاحب ندوی شبلی منزل اعظم لکھنؤ
- (۱۲) جناب مولوی احمد زمان خان صاحب یس و آئری مسرٹ شاہمان پور
- (۱۳) جناب مولوی ابوبکر محمد شیت صاحب جون پور
- (۱۴) جناب مولوی حکیم ڈاکٹر حاجی سید عبدالعلی صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ لکھنؤ
- (۱۵) جناب مولوی سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل ہائیکورٹ آف آئری سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ لکھنؤ
- (۱۶) جناب خان بہادر میر حسین صاحب پشاور ڈپٹی کلکٹر لکھنؤ
- (۱۷) جناب منشی محمد اظہار علی صاحب بی۔ اے۔ وکیل لکھنؤ
- (۱۸) جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب یس و آئری مسرٹ کانپور
- (۱۹) جناب شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹریٹ لا۔ لکھنؤ
- (۲۰) جناب مولوی حاجی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ لکھنؤ
- (۲۱) جناب مولوی حاجی نور مسن صائیر وکیل و آئری مسرٹ کلکٹر کا کوری ضلع لکھنؤ
- (۲۲) جناب منشی احتشام علی صاحب رئیس مستمال ندوۃ العلماء لکھنؤ
- (۲۳) جناب مولوی عبدالرحیم صاحب ریواڑی
- (۲۴) جناب مولوی شاہ نظام الدین صاحب جہری حیدر آباد دکن

(۲۵) جناب مولوی قاری عبدالسلام صاحب عباسی پانی پت

(۲۶) جناب مولوی محمد دؤدو صاحب غزنوی امرتسر۔

(۲۷) جناب مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب پشترکشن حج ریاست پٹیالہ

(۲۸) جناب مولوی عبداللہ صاحب منہاس امرتسر۔

(۲۹) جناب خان بہادر آرمیل شیخ عبدالقادر صاحب پیرسٹروڈ زیر تعلیم صوبہ پنجاب لاہور

(۳۰) جناب سید غلام بھیک صاحب نیوگ۔ بی۔ اے۔ وکیل ہائیکورٹ۔ شہر انارک

(۳۱) جناب شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹریٹ لا۔ امرتسر

(۳۲) جناب بابو قمر الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر

(۳۳) جناب میان عبدالغفور صاحب بی۔ اے تاجر حرم علمیہ بلڈنگ۔ کانپور

(۳۴) جناب سید ملک لوی حکیم حافظ محمد اہل خان صاحب رئیس دہلی۔

(۳۵) جناب مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد شاہی دہلی

(۳۶) جناب نواب بشیر الدین احمد صاحب دہلی

(۳۷) جناب مولوی حکیم حبیب الرحمن صاحب ڈھاکہ

(۳۸) جناب آرمیل خان بہادر نواب جو دہری سید نواب علی صاحب کلکتہ

(۳۹) جناب خان بہادر خواجہ محمد عظیم صاحب ڈھاکہ

(۴۰) جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب جیشی قادری پھولادی شریف ضلع پٹنہ

(۴۱) جناب مولوی سید محمد قاسم صاحب علم العربیہ مدرسہ شمس الدہلی پٹنہ

(۴۲) جناب شمس العلماء حافظ سید محمد الحق صاحب ڈھاکہ پٹنہ

(۴۳) جناب ڈاکٹر سید محمود صاحب بیرسٹریٹ لا پھیرہ

(۴۴) جناب مولوی حاجی ضیاء الدین محمد صاحب مدراس



- (۴۵) جناب مولوی محمد فضل اللہ صاحب ناظم مدرسہ عربیہ دارالسلام عمر آباد ضلع شمالی ارکات
- (۴۶) جناب نواب غلام احمد صاحب کلاسی گولڈ میڈلس کارومنڈل
- (۴۷) جناب مولوی قطب الدین احمد صاحب جامع مسجد بلگرام
- (۴۸) جناب آنریبل سیدہ ابراہیم بیون جعفر صاحب پونہ
- (۴۹) جناب مولوی سید عبدالرزاق صاحب کلرک آف کورٹ (کلرک ہرار)
- (۵۰) جناب مولوی محمد محمود علی خان صاحب ندوی ناگپور
- (۵۱) جناب مولوی عبدالقادر صاحب کیل امرادٹی (ہرار)
- (۵۲) جناب حاجی سیدہ محمود بیگم بھائی میان صاحب رنگون
- (۵۳) جناب مولوی الحاج سر رحیم بخش صاحب کے۔ سی۔ آئی۔ ای حامی ندوۃ العلماء اور ضلع کراچی
- (۵۴) جناب ملا عبدالباسط صاحب منصف تعلقہ لاہور عثمان آباد حیدر آباد دکن۔
- (۵۵) جناب مولوی حافظ فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ ریاست رامپور
- (۵۶) جناب ضیاء العلوم مولوی مفتی محمد انوار الحق صاحب۔ ایم۔ اے۔ ڈاکٹر سرسرتیہ تعلیمات ریاست بھوپال

- (۵۷) جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے سابق بمبئی کونسل ریاست بھادپور
- (۵۸) جناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن عدالت حیدر آباد دکن
- (۵۹) جناب مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب ندوی کانفرنس آف علیگڑھ
- (۶۰) جناب مولوی عبدالباری صاحب بی۔ اے پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن۔
- (۶۱) جناب مولوی محمد شبلی صاحب بی۔ اے ترم مدرسہ اصلاح سرسرتیہ ضلع اعظم گڑھ
- (۶۲) جناب شفاء الملک مولوی حکیم محمد عبدالحمید صاحب لکھنؤ

(۶۳) جناب مولوی محی الدین صاحب بی۔ اسے صدر ممیتہ اشاعتہ و تبلیغ الاسلام تصور ضلع لاہور۔

(۶۴) جناب مولوی سید محمد لطیف اللہ صاحب خانقاہ رحمانیہ مخصوص پورہ مونگیر

(۶۵) جناب سرمدی الحق صاحب ٹیس و بیس سرائٹ لاہور

(۶۶) جناب مولوی عبدالقادر صاحب وکیل تصور ضلع لاہور

(۶۷) جناب مولوی حکیم عبدالجلیل صاحب ندوی پشاور۔

(۶۸) جناب خان بہادر نواب سر محمد مزیل اللہ خان صاحب بالقابہ بحکم پور ضلع علیگڑھ



# فہرست عام غرضند و تعلما از یکم نومبر ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۶ء

(بترتیب حروف تہجی)

نمبر شمار	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم
	مادہ لغت (الف)				
۱	جناب منشی اقبال احمد صاحب کلہاڑی		۹	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۲
	پبلک کسٹس پارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا			جناب منشی احمد شاہ صاحب کیشن لال کٹھن	
	شملہ	عہدہ		گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	عہدہ
۲	جناب خواجہ ابوالحسن صاحب فتر تعلیمات		۱۰	جناب منشی احمد دین صاحب بن مہین گورنمنٹ	
	وغیرہ شملہ	عہدہ		آف انڈیا پریس شملہ	۱۱
۳	جناب بابو امیر فتح صاحب یوے بورڈ	عہدہ	۱۱	جناب بابو الہ بخش صاحب کیشن ہولڈر	
۴	جناب بابو اکرام اللہ خان صاحب			گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	عہدہ
	ریلوے بورڈ شملہ	عہدہ	۱۲	جناب یو خان صاحب یازار زرین شملہ	عہدہ
۵	جناب بابو انور علی صاحب شملہ	۱۸	۱۳	جناب منشی اللہ دیا صاحب کینل پوٹ ہاؤس	
۶	جناب منشی اللہ دیا صاحب نمبر ۱			اپر بازار شملہ	عہدہ
	کمپازٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴	۱۴	جناب براہیم صاحب سبزی بازار شملہ	۱۸
۷	جناب سید اشفاق احمد صاحب نمبر ۱		۱۵	جناب ارشد حسین صاحب تہمتی فاروقی	عہدہ
	کمپازٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲	۱۶	جناب گل خان بہادر مسٹر انعام الحق صاحب	
۸	جناب براہیم صاحب فیزی ڈیکلکٹور			فاریق آفس شملہ	۱۶

نمبر شمار	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم
	(ردیف ب)			گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۷
۱۷	جناب پیر جی بخش الدین صاحب نمبر ۱	۲۶	۲۶	جنابان محمد عیسیٰ ساڑا پر بازار شملہ	۱۷
	کپا ز میگزین گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲۷	۲۷	جناب جانی صاحب سبزی منڈی بازار شملہ	۱۸
۱۸	جناب ملا بخش الدین صاحب نمبر ۲	۲۸	۲۸	جناب منشی حبیب اللہ صاحب دفترا بخش	۱۸
	کپا ز میگزین گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲۹	۲۹	جناب ابوبخش حبیب اللہ صاحب پست	۱۸
۱۹	جناب بھور صاحب خیاط بازار زین شملہ	۲	۲	کمیٹی شملہ	۱۸
	(ردیف پ)			جناب بابو حیدر علی صاحب شملہ	۳۰
۲۰	جناب پرنس بوٹ ہاؤس اپر بازار شملہ	۲۷	۲۷	جناب بابو حاجی صاحب شملہ	۳۱
	(ردیف ت)			جناب بابو چشت علی خان صاحب نمبر ۱	۳۲
۲۱	جناب منشی تاج الدین صاحب بخش	۳۰	۳۰	کپا ز میگزین گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۳۲
	امری ہید کوارٹس شملہ	۳۱	۳۱	جناب منشی حیدر حسین صاحب شملہ	۳۳
۲۲	جناب خان بہادر سید تاج الدین احمد صاحب	۳۲	۳۲	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۳۴
	سبزل ہرڈ آف روینو شملہ	۳۳	۳۳	جناب منشی حبیب اللہ صاحب بازار زین شملہ	۳۴
۲۳	جناب ابوبتاج الدین صاحب بازار آفس شملہ	۳۳	۳۳	جناب حبیب اللہ صاحب سبزی بازار شملہ	۳۵
	(ردیف ج)				
۲۴	جناب منشی سید جمال الدین شاہ صاحب	۳۴	۳۴		
	کاپی ہولڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۳۵	۳۵		
۲۵	جناب بابو جواہر خان صاحب ناظم جیکر				



رقم شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان
۵۳	جناب شیر احمد صاحب نان بانی کابل	۶۱	ارکیو لاجنگل دپارمنٹ شملہ
	بازار زیرین شملہ		ساد لیت (ع)
۵۴	جناب شیر محمد خان صاحب خیاط	۶۲	چندہ معرفت جناب عبدالرب محمد احمد
	بازار زیرین شملہ		صاحبان غیر شملہ بروزعید الفطر
	ساد لیت (ص)		جناب عبدالغفور صاحب گادر شملہ
۵۵	جناب منشی صفدر علی صاحب دفتر		قیمت جرم قربانی
	انجنیر انجیف آدمی ہیڈ کوارٹرس شملہ		جناب منشی عبدالحق صاحب یکارڈ کپہ
۵۶	جناب بابو صدیق احمد صاحب ریلوے		گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ
	بورڈ شملہ		جناب منشی عبدالغفار صاحب کلرک
۵۷	جناب سر صدیق حسن خان صاحب ری		گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ
	ڈپارمنٹ شملہ		جناب منشی عبدالرزاق صاحب کلرک
	ساد لیت (ط)		گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ
۵۸	جناب منشی طاہر حسین صاحب کلرک		جناب عبد العزیز خان صاحب
	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ		کلرک گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ
۵۹	جناب منشی طفیل احمد صاحب آدمی		جناب منشی عبدالرحمن صاحب
	ڈپارمنٹ شملہ		ریوائر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ
	ساد لیت (ظ)		جناب منشی عبدالصمد صاحب کاپی ہولڈر
۶۰	جناب بابو سیف ظہور الدین صاحب		گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۶۹	جناب منشی عبدالستار صاحب کلارک	۷۸	۷۸	جناب بابو عبدالغنی صاحب نیپل	۱۸
	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۷۹	۷۹	جناب بابو عبدالقدیر صاحب شملہ	۱۹
۷۰	جناب بابو عبدالغفور صاحب بٹ صاحب	۸۰	۸۰	جناب ابو لوی علی نقی صاحب بی اے	۲۰
۷۱	جناب بابو عبداللطیف صاحب بٹ صاحب	۸۱	۸۱	جناب منشی عبدالرب صاحب باری	۲۱
	دفتر انجمن تحریک آرمی ہیڈ کوارٹرس شملہ	۸۲	۸۲	جناب منشی عبدالرشید صاحب آرمی	۲۲
۷۲	جناب منشی عبدالقیوم صاحب بٹ صاحب	۸۳	۸۳	جناب مرزا علیم الدین صاحب نمبر ۱	۲۳
	دفتر انجمن تحریک آرمی ہیڈ کوارٹرس شملہ	۸۴	۸۴	جناب عبدالرشید صاحب فتری نمبر ۱	۲۴
۷۳	جناب منشی عبدالنسی صاحب دفتر تعلیمات	۸۵	۸۵	جناب عید و صاحب دفتر گورنمنٹ	۲۵
	موجودہ شملہ	۸۶	۸۶	جناب عبدالشکور صاحب دفتر ۱	۲۶
۷۴	جناب بابو عبدالرزاق صاحب دیوے	۸۷	۸۷	جناب عبدالشکور صاحب دفتر ۲	۲۷
	بورڈ شملہ	۸۸	۸۸	جناب منشی عبدالکریم خان صاحب	۲۸
۷۵	جناب بابو عبدالرحمن صاحب کلاہوس	۸۹	۸۹		
	ڈپارٹمنٹ شملہ	۹۰	۹۰		
۷۶	از فاضل اسکول معرفت جناب سید	۹۱	۹۱		
	یعقوب شاہ صاحب شملہ	۹۲	۹۲		
۷۷	جناب بابو عبدالغفور صاحب نیپل	۹۳	۹۳		
	کمٹی شملہ	۹۴	۹۴		

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۸۸	آئریز لائون مشین گورنمنٹ پریس شملہ	۹۷	۱۰۱	آئریز لائون مشین گورنمنٹ پریس شملہ	۹۷
۸۹	جناب عاشق علی صاحب ابریز لائون مشین	۹۸	۱۰۲	جناب عبد الرحمن صاحب نمبر ۹	۹۸
۹۰	گورنمنٹ پریس شملہ	۹۹	۱۰۳	آئریز لائون مشین گورنمنٹ پریس شملہ	۹۹
۹۱	جناب عبد الکریم صاحب نمبر ۷	۱۰۰	۱۰۴	جناب عبد العزیز صاحب زرگر بازار	۱۰۰
۹۲	آئریز لائون مشین گورنمنٹ پریس شملہ	۱۰۱	۱۰۵	زیرین شملہ	۱۰۱
۹۳	جناب عبد السبحان صاحب کیشین	۱۰۲	۱۰۶	جناب عبد العزیز صاحب کتب فیدش	۱۰۲
۹۴	گورنمنٹ پریس شملہ	۱۰۳	۱۰۷	بازار زیرین شملہ	۱۰۳
۹۵	جناب عبد الرزاق صاحب نمبر ۲	۱۰۴	۱۰۸	جناب عبد الصمد صاحب سوداگر شملہ	۱۰۴
۹۶	این ڈم مین گورنمنٹ پریس شملہ	۱۰۵	۱۰۹	آپر بازار شملہ	۱۰۵
	جناب شیخ عبد الرحیم صاحب جمعدار	۱۰۶		جناب عبد الخالق صاحب داکٹر شملہ	۱۰۶
	پریس مشین گورنمنٹ پریس شملہ	۱۰۷		آپر بازار شملہ	۱۰۷
	جناب بشی عبد الغفار خان صاحب	۱۰۸		جناب عبد الحمید صاحب سبزی بازار شملہ	۱۰۸
	آئریز لائون مشین گورنمنٹ پریس شملہ	۱۰۹		جناب بابو عبد الحمید صاحب فاقان شملہ	۱۰۹
	جناب شیخ عبد الفتی صاحب بوت حریٹ	۱۱۰		جناب بابو علی مصطفیٰ صاحب	۱۱۰
				فان آفس شملہ	۱۱۱
				جناب بولیم الدین صاحب فاقان آفس شملہ	۱۱۲



نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۰۷	جناب شیخ علی محمد صاحب جام حریٹ	۱۰۷	۱۱۷	جناب غلام حسین صاحب بابتہ دادا دھالی	۱۱۷
	اپر بازار شملہ			صاحب سید پورہ سورت	۱۱۸
	سردیف (غ)			سردیف (ف)	
۱۰۸	جناب منشی غلام حسین صاحب کاپی پورہ	۱۰۸	۱۱۸	جناب سید فرزند علی شاہ صاحب بوانسر	۱۱۸
	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ			گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۱۹
۱۰۹	جناب بابو غلام حسن صاحب دفتر تعلیمات	۱۰۹	۱۱۹	جناب منشی فیروز الدین صاحب ہسٹنٹ	۱۱۹
	وغیرہ شملہ			انڈسٹریل گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۲۰
۱۱۰	جناب منشی عزیز اللہ صاحب منبرا	۱۱۰	۱۲۰	جناب منشی فضل الہی صاحب قریشی	۱۲۰
	کمپازٹر گورنمنٹ آف انڈیا شملہ			دفتر تعلیمات وغیرہ شملہ	۱۲۱
۱۱۱	جناب غلام نبی صاحب بزرگ کمپازٹر	۱۱۱	۱۲۱	جناب منشی فتح محمد صاحب شفیقہ الدینی پورہ	۱۲۱
	گورنمنٹ پریس آف انڈیا شملہ			سردیف (ق)	۱۲۲
۱۱۲	جناب غلام رسول صاحب گھڑی باز	۱۱۲	۱۲۲	جناب چودھری قادر بخش صاحب ہسٹنٹ	۱۲۲
	اپر بازار شملہ			انڈسٹریل گورنمنٹ شملہ	۱۲۳
۱۱۳	جناب بابو غلام قادر صاحب افغان آفس شملہ	۱۱۳	۱۲۳	جناب بابو محمد الدین صاحب آفس شملہ	۱۲۳
۱۱۴	جناب بابو حافظ عین الدین صاحب افغان شملہ	۱۱۴	۱۲۴	جناب قادر شاہ خان صاحب انیکہ	۱۲۴
۱۱۵	جناب لوی غلام محمد صاحب شیرانی	۱۱۵		تھانہ سنگرام ضلع پر تاپ گورنمنٹ	
	سابق طالب العلم مذکورہ			موقوفہ گنج ضلع فرخ آباد	
۱۱۶	جناب خان بہادر شیخ غلام حسن صاحب	۱۱۶			

رقم	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم	اسماء گرامی چند دہندگان
۱۲۵	جناب بابو کبیر الدین احمد خان صاحب شملہ	۱۲۵	سر دیف (ک)
۱۲۶	جناب حاجی کریم بخش صاحب میوہ فروش	۱۲۶	جناب بازاری زرین شملہ
۱۲۷	جناب شفی محمد عبداللہ صاحب ریڈر	۱۲۷	جناب کلا صاحب بازار زرین شملہ
۱۲۸	جناب کرمون صاحب بے متفرق بازار زرین شملہ	۱۲۸	جناب کریم بخش صاحب میوہ فروش
۱۲۹	جناب قاضی کلیم الدین کسٹنٹ انڈیا شملہ	۱۲۹	سر دیف (گ)
۱۳۰	جناب چودھری گامون صاحب	۱۳۰	جناب چودھری گامون صاحب
۱۳۱	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۳۱	سبزی بازار شملہ
۱۳۲	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۳۲	سر دیف (م)
۱۳۳	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۳۳	جناب میر مشتاق احمد صاحب کلرک
۱۳۴	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۳۴	اپر فورس شملہ
۱۳۵	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۳۵	جناب محمد عثمان صاحب کلرک گورنٹ
۱۳۶	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۳۶	آف انڈیا پریس شملہ
۱۳۷	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۳۷	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک گورنٹ
۱۳۸	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۳۸	آف انڈیا پریس شملہ
۱۳۹	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۳۹	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک
۱۴۰	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۴۰	آف انڈیا پریس شملہ
۱۴۱	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۴۱	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک
۱۴۲	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۴۲	آف انڈیا پریس شملہ
۱۴۳	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۴۳	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک
۱۴۴	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۴۴	آف انڈیا پریس شملہ
۱۴۵	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۴۵	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک
۱۴۶	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۴۶	آف انڈیا پریس شملہ
۱۴۷	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۴۷	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک
۱۴۸	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۴۸	آف انڈیا پریس شملہ
۱۴۹	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۴۹	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک
۱۵۰	جناب شفی محمد حسین صاحب کلرک	۱۵۰	آف انڈیا پریس شملہ

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱	انڈسٹریل پکٹ کس ڈپارٹمنٹ کراچی	۵۰	۱۵۰	جناب بابو محمد اسحاق صاحب	۱۵۰
	آف انڈیا شملہ	۵۱	۱۵۱	مینونپیل کمیٹی شملہ	۱۵۱
۱۵۲	جناب چودھری محمد علی صاحب ہٹنٹ	۵۲	۱۵۲	جناب بابو محمد شریف صاحب نمبر	۱۵۲
	انڈسٹریل پکٹ کس ڈپارٹمنٹ کراچی	۵۳	۱۵۳	مینونپیل کمیٹی شملہ	۱۵۳
	آف انڈیا شملہ	۵۴	۱۵۴	جناب بابو محمد بخش صاحب مینونپیل کمیٹی شملہ	۱۵۴
۱۵۵	جناب حافظ محمد حنیف صاحب صدیقی	۵۵	۱۵۵	جناب بابو محمد حفیظ صاحب مینونپیل کمیٹی شملہ	۱۵۵
	دفتر تعلیمات وغیرہ شملہ	۵۶	۱۵۶	جناب بابو گل محمد صاحب مینونپیل کمیٹی شملہ	۱۵۶
۱۵۷	جناب بابو محمد ابراہیم صاحب ریلوے بورڈ	۵۷	۱۵۷	جناب بابو محمد برکت اللہ صاحب	۱۵۷
	شملہ	۵۸	۱۵۸	مینونپیل کمیٹی شملہ	۱۵۸
۱۵۹	جناب بابو عبدالنبی صاحب ریلوے بورڈ	۵۹	۱۵۹	جناب بابو محمد رفیع خان صاحب	۱۵۹
۱۶۰	جناب بابو محمد رمضان خان صاحب	۶۰	۱۶۰	مینونپیل کمیٹی شملہ	۱۶۰
	ریلوے بورڈ شملہ	۶۱	۱۶۱	جناب بابو محمد اشرف صاحب مینونپیل کمیٹی شملہ	۱۶۱
۱۶۱	جناب بابو میان محمد صاحب کامرس	۶۲	۱۶۲	جناب بابو محمد فاضل صاحب مینونپیل کمیٹی شملہ	۱۶۲
	کراچی پورٹ شملہ	۶۳	۱۶۳	جناب بابو محمد رفیع الدین صاحب مینونپیل کمیٹی شملہ	۱۶۳
۱۶۲	جناب بابو محمد حسین خان صاحب	۶۴	۱۶۴	جناب بابو محمد عثمان صاحب کپاڑا	۱۶۴
	ریلوے بورڈ شملہ	۶۵	۱۶۵	مینونپیل کمیٹی شملہ	۱۶۵
۱۶۳	جناب مرزا محمود بیگ صاحب	۶۶	۱۶۶	جناب بابو محمد رفیع صاحب مینونپیل کمیٹی شملہ	۱۶۶
	مینونپیل کمیٹی شملہ	۶۷	۱۶۷	جناب بابو محمد رفیع صاحب مینونپیل کمیٹی شملہ	۱۶۷

نمبر شمار	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم
۱۶۳	جناب شیخ محمد عیسیٰ صاحب لکپانہ زیر منشی شملہ	۱۴۷	۱۶۳	مہرشی سکریشری کمانڈر انچیف ٹولون	۱۴۷
۱۶۴	جناب شیخ محمد عظیم خان صاحب نمبرا	۱۴۷	۱۶۴	جناب محمد حسن صاحب کلنگ بازار	۱۴۷
۱۶۵	جناب مولانا بخش صاحب پریس مین	۱۴۷	۱۶۵	زیرین شملہ	۱۴۷
۱۶۶	جناب لکپانہ زیر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۴۷	۱۶۶	جناب باشندگان صاحبان زیر بازار شملہ	۱۴۷
۱۶۷	جناب محمد نسیم صاحب دسٹر چوٹر	۱۴۷	۱۶۷	جناب محمد مشرف عبدالغنی صاحب	۱۴۷
۱۶۸	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۴۷	۱۶۸	تنباکو فروش بازار زیرین شملہ	۱۴۷
۱۶۹	جناب مراد علی صاحب امپازیر گورنمنٹ	۱۴۷	۱۶۹	جناب شیخ محبوب الہی کرم الہی صاحب	۱۴۷
۱۷۰	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۴۷	۱۷۰	سوداگر بازار زیرین شملہ	۱۴۷
۱۷۱	جناب مرزا محمد حسن صاحب باغ ٹڈر	۱۴۷	۱۷۱	جناب محمد حسن صاحب شال مرغیش	۱۴۷
۱۷۲	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۴۷	۱۷۲	اپر بازار شملہ	۱۴۷
۱۷۳	جناب منشی مشتاق احمد صاحب سیکشن ہاؤس	۱۴۷	۱۷۳	جناب محمد یوسف صاحب سبزی بازار	۱۴۷
۱۷۴	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۴۷	۱۷۴	شملہ	۱۴۷
۱۷۵	جناب بابو عظمت اللہ خان صاحب	۱۴۷	۱۷۵	جناب مراد بخش صاحب سبزی بازار شملہ	۱۴۷
۱۷۶	ہوم ڈپارٹمنٹ شملہ	۱۴۷	۱۷۶	جناب محمد ابراہیم صاحب متفرق سبزی بازار شملہ	۱۴۷
۱۷۷	جناب بابو منظور علی صاحب مالک	۱۴۷	۱۷۷	جناب حافظ محمد بخش صاحب سبزی بازار	۱۴۷
۱۷۸	آرمی پریس شملہ	۱۴۷	۱۷۸	شملہ	۱۴۷
۱۷۹	جناب سید مرتضیٰ علی صاحب قنری	۱۴۷	۱۷۹	جناب بابو محمد عیسیٰ صاحب جامع مسجد شملہ	۱۴۷

نمبر شملہ	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۸۳	جناب میر محمد ابراہیم صاحب فاضل آفس شملہ	۱۹۳	۱۹۳	جناب بابو نور الدین صاحب میڈیکل	۱۹۳
۱۸۴	جناب بابو محمد حسین ڈار صاحب	۱۹۴	۱۹۴	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۹۴
۱۸۵	فان آفس شملہ	۱۹۵	۱۹۵	جناب منشی نور محمد صاحب کراچی منبر	۱۹۵
۱۸۶	جناب بابو محمد اسماعیل خان صاحب	۱۹۶	۱۹۶	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۹۶
۱۸۷	فان آفس شملہ	۱۹۷	۱۹۷	جناب منشی نذیر محمد صاحب ریڈر	۱۹۷
۱۸۸	جناب بابو منظور حسن صاحب فاضل آفس شملہ	۱۹۸	۱۹۸	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۹۸
۱۸۹	جناب بابو ملک حسن دین خان صاحب	۱۹۹	۱۹۹	جناب بابو نور محمد خان صاحب	۱۹۹
۱۹۰	فان آفس شملہ	۲۰۰	۲۰۰	ریلوے بورڈ شملہ	۲۰۰
۱۹۱	جناب مولوی محمد سلیم صاحب س	۲۰۱	۲۰۱	جناب بابو نصر اللہ خان صاحب کس	۲۰۱
۱۹۲	وارا العلوم ندوہ لکھنؤ	۲۰۲	۲۰۲	ڈپارٹمنٹ شملہ	۲۰۲
۱۹۳	جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب	۲۰۳	۲۰۳	جناب بابو نظیر احمد صاحب نیپل کٹی	۲۰۳
۱۹۴	اسسٹنٹ سارجن فوج لکھنؤ	۲۰۴	۲۰۴	جناب چودھری نور بخش صاحب	۲۰۴
۱۹۵	جناب قاضی محمد غلیں صاحب رئیس	۲۰۵	۲۰۵	سبزی بازار شملہ	۲۰۵
۱۹۶	سید راہپور	۲۰۶	۲۰۶	جناب چودھری نبی بخش صاحب	۲۰۶
۱۹۷	جناب الہ صاحبہ مشیر الزماں صاحب	۲۰۷	۲۰۷	سبزی بازار شملہ	۲۰۷
۱۹۸	سید راہپور	۲۰۸	۲۰۸	جناب چودھری نعمت اللہ صاحب	۲۰۸
۱۹۹	سید راہپور	۲۰۹	۲۰۹	بازار بیضہ فروشان شملہ	۲۰۹
۲۰۰	سید راہپور	۲۱۰	۲۱۰	بازار بیضہ فروشان شملہ	۲۱۰

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
	سردیف (و)			سردیف (ا)	
۲۰۱	جناب منشی ولی محمد صاحب فستر نمبر ۱	۲۰۴	۲۰۲	جناب ہمدرد ہونٹ صاحب ثلثہ	۲۰۴
	کیا زبیر غلہ	۴		سردیف (ی)	
۲۰۳	جناب پیر غانقا دفتری نمبر کیا زبیر غلہ	۲	۲۰۵	جناب منشی یعقوب احمد صاحب دبی بانو غلہ	۲۰۵
<p>میزان کل تین سو اسٹور روپیہ چھ آنہ نوپائی</p> <p>دستخط منشی محمد حشام علی مستد مال</p> <p>راحت حسین محمد مال</p> <p>۱۹۲۶ء</p>					
<p>چندہ وظائف از یکم نومبر ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۶ء</p>					
نمبر ۱					
نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
	سردیف (ب)			سردیف (ح)	
۱	جناب انیس حضور نواب صاحب	۴	۲	جناب منشی حکیم الدین صاحب کیکل کھنڈ	۴
	بادر ریاست بجا و پور	۵		جناب مولانا حبیب الرحمن صاحب شعلی	۵
۲	جناب منیر صاحب رگاہ کپنی بہار	۵		نواب صدر یار جنگ بادر	۵
	سردیف (ج)			سردیف (س)	
۳	جناب شیو مال محمد صاحب چھوٹی شتر	۶	۶	جناب معرفت سیالپان صاحب شتری	۶
	مدراں	۶		جناب پریم چند صاحب شتری	۶

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۰	رادیف (ف)			رادیف (م)	
۷	جناب فاطمہ بی بی صاحبہ ادگے رست	۹	۹	جناب صفی الدولہ حسام الملک	
	بیبی معرفت سکریٹری صاحب	۱۰	۱۰	جناب مولوی محمد علی بن اچان صاحبہ ناظمہ العلماء	
۸	رادیف (ک)			جناب مولوی محمد وسیم صاحب بیرک کھنڈہ	
	جناب نواب صد ریا جنگ بہادر	۱۱	۱۱	بلانا نام (تفصیل) دو سو سولہ روپیہ	
	سکریٹری وقف کرناں				

میزان کل  
 دستخط منشی محمد عثمان علی مستمال  
 ایک ہزار سات سو بائیس روپیہ ،  
 راحت حسین محمد مال

## فہرست چندہ زکوٰۃ از یکم نومبر ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱	رادیف (الف)			رادیف (ع)	
۱	جناب سید اصغر حسین صاحب بی ایم	۳	۳	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب جنرل	
	ایل - ایل بی - وکیل کھنڈہ	۴	۴	سید رحمت بستی نوجان دھر	
	رادیف (س)			جناب عبدالصمد خان صاحبہ کھنڈہ	
۲	جناب میر سید حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر			میدوس ضلع مراد آباد	
	پر تاب گڈھ	۵	۵	جناب عبدالعزیز ڈار صاحبہ کھنڈہ	
				نویں ڈار کھنڈہ	

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۵	سر دلیف (غ)	۵	۸	جناب مولوی منعم الدین صاحب گزمنہ	۵
۶	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی	۵	۹	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۵
	وکیل ندوۃ العلماء لکھنؤ	۵	۹	سر دلیف (ن)	۵
	سر دلیف (ک)	۵	۹	نامعلوم الاسم بزرگہ منی آرڈر مندرجہ	۵
۶	جناب خواجہ کرو صاحب شال مرچنٹ	۵	۵	۵ مارچ ۱۹۲۶ء	۵
	زیر بازار شملہ	۵		سر دلیف (۸)	۵
	سر دلیف (۴)	۵	۱۰	جناب میر ہاشم علی صاحب کپانیر	۵
۷	جناب مولوی منعم الدین صاحب سکریٹری	۵		گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۵
	معین الندوۃ شملہ	۵		میزان کل مبلغ دوسو اڑتالیس روپیہ مارچ ۱۹۲۶ء	۵

دستخط منشی محمد احتشام علی مستد مال راحت حسین محرر مال

### فہرست چندہ تعمیر دار الاقامہ زکیم نومبر ۱۹۲۵ء لغایتہ آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱	سر دلیف (الف)	۵	۲	جناب مولوی عبد الماجد صاحب	۵
	جناب حافظ امداد علی صاحب ساکن	۵		دریا آبادی ضلع بارہ بنکی	۵
	خیر آباد ضلع بیتا پور	۵	۳	جناب عبد الصمد خان صاحب محلہ	۵
	سر دلیف (ع)	۵		کاٹھ دروازہ مراد آباد	۵



نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۴۰	جناب سیدہ حاجی عبداللہ مارون جعفر	۱۰	۱	خیر آباد ضلع سیتا پور	۱۰
	صاحب نمبر ۸۶ نمبر روڈ کراچی	۱۰	۲	جناب محمد حسین صاحب عرب لائن	۱۰
	سردیف (ف)		۳	خیر آباد ضلع سیتا پور	۱۰
۵	جناب حافظ فضل محمد صاحب اکٹھٹ	۱۰	۴	جناب محمد حیات خان صاحب بختیار گڑھ	۱۰
	المیر می وکس نمبر اول روڈ نگون	۱۰	۵	ملیح آباد لکھنؤ	۱۰
	سردیف (م)		۶	بلا تفصیل	۱۰
۶	جناب محمد شیر خان صاحب ساکن	۱۰	۷	میزان کل مبلغ اسماء لکھنؤ	۱۰

دستخط منشی محمد احتشام علی مستمال راحت حسین محرر مال

## فہرست چندہ سرمایہ محفوظہ از یکم دسمبر ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۶ء

۱ قیمت فروخت مکان اللت پور ضلع مہاشی  
(مبلغ تین سو چندہ روپیہ)

دستخط منشی محمد احتشام علی مستمال راحت حسین محرر مال

# فہرست کتب و کتب العلماء از یک نمبر ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر	اسماء گرامی چندہ دہندگان	نمبر	اسماء گرامی چندہ دہندگان
۱	جناب چودھری اقبال محمد خان صاحب	۱۰	جناب شیخ محمد از علی خان منار کراچی
۲	وکیل مویشی پور	۱۱	جناب فیضی احسان الرحمن صاحب گنج مہار پور
۳	جناب مولانا ابوالوفات اللہ صاحب	۱۲	جناب مولوی عجمی علی صاحب کراچی
۴	ادبیر الحدیث امرتسر	۱۳	کا کوری ضلع لکھنؤ
۵	جناب لوی احمد زمان خان صاحب	۱۴	جناب سیال جی حسان علی صاحب کراچی
۶	آزیزی محمد میر شاہ جہان پور	۱۵	ندوانی ڈاکٹرانہ ہزارہ ضلع انبالہ
۷	جناب خان صاحب احمد الدین خان صاحب	۱۶	جناب سید الفت علی صاحب محرم پور
۸	پنشنر اکاؤنٹنٹ	۱۷	دفتر صاحب سرگٹ جج شہر انبالہ
۹	بنای خان بہادر شیخ امیر علی صاحب	۱۸	جناب بابو اکبر علی صاحب محلہ
۱۰	ریشا رڈ سرگٹ جج موہن لال گنج لاہور	۱۹	ماہ پارہ شہر انبالہ
۱۱	جناب نواب سید حیر خان صاحب	۲۰	جناب ستری احمد صاحب کیتھل
۱۲	نواب محمد علی خان صاحب لکھنؤ	۲۱	ضلع کراچی
۱۳	جناب لوی اکرام اللہ خان صاحب می	۲۲	جناب افضل علی صاحب شاہ
۱۴	جناب نواب دادہ ارشاد علی خان صاحب	۲۳	چشتی رئیس و مینو نیل کشر کوٹھی
۱۵	ریش کرناٹ	۲۴	الریاض لاہور
۱۶	جناب فیضی مرزا احمد جان صاحب		

نمبر شمار	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم
۰	سادیف (ب)	✓	۲۴	سادیف (خ)	✓
۱۷	جناب خان صاحب منشی برکت علی صاحب	✓	۲۵	جناب مولوی جان محمد صاحب تحصیلدار	✓
۱۸	ریلوے بورڈ شملہ	✓	۲۶	پنشنر ہوشیار پور	✓
۱۹	بانام مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۵ء	✓	۲۷	جناب مولوی خیر محمد صاحب سادات	✓
۲۰	ایضاً مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۲۵ء	✓	۲۸	بھیمچندر ضلع رہتاک	✓
۲۱	سادیف (ت)	✓	۲۹	جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب پٹوکی	✓
۲۲	جناب خان بہادر ملک تاج الدین صاحب	✓	۳۰	جناب چودھری خیر الدین خان صاحب	✓
۲۳	مسارن اگر افیسر لوکل فنڈ پنجاب سرحد	✓	۳۱	خان پور تحصیل کٹرہ ضلع انبالہ	✓
	لاہور	✓	۳۲	سادیف (د)	✓
	سادیف (ج)	✓	۳۳	جناب چودھری دین محمد صاحب بیس	✓
	جناب خاں صاحب لفٹنٹ حبیب الرحمن	✓	۳۴	ننگرئی اووہ مختار منزل لاہور	✓
	خاں صاحب سی۔ ایس۔ ای۔ پرائی	✓	۳۵	سادیف (ر)	✓
	بھون کی منڈی ڈبلی۔	✓	۳۶	جناب مولوی رحمت علی صاحب	✓
	جناب صاحب صدر یا جناب لاہور مولانا	✓	۳۷	ضلع دار بنگلہ نمریان میر لاہور	✓
	حبیب الرحمن خان صاحب شیروانی صاحب لکھنؤ	✓	۳۸	جناب محمد بخش صاحب مثل خوان	✓
	امور مذہبی حیدر آباد دکن	✓	۳۹	عدالت محکمہ شریف شہر انبالہ	✓
	جناب منشی حامد حسین صاحب دفتر	✓	۴۰	جناب منشی رستم صاحب پٹوکی	✓
	پوسٹ ماسٹر جنرل چھاؤنی انبالہ	✓	۴۱	محکمہ سوگھان شہر انبالہ	✓

شماره	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۳۴	جناب سید رضا حسین صاحب ایم	۴۰	۴۰	جناب الکتر سید شفاعت احمد صاحب	۴۰
۳۵	ایل - ایل - بی وکیل شہر انبالہ	۴۱	۴۱	جناب حاجی شمس الدین صاحب سابق	۴۱
۳۶	جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب	۴۲	۴۲	جناب حاجی شمس الدین صاحب سابق	۴۲
۳۷	مردودی گھساری منڈی گھنٹو	۴۳	۴۳	سکریٹری انجمن حمایت الاسلام کہ چنیوٹ	۴۳
۳۸	سار دلیف (س)	۴۴	۴۴	کوچہ نقاشان لاہور	۴۴
۳۹	جناب مولانا سید سلیمان صاحب ندوی	۴۵	۴۵	جناب شاہ محمد خان ضلکیش عینیت گھنٹو	۴۵
۴۰	مستور دار العلوم	۴۶	۴۶	سار دلیف (ص)	۴۶
۴۱	جناب ڈاکٹر سعید الدین صاحب کلیم پور	۴۷	۴۷	جناب شیخ صفدر علی صاحب ہیڈ ماسٹر	۴۷
۴۲	جناب مولوی حاجی سر رحیم بخش صاحب	۴۸	۴۸	گورنمنٹ ہائی اسکول ہوشیار پور	۴۸
۴۳	کے سی - آئی - اسی حامی ندوۃ العلماء	۴۹	۴۹	جناب شیخ صادق حسین صاحب	۴۹
۴۴	چندہ رکینیت دوامی	۵۰	۵۰	بیر سٹریٹ لاہور	۵۰
۴۵	جناب شیخ سلطان احمد نور احمد سوداگر	۵۱	۵۱	سار دلیف (ظ)	۵۱
۴۶	پارچہ بالم پور ضلع کانگڑہ	۵۲	۵۲	جناب بیرجی ظفر حسن صاحب بیٹا پٹر	۵۲
۴۷	سار دلیف (ش)	۵۳	۵۳	پولیس شہر انبالہ	۵۳
۴۸	جناب منشی شاہ محمد خان صاحب پورٹ	۵۴	۵۴	سار دلیف (ح)	۵۴
۴۹	فائل ڈپانٹ شملہ	۵۵	۵۵	جناب چودھری عطامی الدین خان	۵۵
۵۰	جناب میان شمس الدین بیرجی صاحبان	۵۶	۵۶	صاحب بیر سٹریٹ لاہور	۵۶
۵۱	سوداگر چرم امرتسر	۵۷	۵۷	جناب لوی علی غنی صاحب بی رے کول شملہ	۵۷

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دیہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دیہندگان	رقم
۴۸	جناب منشی عبدالحکیم صاحب میرت	۵۶	جناب منشی عبدالرحمن صاحب دفتر		
	بقی اسے - جات مسجد شلمہ	۵۷	پست ماسٹر جنرل چھاؤنی انبالہ	۵۸	۵۷
۴۹	جناب خان صاحب حافظ عبدالحکیم صاحب	۵۸	جناب بابو عبید الرحمن صاحب پشتر	۵۹	۵۸
	میر منشی کمانڈر انجینئر شیوڈن شلمہ	۵۹	ہیڈ کلرک خزانہ شہر انبالہ	۶۰	۵۹
۵۰	جناب شیخ علی بخش عنایت اللہ صاحبانا	۶۰	جناب حاجی عبدالحکیم خان صاحب	۶۱	۶۰
	سوداگر چرم امر قسمر	۶۱	رئیس جان پور تحصیل کٹر ضلع انبالہ	۶۲	۶۱
۵۱	جناب چودھری عبدالرحمن صاحب	۶۲	جناب مولوی عبدالحق صاحب وکیل پٹہ	۶۳	۶۲
	سوداگر وکان ابراہیم عبد الرحمن کرایا شتر	۶۳	ریاست پٹیا لہ	۶۴	۶۳
	کلکتہ	۶۴	جناب منشی عبدالغنی صاحب خلعت	۶۵	۶۴
۵۲	جناب شیخ علی محمد صاحب دیبا نر دھن	۶۵	سیان جی مولابخش محلہ کھج مان شہر	۶۶	۶۵
	نچ بیرون دلی دروازہ لاہور	۶۶	انبالہ	۶۷	۶۶
۵۳	جناب شیخ عزیز الدین صاحب عرف	۶۷	جناب فخر عبدالغنی صاحب محاکمیدان شہر	۶۸	۶۷
	شیخ نواب لد شیخ شرف الدین مخوم	۶۸	جناب چودھری عبدالحکیم خان صاحب	۶۹	۶۸
	سوداگر پشیمینہ سکینہ سادھوان لاہور	۶۹	ہیڈ ماسٹر کلاں نور ضلع رہتاک	۷۰	۶۹
۵۴	جناب خان صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب	۷۰	جناب منشی عبدالرحمن صاحب محلہ پٹہ	۷۱	۷۰
	بیت الحمد و فرنگ لاہور	۷۱	شہر انبالہ	۷۲	۷۱
۵۵	جناب می لوی عبدالحی خان صاحب	۷۲	جناب منشی عبدالرزاق صاحب محلہ	۷۳	۷۲
	سب رجسٹرار حیدر آباد دکن	۷۳	ماہ پارا شہر انبالہ	۷۴	۷۳

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۶۵	جناب رائے نور علی خان صاحب	۷۳	۷۳	جناب خان بہادر چودھری فتح الدین	۷۳
	خان پور تحصیل کٹرہ ضلع انبالہ	۷۴	۷۴	صاحب پشتر شملہ	۷۴
۶۶	جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب ہسٹ	۷۵	۷۵	جناب میان فیروز الدین صاحب	۷۵
	سرچن صدر شغل خانہ پٹیاہ	۷۶	۷۶	سوداگر ادویہ آنریری مجسٹریٹ امرتسر	۷۶
۶۷	جناب شیخان بہادر خواجہ غلام صادق صاحب	۷۷	۷۷	جناب سید فراست علی شاہ صاحب علی	۷۷
	میر ستر امرتسر	۷۸	۷۸	شاہ صاحب متصل پریہ لا حال لاہور	۷۸
۶۸	جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب احمدی	۷۹	۷۹	جناب چودھری فضل اسی صاحب بنی عظم	۷۹
	احمدیہ بلڈنگس برادر سہ روڈ لاہور	۸۰	۸۰	نمبر ادویس روڈ لاہور	۸۰
۶۹	جناب شیخ غلام حافظ فتح صاحب لاہور	۸۱	۸۱	جناب میان شیخ فیروز الدین صاحب	۸۱
	گیٹ پٹیاہ	۸۲	۸۲	سوداگر جانا ہوس دہلی بازار لاہور	۸۲
۷۰	جناب مولوی غلام محمد صاحب پٹیاہ	۸۳	۸۳	جناب مولوی فرنس صاحب ادیشر	۸۳
	معرفت قاضی محمد سلیمان صاحب	۸۴	۸۴	تنظیم امرتسر	۸۴
۷۱	جناب مفید غلام حمید صاحب وکیل	۸۵	۸۵	جناب مستری فتح الدین صاحب	۸۵
	پٹیاہ	۸۶	۸۶	محله خرم سودا چچی متصل مسجد ناری سائیں	۸۶
	سر دلین (ف)	۸۷	۸۷	توکل شاہ رحمۃ اللہ شہر انبالہ	۸۷
۷۲	جناب میان فضل محمد خان صاحب	۸۸	۸۸	جناب سید فتح علی صاحب پشتر شملہ	۸۸
	وکیل نہ تیار پور	۸۹	۸۹	حجامان شہر انبالہ	۸۹
			۹۰	جناب شیخان صاحب میان فخر الدین خان	۹۰

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱	جناب ام قمر	۱۰	۸۱	جناب شیخ محمد بخش فضل الدین صاحب	۱۰
۲	جناب شیخ کریم بخش فضل الدین صاحب	۱۱	۸۲	جناب شیخ معزز الدین صاحب بیٹے بورڈ شملہ	۱۱
۳	جناب شیخ محمد متعل شاہ محمد صاحب لاہور	۱۲	۸۳	جناب بابو محمد شبنام صاحب بیٹے کلکٹر	۱۲
۴	جناب شیخ کریم الہی صاحب محلہ پارا	۱۳	۸۴	جناب نیشنل کمیٹی شملہ	۱۳
۵	شہر انبالہ	۱۴	۸۵	جناب نیشنل محمد حسین صاحب	۱۴
۶	جناب اکرم الہی صاحب سائے والی	۱۵	۸۶	جناب سید غلام محمد صاحب نیرنگ کیل	۱۵
۷	ضلع لدھیانہ	۱۶	۸۷	شہر انبالہ	۱۶
۸	جناب منشی سید لطیف حسین صاحب	۱۷	۸۸	جناب سید محمد بشیر احمد صاحب سوداگر	۱۷
۹	محرم سید غلام محمد صاحب نیرنگ کیل	۱۸	۸۹	جناب بانس ہوشیار پور	۱۸
۱۰	شہر انبالہ	۱۹	۹۰	جناب شیخ مہتاب الدین صاحب بنگا	۱۹
۱۱	جناب دلیف (م)	۲۰	۹۱	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۲۰
۱۲	جناب مسٹر محمد بشیر احمد صاحب سوداگر	۲۱	۹۲	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۲۱
۱۳	جناب بانس ہوشیار پور	۲۲	۹۳	جناب وکیل ہوشیار پور	۲۲
۱۴	جناب شیخ مہتاب الدین صاحب بنگا	۲۳	۹۴	جناب شیخ محمد بخش صاحب کیل	۲۳
۱۵	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۲۴	۹۵	جناب جج ہوشیار پور	۲۴
۱۶	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۲۵	۹۶	جناب بابو مظفر حسین صاحب یلوسے	۲۵
۱۷	جناب وکیل ہوشیار پور	۲۶	۹۷	جناب بورڈ شملہ	۲۶
۱۸	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۲۷	۹۸	جناب شیخ معزز الدین صاحب بیٹے بورڈ شملہ	۲۷
۱۹	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۲۸	۹۹	جناب بابو محمد شبنام صاحب بیٹے کلکٹر	۲۸
۲۰	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۲۹	۱۰۰	جناب نیشنل کمیٹی شملہ	۲۹
۲۱	جناب وکیل ہوشیار پور	۳۰	۱۰۱	جناب نیشنل محمد حسین صاحب	۳۰
۲۲	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۳۱	۱۰۲	جناب سید غلام محمد صاحب نیرنگ کیل	۳۱
۲۳	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۳۲	۱۰۳	شہر انبالہ	۳۲
۲۴	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۳۳	۱۰۴	جناب دلیف (م)	۳۳
۲۵	جناب وکیل ہوشیار پور	۳۴	۱۰۵	جناب مسٹر محمد بشیر احمد صاحب سوداگر	۳۴
۲۶	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۳۵	۱۰۶	جناب بانس ہوشیار پور	۳۵
۲۷	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۳۶	۱۰۷	جناب شیخ مہتاب الدین صاحب بنگا	۳۶
۲۸	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۳۷	۱۰۸	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۳۷
۲۹	جناب وکیل ہوشیار پور	۳۸	۱۰۹	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۳۸
۳۰	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۳۹	۱۱۰	جناب جج ہوشیار پور	۳۹
۳۱	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۴۰	۱۱۱	جناب بابو مظفر حسین صاحب یلوسے	۴۰
۳۲	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۴۱	۱۱۲	جناب بورڈ شملہ	۴۱
۳۳	جناب وکیل ہوشیار پور	۴۲	۱۱۳	جناب شیخ معزز الدین صاحب بیٹے بورڈ شملہ	۴۲
۳۴	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۴۳	۱۱۴	جناب بابو محمد شبنام صاحب بیٹے کلکٹر	۴۳
۳۵	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۴۴	۱۱۵	جناب نیشنل کمیٹی شملہ	۴۴
۳۶	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۴۵	۱۱۶	جناب نیشنل محمد حسین صاحب	۴۵
۳۷	جناب وکیل ہوشیار پور	۴۶	۱۱۷	جناب سید غلام محمد صاحب نیرنگ کیل	۴۶
۳۸	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۴۷	۱۱۸	شہر انبالہ	۴۷
۳۹	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۴۸	۱۱۹	جناب دلیف (م)	۴۸
۴۰	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۴۹	۱۲۰	جناب مسٹر محمد بشیر احمد صاحب سوداگر	۴۹
۴۱	جناب وکیل ہوشیار پور	۵۰	۱۲۱	جناب بانس ہوشیار پور	۵۰
۴۲	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۵۱	۱۲۲	جناب شیخ مہتاب الدین صاحب بنگا	۵۱
۴۳	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۵۲	۱۲۳	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۵۲
۴۴	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۵۳	۱۲۴	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۵۳
۴۵	جناب وکیل ہوشیار پور	۵۴	۱۲۵	جناب جج ہوشیار پور	۵۴
۴۶	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۵۵	۱۲۶	جناب بابو مظفر حسین صاحب یلوسے	۵۵
۴۷	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۵۶	۱۲۷	جناب بورڈ شملہ	۵۶
۴۸	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۵۷	۱۲۸	جناب شیخ معزز الدین صاحب بیٹے بورڈ شملہ	۵۷
۴۹	جناب وکیل ہوشیار پور	۵۸	۱۲۹	جناب بابو محمد شبنام صاحب بیٹے کلکٹر	۵۸
۵۰	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۵۹	۱۳۰	جناب نیشنل کمیٹی شملہ	۵۹
۵۱	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۶۰	۱۳۱	جناب نیشنل محمد حسین صاحب	۶۰
۵۲	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۶۱	۱۳۲	جناب سید غلام محمد صاحب نیرنگ کیل	۶۱
۵۳	جناب وکیل ہوشیار پور	۶۲	۱۳۳	شہر انبالہ	۶۲
۵۴	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۶۳	۱۳۴	جناب دلیف (م)	۶۳
۵۵	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۶۴	۱۳۵	جناب مسٹر محمد بشیر احمد صاحب سوداگر	۶۴
۵۶	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۶۵	۱۳۶	جناب بانس ہوشیار پور	۶۵
۵۷	جناب وکیل ہوشیار پور	۶۶	۱۳۷	جناب شیخ مہتاب الدین صاحب بنگا	۶۶
۵۸	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۶۷	۱۳۸	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۶۷
۵۹	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۶۸	۱۳۹	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۶۸
۶۰	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۶۹	۱۴۰	جناب جج ہوشیار پور	۶۹
۶۱	جناب وکیل ہوشیار پور	۷۰	۱۴۱	جناب بابو مظفر حسین صاحب یلوسے	۷۰
۶۲	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۷۱	۱۴۲	جناب بورڈ شملہ	۷۱
۶۳	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۷۲	۱۴۳	جناب شیخ معزز الدین صاحب بیٹے بورڈ شملہ	۷۲
۶۴	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۷۳	۱۴۴	جناب بابو محمد شبنام صاحب بیٹے کلکٹر	۷۳
۶۵	جناب وکیل ہوشیار پور	۷۴	۱۴۵	جناب نیشنل کمیٹی شملہ	۷۴
۶۶	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۷۵	۱۴۶	جناب نیشنل محمد حسین صاحب	۷۵
۶۷	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۷۶	۱۴۷	جناب سید غلام محمد صاحب نیرنگ کیل	۷۶
۶۸	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۷۷	۱۴۸	شہر انبالہ	۷۷
۶۹	جناب وکیل ہوشیار پور	۷۸	۱۴۹	جناب دلیف (م)	۷۸
۷۰	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۷۹	۱۵۰	جناب مسٹر محمد بشیر احمد صاحب سوداگر	۷۹
۷۱	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۸۰	۱۵۱	جناب بانس ہوشیار پور	۸۰
۷۲	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۸۱	۱۵۲	جناب شیخ مہتاب الدین صاحب بنگا	۸۱
۷۳	جناب وکیل ہوشیار پور	۸۲	۱۵۳	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۸۲
۷۴	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۸۳	۱۵۴	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۸۳
۷۵	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۸۴	۱۵۵	جناب جج ہوشیار پور	۸۴
۷۶	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۸۵	۱۵۶	جناب بابو مظفر حسین صاحب یلوسے	۸۵
۷۷	جناب وکیل ہوشیار پور	۸۶	۱۵۷	جناب بورڈ شملہ	۸۶
۷۸	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۸۷	۱۵۸	جناب شیخ معزز الدین صاحب بیٹے بورڈ شملہ	۸۷
۷۹	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۸۸	۱۵۹	جناب بابو محمد شبنام صاحب بیٹے کلکٹر	۸۸
۸۰	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۸۹	۱۶۰	جناب نیشنل کمیٹی شملہ	۸۹
۸۱	جناب وکیل ہوشیار پور	۹۰	۱۶۱	جناب نیشنل محمد حسین صاحب	۹۰
۸۲	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۹۱	۱۶۲	جناب سید غلام محمد صاحب نیرنگ کیل	۹۱
۸۳	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۹۲	۱۶۳	شہر انبالہ	۹۲
۸۴	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۹۳	۱۶۴	جناب دلیف (م)	۹۳
۸۵	جناب وکیل ہوشیار پور	۹۴	۱۶۵	جناب مسٹر محمد بشیر احمد صاحب سوداگر	۹۴
۸۶	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۹۵	۱۶۶	جناب بانس ہوشیار پور	۹۵
۸۷	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۹۶	۱۶۷	جناب شیخ مہتاب الدین صاحب بنگا	۹۶
۸۸	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۹۷	۱۶۸	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۹۷
۸۹	جناب وکیل ہوشیار پور	۹۸	۱۶۹	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۹۸
۹۰	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۹۹	۱۷۰	جناب جج ہوشیار پور	۹۹
۹۱	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۰۰	۱۷۱	جناب بابو مظفر حسین صاحب یلوسے	۱۰۰
۹۲	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۰۱	۱۷۲	جناب بورڈ شملہ	۱۰۱
۹۳	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۰۲	۱۷۳	جناب شیخ معزز الدین صاحب بیٹے بورڈ شملہ	۱۰۲
۹۴	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۰۳	۱۷۴	جناب بابو محمد شبنام صاحب بیٹے کلکٹر	۱۰۳
۹۵	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۰۴	۱۷۵	جناب نیشنل کمیٹی شملہ	۱۰۴
۹۶	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۰۵	۱۷۶	جناب نیشنل محمد حسین صاحب	۱۰۵
۹۷	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۰۶	۱۷۷	جناب سید غلام محمد صاحب نیرنگ کیل	۱۰۶
۹۸	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۰۷	۱۷۸	شہر انبالہ	۱۰۷
۹۹	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۰۸	۱۷۹	جناب دلیف (م)	۱۰۸
۱۰۰	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۰۹	۱۸۰	جناب مسٹر محمد بشیر احمد صاحب سوداگر	۱۰۹
۱۰۱	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۱۰	۱۸۱	جناب بانس ہوشیار پور	۱۱۰
۱۰۲	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۱۱	۱۸۲	جناب شیخ مہتاب الدین صاحب بنگا	۱۱۱
۱۰۳	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۱۲	۱۸۳	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۱۲
۱۰۴	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۱۳	۱۸۴	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۱۳
۱۰۵	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۱۴	۱۸۵	جناب جج ہوشیار پور	۱۱۴
۱۰۶	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۱۵	۱۸۶	جناب بابو مظفر حسین صاحب یلوسے	۱۱۵
۱۰۷	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۱۶	۱۸۷	جناب بورڈ شملہ	۱۱۶
۱۰۸	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۱۷	۱۸۸	جناب شیخ معزز الدین صاحب بیٹے بورڈ شملہ	۱۱۷
۱۰۹	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۱۸	۱۸۹	جناب بابو محمد شبنام صاحب بیٹے کلکٹر	۱۱۸
۱۱۰	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۱۹	۱۹۰	جناب نیشنل کمیٹی شملہ	۱۱۹
۱۱۱	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۲۰	۱۹۱	جناب نیشنل محمد حسین صاحب	۱۲۰
۱۱۲	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۲۱	۱۹۲	جناب سید غلام محمد صاحب نیرنگ کیل	۱۲۱
۱۱۳	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۲۲	۱۹۳	شہر انبالہ	۱۲۲
۱۱۴	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۲۳	۱۹۴	جناب دلیف (م)	۱۲۳
۱۱۵	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۲۴	۱۹۵	جناب مسٹر محمد بشیر احمد صاحب سوداگر	۱۲۴
۱۱۶	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۲۵	۱۹۶	جناب بانس ہوشیار پور	۱۲۵
۱۱۷	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۲۶	۱۹۷	جناب شیخ مہتاب الدین صاحب بنگا	۱۲۶
۱۱۸	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۲۷	۱۹۸	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۲۷
۱۱۹	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۲۸	۱۹۹	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۲۸
۱۲۰	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۲۹	۲۰۰	جناب جج ہوشیار پور	۱۲۹
۱۲۱	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۳۰	۲۰۱	جناب بابو مظفر حسین صاحب یلوسے	۱۳۰
۱۲۲	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۳۱	۲۰۲	جناب بورڈ شملہ	۱۳۱
۱۲۳	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۳۲	۲۰۳	جناب شیخ معزز الدین صاحب بیٹے بورڈ شملہ	۱۳۲
۱۲۴	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۳۳	۲۰۴	جناب بابو محمد شبنام صاحب بیٹے کلکٹر	۱۳۳
۱۲۵	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۳۴	۲۰۵	جناب نیشنل کمیٹی شملہ	۱۳۴
۱۲۶	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۳۵	۲۰۶	جناب نیشنل محمد حسین صاحب	۱۳۵
۱۲۷	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۳۶	۲۰۷	جناب سید غلام محمد صاحب نیرنگ کیل	۱۳۶
۱۲۸	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۳۷	۲۰۸	شہر انبالہ	۱۳۷
۱۲۹	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۳۸	۲۰۹	جناب دلیف (م)	۱۳۸
۱۳۰	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۳۹	۲۱۰	جناب مسٹر محمد بشیر احمد صاحب سوداگر	۱۳۹
۱۳۱	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۴۰	۲۱۱	جناب بانس ہوشیار پور	۱۴۰
۱۳۲	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۴۱	۲۱۲	جناب شیخ مہتاب الدین صاحب بنگا	۱۴۱
۱۳۳	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۴۲	۲۱۳	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۴۲
۱۳۴	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۴۳	۲۱۴	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۴۳
۱۳۵	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۴۴	۲۱۵	جناب جج ہوشیار پور	۱۴۴
۱۳۶	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۴۵	۲۱۶	جناب بابو مظفر حسین صاحب یلوسے	۱۴۵
۱۳۷	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۴۶	۲۱۷	جناب بورڈ شملہ	۱۴۶
۱۳۸	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۴۷	۲۱۸	جناب شیخ معزز الدین صاحب بیٹے بورڈ شملہ	۱۴۷
۱۳۹	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۴۸	۲۱۹	جناب بابو محمد شبنام صاحب بیٹے کلکٹر	۱۴۸
۱۴۰	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۴۹	۲۲۰	جناب نیشنل کمیٹی شملہ	۱۴۹
۱۴۱	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۵۰	۲۲۱	جناب نیشنل محمد حسین صاحب	۱۵۰
۱۴۲	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۵۱	۲۲۲	جناب سید غلام محمد صاحب نیرنگ کیل	۱۵۱
۱۴۳	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۵۲	۲۲۳	شہر انبالہ	۱۵۲
۱۴۴	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۵۳	۲۲۴	جناب دلیف (م)	۱۵۳
۱۴۵	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۵۴	۲۲۵	جناب مسٹر محمد بشیر احمد صاحب سوداگر	۱۵۴
۱۴۶	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۵۵	۲۲۶	جناب بانس ہوشیار پور	۱۵۵
۱۴۷	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۵۶	۲۲۷	جناب شیخ مہتاب الدین صاحب بنگا	۱۵۶
۱۴۸	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۵۷	۲۲۸	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۵۷
۱۴۹	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۵۸	۲۲۹	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۵۸
۱۵۰	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۵۹	۲۳۰	جناب جج ہوشیار پور	۱۵۹
۱۵۱	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۶۰	۲۳۱	جناب بابو مظفر حسین صاحب یلوسے	۱۶۰
۱۵۲	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۶۱	۲۳۲	جناب بورڈ شملہ	۱۶۱
۱۵۳	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۶۲	۲۳۳	جناب شیخ معزز الدین صاحب بیٹے بورڈ شملہ	۱۶۲
۱۵۴	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۶۳	۲۳۴	جناب بابو محمد شبنام صاحب بیٹے کلکٹر	۱۶۳
۱۵۵	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۶۴	۲۳۵	جناب نیشنل کمیٹی شملہ	۱۶۴
۱۵۶	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۶۵	۲۳۶	جناب نیشنل محمد حسین صاحب	۱۶۵
۱۵۷	جناب وکیل ہوشیار پور	۱۶۶	۲۳۷	جناب سید غلام محمد صاحب نیرنگ کیل	۱۶۶
۱۵۸	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱۶۷	۲۳۸	شہر انبالہ	۱۶۷
۱۵۹	جناب بانس کرمانی ضلع ہوشیار پور	۱۶۸	۲۳۹	جناب دلیف (م)	۱۶۸
۱۶۰	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	۱۶۹	۲		

نمبر شمار	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم
۹۸	جناب بابوسید مرتضیٰ صاحب دفتر	۱۰۸	۱۰۸	جناب میان محمد شریف صاحب بی۔	۱۰۸
۹۹	جناب مولوی محمد حسین صاحب کتب	۱۰۹	۱۰۹	جناب اکثر مرزا یعقوب بیگ صاحب	۱۰۹
۱۰۰	جناب شیخ محمد آئی درم آئی صاحب	۱۱۰	۱۱۰	جناب شیخ محمد کاظم صاحب پشتر	۱۱۰
۱۰۱	جناب بابو محمد طویل صاحب جامع مسجد شملہ	۱۱۱	۱۱۱	جناب محمد حسین صاحب الگ نری خانم	۱۱۱
۱۰۲	جناب شیخ محمد حسین صاحب سوداگر	۱۱۲	۱۱۲	جناب شمس الدین صاحب فوق اویٹر	۱۱۲
۱۰۳	جناب میان محمد عبداللہ صاحب کباب	۱۱۳	۱۱۳	جناب شیخ محمود احمد صاحب بیت الحمد	۱۱۳
۱۰۴	جناب میان محمد شریف صاحب پشتر	۱۱۴	۱۱۴	جناب شیخ مسعود احمد صاحب بیت الحمد	۱۱۴
۱۰۵	جناب خان صاحب محمد سعادت علی خان	۱۱۵	۱۱۵	جناب لوی مسعود حسین صاحب سعادت بھرت	۱۱۵
۱۰۶	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۱۶	۱۱۶	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۱۶
۱۰۷	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۱۷	۱۱۷	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۱۷
۱۰۸	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۱۸	۱۱۸	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۱۸
۱۰۹	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۱۹	۱۱۹	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۱۹
۱۱۰	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۰	۱۲۰	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۰
۱۱۱	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۱	۱۲۱	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۱
۱۱۲	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۲	۱۲۲	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۲
۱۱۳	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۳	۱۲۳	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۳
۱۱۴	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۴	۱۲۴	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۴
۱۱۵	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۵	۱۲۵	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۵
۱۱۶	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۶	۱۲۶	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۶
۱۱۷	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۷	۱۲۷	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۷
۱۱۸	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۸	۱۲۸	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۸
۱۱۹	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۹	۱۲۹	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۲۹
۱۲۰	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۳۰	۱۳۰	جناب لکھنوی صاحب اردو بیرون دہلی	۱۳۰



نمبر شمار	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم
۱۱۷	جناب محمد حسن خان صاحب حقوق	ص	۱۲۷	محله قاضی داڑہ انبالہ	ص
۱۱۸	پنجر انوان ضلع مراد آباد	ص	۱۲۸	جناب شیخ محمد صیف صاحب بزاز	ص
۱۱۹	جناب شفی محمد احتشام صاحب بیس	ص	۱۲۹	شہر انبالہ	ص
۱۲۰	کا کوری لکھنؤ	ص	۱۳۰	جناب بابو محمد رفیع صاحب بنگالی	ص
۱۲۱	جناب مولانا مسعود علی صاحب بیس	ص	۱۳۱	محایچھاؤنی انبالہ	ص
۱۲۲	جناب مولانا قاضی محمد سلیمان	ص	۱۳۲	جناب شیخ محمد عمر صاحب پارچہ فروش	ص
۱۲۳	صاحب پیشہ شریشن جج پٹیاہ	ص	۱۳۳	بازار جھوہاکوٹ شہر انبالہ	ص
۱۲۴	جانشین مولانا حاجی محمد حفیظ اللہ	ص	۱۳۴	جناب چودھری محمد عمر خان صاحب	ص
۱۲۵	صاحب مہتمم دارالعلوم ندوہ	ص	۱۳۵	جلد ساز شہر انبالہ	ص
۱۲۶	جناب ابی لوی مسود الرحمن صاحب	ص	۱۳۶	جناب حاجی میران بخش صاحب داگر	ص
۱۲۷	شروانی رئیس جیکم پور ضلع علی گڑھ	ص	۱۳۷	تیرم جزی منڈی شہر انبالہ	ص
۱۲۸	جناب مولوی محمد فضل الرحمن صاحب	ص	۱۳۸	جناب مسٹر محمد بشیر خٹک الرشید	ص
۱۲۹	ندوی سہا پوری	ص	۱۳۹	حافظ محمد حلیم صاحب رئیس کانپور	ص
۱۳۰	جناب شیخ مولوی محمد شفیع صاحب	ص	۱۴۰	جناب ستری محمد حیات صاحب	ص
۱۳۱	بزاز شہر انبالہ	ص	۱۴۱	محایہ عاران شہر انبالہ	ص
۱۳۲	جناب محمد ابراہیم صاحب کتب فروش	ص	۱۴۲	جناب مسٹر محمد نواز صاحب پیٹھ	ص
۱۳۳	شہر انبالہ محلہ قاضی داڑہ شہر انبالہ	ص	۱۴۳	جگا دھری گورنمنٹ ہائی اسکول	ص
۱۳۴	جناب حاجی محمد عمر صاحب شیر فروش	ص	۱۴۴	انبالہ -	ص

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۳۵	جناب کنور محمد عبدالوہاب خان صاحب	۱۴۲	جناب نظام الدین صاحب عظم		
	رئیس مدرک ضلع علی گڑھ	ص	دآزیری مجسٹریٹ بارود خانہ لاہور	ص	
۱۳۶	جناب مولوی منظر حسن صاحب	۱۴۳	جناب منشی نظام الدین صاحب		
	رہبری کلرک دفتر انسپکٹر مدارس		پیشتر لکڑ منڈی اکبری دروازہ لاہور	ص	
	انبالہ ڈویرن انبالہ	ص	جناب مولوی حاجی نور الحسن صاحب		
۱۳۷	جناب شیخ محمد عمر صاحب دیکل		وکیل دآزیری مجسٹریٹ کاکوری		
	لوہاری دروازہ لاہور	ص	ضلع لکھنؤ	ص	
۱۳۸	جناب محمد صدیق صاحب محلہ	۱۴۵	جناب حکیم نذیر احمد صاحب فیوٹنل		
	ماہ پارا شہر انبالہ	ص	شہر انبالہ	ص	
۱۳۹	جناب خان صاحب ملک عبدالعزیز	۱۴۶	جناب قاضی نور احمد صاحب ٹیٹر		
	صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر اگرا نسر		مسلم ادب مالک لاہور	ص	
	لوکل فنڈ لاہور	ص	جناب منشی نبی بخش صاحب محلہ	۱۴۷	
	س دلین (ن)		ماہ پارا شہر انبالہ	ص	
۱۴۰	جناب شیخ نعمت اللہ صاحب دیگر	۱۴۸	جناب مولوی نثار احمد صاحب		
	بائس بیرون شاہ عالمی دروازہ		ٹیپالہ معرفت قاضی محمد سلیمان صاحب	ص	
	لاہور	ص	جناب سر نور اللہ صاحب ٹیپالہ معرفت	۱۴۹	
۱۴۱	جناب بابو نظام الدین صاحب		قاضی محمد سلیمان صاحب	ص	
	ایڈوکیٹ پی ایمر تشر	ص	جناب شیخ نور محمد صاحب کیتیل ضلع کرنال	۱۵۰	

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
	سادیف (و)			سادیف (۸)	
۱۵۱	جناب شیخ وجیہ الدین صاحب	۱۵۳	۱۵۳	جناب میر باشم علی صاحب کیا زیٹر	
	ایم ایل - اے رئیس مرٹھ	۱۵۴	۱۵۴	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۵۴
۵۲	جناب منشی وحید الحسن صاحب		۵۴	جناب خلیفہ ہدایت اللہ صاحب نیلا	
	آسیدون ضلع اناؤ	۱۵۵	۱۵۵	معرفت قاضی محمد سلیمان صاحب	۱۵۵



## فہرست چندہ معاونت از یکم نومبر ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
	سادیف (الف)			سادیف (ب)	
۱	جناب میان احمد الدین آہی بخش	۳	۳	جناب منشی الطاف علی صاحب	
	صاحب تاجر چرم امرتسر	۴	۴	چھاؤنی انبالہ	۴
۲	جناب میان آہی بخش صاحب	۴	۴	جناب منشی امیر علی صاحب چھاؤنی	
	تاجر چرم امرتسر	۵	۵	انیالہ	۵
			۵	جناب بیہ شفاق احمد صاحب شہر انبالہ	۵

منبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	منبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۶	جناب منشی صفر علی صاحب چھاؤنی انبالہ	۱۵	۱۵	جناب برکت اللہ صاحب بیکینگ کلرک پٹیا لہ	۱۵
۷	جناب الہی بخش عرف چھوٹا شہر انبالہ	۱۶	۱۶	جناب میان پیر محمد شمس الدین صاحب سردیف (پ)	۱۶
۸	جناب اللہ دیا پسر علی بخش صاحب شہر انبالہ	۱۷	۱۷	جناب تاجہ چرم امرتسر جناب حاجی پیر بخش صاحب داگر	۱۷
۹	جناب اللہ دیا صاحب میلہ اسٹر شہر انبالہ	۱۸	۱۸	جناب بوٹ انارکلی لاہور سردیف (ج)	۱۸
۱۰	جناب خواجہ اللہ رکھا صاحب شہر انبالہ	۱۹	۱۹	جناب چودھری جان محمد صاحب شہر انبالہ	۱۹
۱۱	جناب چودھری اللہ دیا صاحب شہر انبالہ	۲۰	۲۰	جناب شیخ جمال الدین صاحب شاہ آبال ضلع کرنال	۲۰
۱۲	جناب چودھری اللہ بندہ صاحب شہر انبالہ	۲۱	۲۱	جناب ستری چراغ محمد صاحب شہر انبالہ	۲۱
۱۳	جناب چودھرا احمد اللہ صاحب شہر انبالہ	۲۲	۲۲	جناب حاجی امیر الدین صاحب دھورہ ضلع انبالہ	۲۲
۱۴	جناب حاجی امیر الدین صاحب دھورہ ضلع انبالہ	۲۳	۲۳	جناب حامی حمید الدین صاحب صراف بازار کھنڈیان امرتسر	۲۳
	سردیف (ب)				

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۲۲	جناب شجاع علی خان صاحب شاہ آباد	۳۱	جناب پیر رحمت آئی صاحب شہر انبالہ	عکس	
	ضلع کرنال	عکس	جناب چودھری رضانی صاحب	۳۲	
۲۳	جناب حیدر بخش صاحب ریواڑی	عکس	شہر انبالہ	عکس	
	ضلع گڑگادان	عکس	جناب چودھری رحمت اللہ صاحب	۳۳	
	سر دیلف (خ)		شہر انبالہ	عکس	
۲۴	جناب خلیل الرحمن صاحب شہر انبالہ	عکس	جناب رحمت علی صاحب راجپور	۳۴	
۲۵	جناب خداداد صاحب شہر انبالہ	عکس	ریاست پٹیالہ	عکس	
	سر دیلف (د)		جناب رحمت علی صاحب شہر انبالہ	۳۵	
۲۶	جناب شیخ دین محمد صاحب مفتی		سر دیلف (س)		
	ہوشیار پور	عکس	جناب منشی سرفراز علی صاحب جانی	۳۶	
۲۷	جناب منشی داؤد صاحب چھاؤنی		انبالہ	عکس	
	انبالہ	عکس	جناب منشی سلطان محمود صاحب	۳۷	
۲۸	جناب دین محمد صاحب شاہ آباد	عکس	چھاؤنی انبالہ	عکس	
	ضلع کرنال		سر دیلف (ش)		
	سر دیلف (سرا)		جناب علی محمد ہری شہر انبالہ بن الہ بخش صاحب	۳۸	
۲۹	جناب منشی رمضان خان صاحب	عکس	امر تھر	عکس	
	چھاؤنی انبالہ	عکس	جناب شہزادہ میلن صاحب	۳۹	
۳۰	جناب محمد بخش صاحب شہر انبالہ	عکس	شہر انبالہ	عکس	

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
	۱. رادیف (ص)	۴۹		جناب منشی عبدالحفیظ صاحب چھادنی	
۴۰	جناب شیخ صبغۃ اللہ صاحب شہر انبالہ	۵۰	۵۰	جناب منشی عبد الکریم صاحب انبالہ	عنا
۴۱	جناب مسٹر طفیل آئی صاحب شہر انبالہ	۵۱	۵۱	جناب منشی عبد الغنی صاحب قصاب چھاؤنی انبالہ	عنا
۴۲	جناب سیٹھ ظفر احمد صاحب شہر انبالہ	۵۲	۵۲	جناب عبد الغنی صاحب قصاب مارکٹ شہر انبالہ	عنا
۴۳	جناب منشی عبد اللطیف صاحب نقل نویس	۵۳	۵۳	جناب میان عبد الرحمن صاحب شہر انبالہ	عنا
۴۴	جناب عبد الرشید صاحب ینڈر ادیں	۵۴	۵۴	جناب میان عظیم بخش صاحب شہر انبالہ	عنا
	مرچنٹ انارکلی لاہور	۵۵	۵۵	جناب میان عبد اللطیف صاحب شہر انبالہ	عنا
۴۵	جناب ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب دندان ساز انارکلی لاہور	۵۶	۵۶	جناب حاجی عبد الرحیم صاحب شہر انبالہ	عنا
۴۶	جناب حاجی عید و صاحب شہر انبالہ	۵۷	۵۷	جناب شیخ عبد الغنی صاحب شہر انبالہ	عنا
۴۷	جناب منشی عبد الغنی صاحب چھاؤنی انبالہ	۵۸	۵۸	جناب شیخ عبد المجید صاحب شہر انبالہ	عنا
۴۸	جناب منشی عبد اللطیف صاحب چھاؤنی انبالہ	۵۹	۵۹	جناب شیخ عبد الحکیم صاحب شہر انبالہ	عنا
	چھاؤنی انبالہ	۶۰	۶۰	جناب عبد الکریم صاحب بزاز شہر انبالہ	عنا

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۶۱	جناب منشی عبدالقادر صاحب انبالہ	عشار	۶۱	ضلع کرنال	عشار
۶۲	جناب منشی عمر حیات صاحب انگری	عشار	۶۲	جناب چودھری عبدالرحمن صاحب	عشار
	شہر انبالہ	عشار		بلوی ضلع کرنال	عشار
۶۳	جناب عبدالعزیز صاحب شہر انبالہ	عشار	۶۳	جناب چودھری عبدالحمید صاحب	عشار
۶۴	جناب چودھری عبدالغنی صاحب	عشار	۶۴	بھسکے سیراجی ضلع کرنال	عشار
	شہر انبالہ	عشار	۶۵	جناب بابو عبداللہ صاحب	عشار
۶۵	جناب میان عبدالرحمن صاحب	عشار	۶۵	یٹیل پریس چھاؤنی انبالہ	عشار
	شہر انبالہ	عشار	۶۶	جناب عنایت خان صاحب	عشار
۶۶	جناب بابو عبدالمجید صاحب شہر انبالہ	عشار		شہر انبالہ	عشار
۶۷	جناب چودھری عبدالحی صاحب	عشار	۶۷	جناب عبدالرحمن صاحب خلیل	عشار
	شہر انبالہ	عشار	۶۸	ہیڈ ماسٹر خضر آباد کھڈا	عشار
۶۸	جناب منشی عبدالرحمن صاحب	عشار	۶۸	جناب عبداللہ صاحب قانون گو	عشار
	شہر انبالہ	عشار		ریاست پٹیالہ	عشار
۶۹	جناب عبدالرحمن صاحب ٹھوہ	عشار	۶۹	جناب چودھری عبدالرحیم صاحب	عشار
	ضلع انبالہ	عشار		ڈوموہ کٹرہ ضلع انبالہ	عشار
۷۰	جناب خان عبدالخالق صاحب	عشار		سردیف (خ)	عشار
	شاہ آباد ضلع کرنال	عشار	۷۰	جناب شیخ غلام احمد صاحب سوداگر	عشار
۷۱	جناب عطاء محمد صاحب شاہ آباد	عشار		پارچہ توارنا ضلع کانگرہ	عشار

رقم	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	اسماء گرامی چندہ دہندگان
عنا	ڈیو اردو سہ ریاست پٹیاہ	عنا	جناب شیخ غلام قادر صاحب گرامی	۸۰	جناب شیخ غلام قادر صاحب گرامی
عنا	سر دیف (ک)	عنا	شاعر خاص حضور نظام دکن ہوشیار پور	۸۱	جناب مولوی غلام یاری صاحب شہر انبالہ
عنا	جناب میان کریم الدین صاحب شہر انبالہ	۹۱	جناب سید غضنفر حسین صاحب	۸۲	شہر انبالہ
عنا	جناب مولوی کریم الدین صاحب	۹۲	جناب غلام رسول صاحب شہر انبالہ	۸۳	جناب چودھری غلام محمد خان صاحب
عنا	سادھوڑا ضلع انبالہ	عنا	بھسکے میران جی ضلع کرنال	۸۴	جناب غلام کبیر صاحب وکیل انبالہ
عنا	جناب کرم دین صاحب پلموان	۹۳	جناب غلام کبیر صاحب وکیل انبالہ	۸۵	سر دیف (ف)
عنا	شہر انبالہ	عنا	جناب حکیم فضل کریم صاحب ہوشیار پور	۸۶	جناب منشی فیض محمد صاحب چھلونی
عنا	سر دیف (ل)	عنا	جناب لال شاہ صاحب شاہ آباد ضلع انبالہ	۸۷	جناب بابو فضل محمد صاحب شہر انبالہ
عنا	جناب لال شاہ صاحب شاہ آباد ضلع انبالہ	۹۴	سر دیف (م)	۸۸	سر دیف (ق)
عنا	جناب شیخ محمد امین شاہ صاحب	۹۵	جناب ہوشیار پور	۸۹	جناب مولوی قوام الدین صاحب
عنا	بزاز و مینو نیل کشتہ ہوشیار پور	۹۶	جناب مولوی محمد سعید صاحب	۹۰	مٹاوی شہر انبالہ
عنا	جناب مولوی محمد سعید صاحب	۹۷	جناب ہوشیار پور	۹۱	جناب چودھری حاجی قلم الدین صاحب
عنا	جناب مولوی محمد غنیظ صاحب	۹۸	جناب ہوشیار پور	۹۲	
عنا	جناب ہوشیار پور	۹۹			
عنا	جناب شیخ محمد اقبال صاحب کلیل				
عنا	ہوشیار پور				



شماره	اسماء گرامی چنده و هندیگان	رقم	شماره	اسماء گرامی چنده و هندیگان	رقم
۹۹	جناب میان مولانا بخش صاحب اگر	۱۱۰	جناب خواجہ محمد شفیع صاحب شہر انبالہ	عنا	
۱۰۰	صایون بازار سری ہنومان امرتسر	۱۱۱	جناب حکیم محمد رفیع خان صاحب شہر انبالہ	عنا	
۱۰۱	جناب لوی محمد بخش صاحب مدرس مدرسہ سابقہ عزیزیہ امرتسر	۱۱۲	جناب حکیم حافظ محمد نصیر الدین صاحب شہر انبالہ	عنا	
۱۰۲	جناب شیخ مشتاق احمد صاحب شہر انبالہ	۱۱۳	جناب چودھری محمد ابراہیم صاحب شہر انبالہ	عنا	
۱۰۳	جناب شیخ محمد عالم صاحب سوداگر پارچہ ہزار ہستہ لاہور	۱۱۴	جناب محمد شفیع صاحب شہر انبالہ	عنا	
۱۰۴	جناب حافظ صاحب شہر انبالہ	۱۱۵	جناب محمد حنیف صاحب بازار ریلوے بورڈ انبالہ	عنا	
۱۰۵	جناب محمد قاسم صاحب بیوہ فروش شہر انبالہ	۱۱۶	جناب محمد اسماعیل صاحب شہر انبالہ	عنا	
۱۰۶	جناب منشی مختار حسین صاحب محبہ دانی انبالہ	۱۱۷	جناب محمد ابراہیم صاحب شہر انبالہ	عنا	
۱۰۷	جناب میران بخش صاحب درزی شہر انبالہ	۱۱۸	جناب چودھری محمد اسماعیل صاحب کٹومان شہر انبالہ	عنا	
۱۰۸	جناب خواجہ محمد رفیع صاحب شہر انبالہ	۱۱۹	جناب محمد صدیق صاحب شہر انبالہ	عنا	
۱۰۹	جناب حافظ محمد صدیق صاحب شہر انبالہ	۱۲۰	جناب محمد شریف خان صاحب شاہ آباد ضلع کرنال	عنا	
۱۱۰	جناب محمد شبیر صاحب شہر انبالہ				

نمبر شمار	اسامے گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسامے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۲۱	جناب شمس محمد حسین صاحب شہر انبالہ	عنا	۱۳۵	جناب حاجی محمد رمضان صاحب	عنا
۱۲۲	جناب محمد ابراہیم صاحب محشر	عنا	۱۳۶	شاہ آباد ضلع کرنال	عنا
	شہر انبالہ	عنا		جناب میان نور محمد صاحبہ آباد	عنا
۱۲۳	جناب ایم میان زبیری صاحب شہر انبالہ	عنا		ضلع کرنال	عنا
۱۲۴	جناب حاجی محمد عثمان صاحب شہر انبالہ	عنا		سولیت (ن)	عنا
۱۲۵	جناب مندی حسن خان صاحب پٹالہ	عنا	۱۳۷	جناب شیخ نواز احمد صاحب سوداگر	عنا
۱۲۶	جناب مصباح الدین صاحب شہر انبالہ	عنا		برٹ ہوشیار پور	عنا
۱۲۷	جناب حکیم محمد بخش صاحب شہر انبالہ	عنا	۱۳۸	جناب شیخ نبی بخش صاحب رئیس	عنا
۱۲۸	جناب مسٹر محمد حنیف صاحب شہر انبالہ	عنا		ہوشیار پور	عنا
۲۹	جناب مرزا محمد صدیق صاحب لڑائی	عنا	۱۳۹	جناب معلوم الاسلام تاریخ ۸ نومبر	عنا
	ضلع گڑگاوان	عنا		۱۹۲۵ء	عنا
۱۳۰	جناب محمد سعید اللہ صاحب شہر انبالہ	عنا	۱۴۰	جناب منشی نعمت اللہ خان صاحب	عنا
۱۳۱	جناب محمد یعقوب صاحب شہر انبالہ	عنا		پچھاونی انبالہ	عنا
۱۳۲	مفتی بزرگ فروخت ٹکٹ معاونت	عنا	۱۴۱	جناب نور بخش صاحب شہر انبالہ	عنا
	ایام جلسہ ۲۷ قلعہ	عنا	۱۴۲	جناب میان نور محمد پلاڑی شہر انبالہ	عنا
۱۳۳	جناب بابو محمد سلطان صاحب شہر انبالہ	عنا	۱۴۳	جناب مستری نور محمد صاحب شہر انبالہ	عنا
۱۳۴	جناب چودھری محمد عمر صاحب	عنا	۱۴۴	جناب منشی نذیر احمد صاحبان ریٹر	عنا
	شہر انبالہ	عنا		ریلوے روڈ انبالہ	عنا

نمبر شمار	اسمے گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسمے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۴۵	جناب منشی نور محمد صاحب محلہ مال	۱۵۱	جناب ولی داد صاحب شہر انبالہ	عنا	
	ریلوے روڈ انبالہ	۵۲	جناب وزیر انان بابی شہر انبالہ	عنا	
۱۴۶	جناب چودھری نور محمد صاحب	۱۵۳	سر دلیف (۸)		
	شہر انبالہ	عنا	جناب اکبر ہاشم علی صاحب شہر انبالہ	عنا	
۱۴۷	جناب قاضی نصر اللہ صاحب				
	شہر انبالہ	عنا	میزان کل مبلغ چار سو پچیس روپیہ	۱۵۴	عنا
۱۴۸	جناب میان نور محمد صاحب آباد	۱۵۳	بنانا اسند جہد رخصہ ۸ دسمبر ۱۹۲۵ء		
	ضلع کرنال	عنا	مولوی حکیم عبد الجلیل صاحب ہندوی		
	سر دلیف (۹)		بازار قصہ خوانی ضلع پشاور بذریعہ		
۴۹	جناب خواجہ علی محمد صاحب شہر انبالہ		منی آرڈر		
۱۵۰	جناب لی محمد صاحب شہر انبالہ		میزان کل مبلغ چار سو پچیس روپیہ		
			راحت حسین محمد رمال		

نقشہ تنخواہ ملازمین دفتر ذوق العلماء از یکم اپریل ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۱	سید عبدالغفور صاحب مددگار ناظم ذوق العلماء			کار	
۲	سید عبدالوحید صاحب محرر دفتر ذوق العلماء			۱۶۹	
۳	محمد یحییٰ صاحب محرر			۱۶۹	

نمبر شمار	نام ملازمین	شیخ تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۴	سید حسن مجتبیٰ صاحب محرم			۱۰/۴	
۵	رونیق علی صاحب محرم			۱۰/۴	
۶	محمد اسماعیل صاحب محرم			۱۰/۴	
۷	عنایت اللہ چیراسی			۱۰/۴	
۸	احسان اللہ چیراسی			۱۰/۴	منشی احتشام علی مستہدال
۹	حسین الدین چیراسی			۱۰/۴	راحت حسین محرم مال

نقشہ تنخواہ ملازمین کا ارا ندوۃ العلماء دیکم پرل ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	نام ملازمین	شیخ تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد صاحب شملوی کلندہ العلماء			۱۰/۴	
۲	سید حسن شاہ صاحب سفیر	۱۰/۴		۱۰/۴	
۳	مولوی محمد حسن صاحب ندوی سفیر	۱۰/۴		۱۰/۴	

منشی احتشام علی مستہدال

راحت حسین محرم مال

نقشہ تنخواہ ملازمین دارالعلوم ندوۃ العلماء ابتدائی سہ ماہیہ ۱۳۲۵ء لغایت ختم السہ ماہیہ ۱۳۲۶ء

نمبر شمار	نام ملازمین	شیخ تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۱	شیر العلماء مولانا حاجی محمد حفیظ اللہ صاحب	مار		۱۰/۱۰	
۲	مولانا حمید حسین صاحب محدث	مار		۱۰/۱۰	
۳	مولانا محمد رفیع صاحب ادیب	مار		۱۰/۱۰	
۴	مولانا عبد الرحمن صاحب ادیب	مار		۱۰/۱۰	
۵	مولوی محمد شبلی صاحب فقیہ	مار		۱۰/۱۰	
۶	" " " "	مار		۱۰/۱۰	
۷	مولوی عبدالودود صاحب منطق	مار		۱۰/۱۰	
۸	" " اتالیقی	مار		۱۰/۱۰	
۹	مولوی محمد سلیم صاحب صرف و نحو اول	مار		۱۰/۱۰	
۱۰	مولوی سید حسن صاحب صرف و نحو دوم	مار		۱۰/۱۰	
۱۱	مولوی محمد رفیع صاحب مدرس فارسی	مار		۱۰/۱۰	
۱۲	ماسٹر عطا کریم صاحب ہید ماسٹر	مار		۱۰/۱۰	
۱۳	ماسٹر عبدالجلیل صاحب	مار		۱۰/۱۰	
۱۴	ماسٹر عزیز الحسن صاحب	مار		۱۰/۱۰	
۱۵	" " بابتہ تعلیم حساب	مار		۱۰/۱۰	
۱۶	عبدالرحمن صاحب کاشغری ادیب	مار		۱۰/۱۰	

ردیف شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۱۷	منشی محمود علی صاحب محرو دارالارشاد رونق علی صاحب	۷۵		۱۰۰	
۱۸	حافظ محمد حامد علی صاحب محرو دارالاعلام	۷۵		۱۰۰	
۱۹	منشی خان جیراسی	۷۵		۱۰۰	
۲۰	اصغر علی جیراسی	۷۵		۱۰۰	
۲۱	رسول بخش بھشتی	۷۵		۱۰۰	
۲۲	محمد شفیع چکیدار	۷۵		۱۰۰	
۲۳	منگل خاکروب	۷۵		۱۰۰	

منشی احتشام علی مستمد مال راحت حسین محرو مال

نقشہ تنخواہ ملازمین کتب خانہ دارالعلوم ابجد اکیم پرین ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۶ء

ردیف شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۱۰	مولوی کلیم احمد صاحب مہتمم کتب خانہ	۷۵		۱۰۰	
۲	احمد حسین دفری	۷۵		۱۰۰	
۳	حسین علی عرون دادہ	۷۵		۱۰۰	

منشی احتشام علی مستمد مال راحت حسین محرو مال

فہرست چند تعلیم دار العلویہ از یکم نومبر ۱۹۲۳ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	اسماء آزادی چند دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چند دہندگان	رقم
	ر دلیف (ب)			ر دلیف (ش)	
۱	جناب بزرگوارش فرزانہ ریاست		۵	آمدنی جاگد اود وقت شاہجہان پور مرہا	
	بہ پال غلام اللہ ملک	۱۱۱۱		مولوی احمد زمان خان صاحب پیش آنری	
۲	آمدنی از وقت جاگد اوبریلی مرسلہ			بہریت شاہجہان پور	۱۱۱۱
	مقتدا خان صاحب	۱۱۱۱		ر دلیف (ک)	
	ر دلیف (ح)			آمدنی جاگد اود وقت کٹال مرہا پیش آنری	
۳	جناب اعلیٰ حضرت بزرگوارش مفتی نظام			صاحب مرسلہ پونہ دوسری علی لکھ	۱۱۱۱
	دکن نند لکھ	۱۱۱۱		ر دلیف (ن)	
	ر دلیف (ج)			جناب رانی صاحبہ مان پارہ	۱۱۱۱
۴	آمدنی جاگد اود وقت چند دوسری مرسلہ				
	پیشہ نند صاحبہ				
	میر علی گل				
	میر علی گل				

راحت حسین محمد مال

دستخط منشی محمد احتشام علی محمد مال

فہرست چند تعمیر مسجد از یکم ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
	سردیف (الف)			سردیف (الف)	
۱	نواب زادہ ارشاد علی خان صاحب	۵	۵	جناب شیخ فضل الرحمن صاحب	۵
	زمین کرناں	۵	۵	الکشرک انجیر ریاست پٹیاں	۵
۲	جناب اہلیہ محترمہ شیخ ظہیر الدین احمد	۵	۵	سردیف (م)	
	صاحب ریلوے انجیر پٹیاں	۵	۵	مفتز چندہ پٹیاں معرفت مولوی	۵
	سردیف (س)		۵	قاضی عبدالعزیز صاحب بی۔ اے۔	۵
۳	جناب مولانا حاجی سید نجم بخش صاحب	۵	۵		
	سی آئی۔ ای۔ حامی ندوۃ العلماء	۵	۵		
	سردیف (ظہ)		۵		
۴	جناب شیخ ظہیر الدین احمد صاحب ریلوے	۵	۵		
	انجیر ریاست پٹیاں	۵	۵	میزان کل مبلغ چھ سو پچھتر روپیہ	۵

راحت حسین محمد مال

دستخط منشی محمد احتشام علی سندھ مال









خداوند کے

جنت میں گھر کس کے لیے بنایا گیا

اُس کے لیے

جس نے دنیا میں خدا کی عبادت کیلئے

مسجد بنائی دارالعلوم ندوۃ العلماء اور اُس

قرب جو ارین کوئی مسجد نہیں ہے جسکی وجہ تادائیگی

فریضہ میں طلبہ کو سخت تکلیف اٹھانا پڑتی ہے، اس بنا پر یہ تجویز

قرار پائی ہے کہ احاطہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے اندر ایک

ایسی مسجد بنوائی جائے جو مسجد نبوی صلعم کے مطابق ہو، ابھی تک

اس کے واسطے معقول امداد منور حاصل نہیں ہوئی ہے، اس لیے

بھی تمام مسلمانوں سے التماس ہے کہ وہ اس نادور موقع کو

ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اس میں مدد دیکر جنت کے

گھر کو حاصل کریں۔

وما علینا الا البلاغ

معروضہ

صفی الزہراء ام المکات الشیخ العلماء نواب سید

محمد علی حسن (خان)

ناظم ندوۃ العلماء











